

فہرست مصطلحات باطنی دیکھتی مجلسی کے اصلاح کرین اور اگر اس مخزن انوار سے گنج اسرار بے
اندی و توجہ مرشدی حاصل ہو تو اس خیر طالب کو بدعا خیر یاد فرماوین کہ کھل جواہر الاحسان
الکمال احسان ہے آمین یا رب العالمین بھرت البقی و آلہ الامجاد و اصحاب الرشاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مصطلحات نسخہ مخزن الانوار ترجمہ گنج الاسرار

۱۔ اطلاعات سکوک اہل حقیقت و معرفت

جذبہ اصلاح باطن اور کشش روح کو کہتے ہیں کہ سالک کو ذات حق سے خبردار کرے
اور نفس اتارہ کی قید سے چھوڑا دے اور خواب غفلت سے بیدار کر دے کہ مشاہدہ تجلیات
انامی و انفعالی بودے تلاوت حفظ قلوب ملاحظہ کو کہتے ہیں کہ آنکھیں کھول کر تیز بین
کہ مقام قلب ہے انوار تجلیات انفعالی کو سالک دیکھے اور اسی راہ سے مقام برنگی کو پہنچے
پاسپاتی عالم جبروت مراد ہے نگہبانی کرتا ہر دم عالم جبروت کی براہ تشبیہ و تنزیل فی الواقع
میں ہو جب آگاہی مرشد کے دانہ جو ہر عنایت الہی اس سے مراد ہے کہ مرشد بعد بیعت اپنے
کے علم معرفت و صفات کہ جس سے العلم نقطہ مراد ہے طالب کے دل میں ڈال دیتا ہے
استفہام علم یقین کو کہتے ہیں یک سخن بد و حروف شکل مراد ہے وحدت کو کثرت
وونی میں کہ بنائے شریعت ہے از راہ عقل کے ثابت کرنا شکل ہے اور توحید حق ہی ہے کہ از
راہ شریعت کے ہووے عبادت خفیات ذکر و روحی مشاہدہ کو کہتے ہیں کمالیت عبودیت
یعنی سوائے ذات حق کے کچھ نہیں استقامت مراد ہے ملکہ راستہ سے کہ او سین نفرت ہو
یعنی راستی قائم ہونا کسی چیز پر عالم جبروت روحانی بان نشان مراد ہے عالم صفات
وحدت و حقیقت محمدی سے کہ مبدعہ روح ہے اور اخیان ثابتہ و صور علیہ سے نشان کائنات
وجود انسان میں روح کو کہتے ہیں عالم لاہوت روحانی سے نشان مراد ہے عالم ذات

و مرتبہ احدیت سے کہ مقام فنا ہے اور خبر کم ہو بانی کے پچھلے نشان پھیرے کہ تلبہ ہے جزیرہ و (ن)
 صورت فہم نکند یعنی بغیر ظاہری صورت کے کوئی سمجھ نہیں سکتا ہے ذات مقدسہ کو ایک صورت
 انسان میں اور سکاظہور ظاہر ہے یعنی بغیر لفظوں کے معنی نہیں دیتے چاہئے میں علم حقیقت
 مراد ہے جانا صفات الہی کو کہ مقام بیرون سے ماز ویدہ اچھپت اس کے کہ ان کے کما
 معلوم ہو جاوے کہ جسکو عین الیقین کہتے ہیں علم معرفت مراد ہے یہ بچا ناوار سے لے کر
 لاہوت ہے عالم کثرت میں کہ جسکو حق الیقین کہتے ہیں علم لدنی علم قرب الہی کہتے ہیں
 کہ بطور وہب کے باو املہ و اسطہ حاصل ہو متناہی جزیرہ ویدہ رسالہ پیراہ و
 کرنا اور اقوال و افعال احوال رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ظاہر و باطن میں پنا
 مراد ہے حصول عالم جبروت و حقیقت محمدی سے اتصال مع اللہ مراد ہے حصول عالم
 لاہوت و مقام فنا فی اللہ سے اسما مراد ہے عالم ملکوت و واحدیت و مرتبہ آدم و قبل ثانی و عالم
 شہادت و عالم ماسوا سو کہ یہ مقام عاشقوں کا ہے صفات مراد ہے عالم جبروت و مرتبہ
 وحدت و تعین اول و برزخ کبر سے و روح اعظم و حقیقت محمدی سے کہ یہ مقام مستحق کا ہے
 ذات مراد ہے عالم لاہوت و مرتبہ احدیت و علم اجمالی سے کہ یہ مقام مستحق کل ہے اور
 باطن مراد ہے متوجہ ہونا روح کا طرف ذات مطلق کے اور فرمانبرداری کرنا ساتھ جان
 بامید مشاہدہ حق کے صحبت تربیت مرشد مراد ہے ضروری مرشدین تعلیم باطن کی پنا
 اور خدمت مرشدین مذہب خلاق ہونا سراسر اللہ نہانی مراد ہے اون عوارف سے کہ سالک کو
 ہنگام سیر عالم جبروت کے براہ تشبیہ و تتریکھتے ہیں استعراق مستی محو اس مستی عشق کو کہتے ہیں
 کہ سالک مجذوب شکر محبت میں استغرق ہو کہ وصف و عادت بشری بالکل کم ہو جاوے محو
 اسکو کہتے ہیں کہ پیر بیعت کے بلونش پنا مرید کو پہنا کر معنی سے سرفراز کرے کہ یہ ربط حقیقی
 مراد ہے ملاحظہ تربیت سے کہ تادسانی باطن پور ربط مجازی مراد ہے ہر صبح شجر پیران طر
 کا پڑھنا کہ محبت افغانی دل میں پیدا ہو کر روح فیضیاب ہو ربط ظاہر مرتبہ احدیت شری

اس میں یہ قیام کرنا کہ انسانی اشیمنی حاصل ہو صق بوقت مراد ہے راہ سلوک میں سائنس
 دل کشا بہت قدم رہنا خلافت پر پانی مراد اوس لایت سے ہے کہ شیخ واسطے ہایت
 کے مرید کو نامہ کہ کیا ہے کہ تا مخلوق اوس سب سے گریہ ہو چا مہم شفیقت مراد ہے
 شد سے کہ یہ نام خلافت دیشہ کہ مرشد لبوس اپنا مرید کو پہنا کر اجازت دینا ہے کہ وہ اس
 دریا زینکی پوسے مرشد کامل وہ ہے کہ مقام فنانی اللہ اوسلو حاصل ہو سالک کمال مجذوب
 اوسکو کہتے ہیں کہ انما ہر سالک کہتا ہوا وریا طن جذب آئی دیکھتا ہو کیونکہ سلوک تمام عقل و
 سب مقام عشق و عشق عقل عشق پر غالب ہوا دسکو سالک کہتا ہے سب کسے ہیں اور بکھا عشق و
 غالب سب اور مجذوب سالک کہتے ہیں غزلہ ۱۰۰ ان صورت میں ہر نیت و حقیقت
 خبردار کو کہتے ہیں انسان معانی رموزات وہ باتیں ہیں کہ عارف بہت و جہانی مقنا
 وحدت کو اشارہ و کنایہ کے ساتھ تالون میں بیان کرتے ہیں اشارت اشارت مراد
 اوس ذوق فرست سے ہے کہ عارف کو کثرت میں آثار وحدت کے گھٹنے سے لذت و فرصت
 حاصل ہوتی ہے پرورش مراد ہے نگاہ رکھنا و حفاظت کرنا حصول باطن کو تہمیت مراد
 ہے کہ کھانا علم و ادب و تباہ و زاری کا غالب و تائیں مراد ہے سمجھنا مارا باطن کل مالک
 کہ یقین ہو جاوے ارشاد مراد ہو تا خدا کی راہ طالب کو تعریف مراد ہے پہچاننا اسرار
 حقیقت کا یا سبانی رخصین مراد ہے نگہ رکھنا مقام دید کو ہنگام نظر بازی کی کہ جذب پیدا
 پنج محراب کعبہ حقیقی حواس خمسہ ظاہری کو کہتے ہیں کہ مقام قلب اوس سے پہچانا عا و
 محراب عرش و محراب سطحی مقام دید کو کہتے ہیں کہ جس سے نظر بازی جائز ہے
 اسرار حقایق خدا کے بھید و کو کہتے ہیں کہ جو عارف پر باطن سے کھلتے ہیں جذب
 عنایت کشش الہی کو کہتے ہیں کہ نئے کشش حاصل ہو خلوت خمبولت گوشہ گنا و
 کہتے ہیں کہ حالت جذب و محو میں سالک کو حاصل ہوتے ہیں اظہار کشف کرامت
 ہے سرزد ہونا ہر لمحہ افعال کا حالت جذب میں کہ عقل میں نہ آجین اور وہ صرف

قلب سے ظاہر ہوتے ہیں مکمل صلاحیت اور سبک کام کرنیکو کہتے ہیں کیا کی ظاہر باطن
 اوس سے حاصل ہو فرمانبرداری یا وحق تعالیٰ مراد ہے بیداری دل کے ساتھ
 اطاعت حق کی کرنا مبالغہ عجوبہ ویت مراد ہے بندگی حق میں غلو و زیادتی کرنا قرب حق
 کے لئے مطلوب مقصود مراد ہے فنا فی اللہ و بقا باللہ سے راہ حقیقت علم توحید
 کو کہتے ہیں کہ از راہ کشود و مشاہدہ کے عین الیقین حاصل ہووے استا و و سپر و مشرک علم
 شریعت و معلم طریقت و معلم حقیقت کو کہتے ہیں انسان کامل اوس شخص کو کہتے ہیں
 کہ تجلی ذاتی و صفاتی اوس میں بالکل ہوں جیسے کہ اور انسانوں میں قابلیت اوسکی بالقوہ موجود
 عند الوصال زمانہ فنا فی التوحید کو کہتے ہیں طہارت باطن تصفیہ قلب و تجلیہ
 روح کو کہتے ہیں ذکر خفی مشاہدہ حق کو کہتے ہیں طالب صادق مراد اوس مرید ہے
 کہ قابلیت فقر کی ازلی رکھتا ہو اور ظاہر میں ہدایت مرشد کا بالکل پابند ہو و عبادت
 روحی مشاہد حق میں روح کی بندگی کرنیکو کہتے ہیں عالم سیر طیر اوس حال کو کہتے ہیں
 کہ سالک انتہا میں بسبب کمال لطافت کے اس جسم کے ساتھ اوڑ کر سیر عالم کی کرتا ہے
 مقام الوہیت عظمت و جلال کو کہتے ہیں کہ سالک اوس جگہ خود کو بھول جاتا ہے
 کلام محبت اوسکو کہتے ہیں کہ سیر بعد بیعت لینے کے اپنی کلام مرید کے سر پر رکھتا ہے کہ تا
 اسرار محبت اسی اوسکے دل میں کھلیں مقرر ارض وہ چہر ہے کہ بعد بیعت ارادت کے پرنہر
 سے مرید کے دو بال جانب راست و دو بال جانب چپ پیشانی پر کے بظاہر کرتا ہے اور
 میں اپنی قوت باطن سے گویا نفس امارہ کا سر کاٹتا ہے کہ تا وہ شور و شمش مکر سے ۴۴

اصطلاحات سلوک اہل شریعت و طریقت

اعمال فضولات مراد ادا و نعلون سے نہ ہے کہ راہ و عابد شل و رد و ظایع و نوازل کے
 واسطے طلب آخرت کے کرتے ہیں اور محبت الہی سے کچھ غرض نہیں رکھتے ہیں پس جو کام

کہ واسطے خدا کے سب سے مفعول ہے عبادت بتجلیات و کثر زبانی و قلبی کو کہتے ہیں کہ ان کو
 واسطے ظاہر آرائی کے کرتے ہیں اور منزل مقصود سے دور رہتے ہیں رسوم عادات اور
 عبادت کو کہتے ہیں کہ بغیر نیت کے ہو دے یعنی بطور رسم و عادت کے عالم ناسوت
 انسانی مراد عالم اجسام انسانی سے ہے کہ بسبب جسم کے انسان نسیان غفلت اپنی اس کے
 رکھتا ہے عالم ملکوت نفسانی مراد عالم اسما و عالم ارواح سے ہے یعنی اسما و صفات کا
 اس عالم میں نفس و روح نام رکھا گیا و عقل و صورت اور سپر قایم ہونی تکلیفات قال کی ہونکو
 کہتے ہیں عمارات و کعبا و ٹاکی ہا تو نکو کہتے ہیں عمارات بناوٹ کی ہا تو نکو کہتے ہیں
 التحلیفات احکام شرعیہ کو کہتے ہیں کہ نفس پر بار ہو مختصر محبت کم ارادہ و پلہوس کو کہتے
 ہیں کہ عشق حقیقی نہ رکھتا ہو قاصر و دید و ویر میں ادس شخص کو کہتے ہیں کہ عقل معاش و سکی
 عقل معاد پر غالب ہو علما و راہداران اہل شریعت و طریقت کو کہتے ہیں کہ حقیقت معرفت
 سے خبردار نہ ہوں سالک غیر مجذوب مراد اوس سے ہے کہ عشق نہیں رکھتے ہیں اطلب
 حق کی ازراہ عقل و قال کے کرتے ہیں مرشد ناقص وہ ہیں کہ بغیر حصول مقام فناء و بقا
 کے راہ حق کی مرید و نکو بتاتے ہیں علم شریعت مراد جاننا احکام الہی کا واسطے عبادات
 و معاملات کے کہ تاثر کیہ ظاہر حاصل ہو علم طریقت تصنیف باطن کو کہتے ہیں کہ اخلاق و میرے
 پاک ہو کر علم یقین حاصل کرے کلمات و دعوات اوس ادعا کی ہا تو نکو کہتے ہیں کہ حال تو
 حاصل نہ ہو اور فقط قال سے دعویٰ کبرایت کا کر کے مخلوق کو اپنی طرف روگردان کرے
 شہرت ناموسات اوس کو کہتے ہیں کہ چھا کھلا نکو اپنے نہیں مشہور کرنا ازراہ فریب کے
 غفلت ناقوسات مراد اوس غفلت سے ہے کہ جذبہ اصلاح باطن سے سالک کو غافل کر دے
 تفرقہ خطرات انسانی مراد اوس پریشانی دل سے ہے کہ خطرات نفسانی و شیطانی ہا
 حق تہ الٰہی سے سالک کے دل کو غافل کر کے طلب حق سے متفرق کر دے غفلت سے
 مراد اوس غفلت سے ہے کہ بسبب ظلمت گناہ کے روح سالک مجذوب کی یاد حق سے

خدا جل جلالہ سے پیغمبر الٰہی کو حاصل ہو سکتا ہے کہ باوجود کسب ظاہری کے بسبب نہ ہو سکے
جذبہ عشق کے لائق فنا ہو راہ ظہور ہو سکے کہ میں کہ پیغمبر حصول جذبہ عشق کے براہ نزدیک ہو سکے
خدا جل جلالہ سے عبادت عالم ناسوت اور عبادت نفسانی کو کہتے ہیں کہ واسطے
کشف کوئی و کرامت استدراجی کو خواہشات نفسانی سے کہتے ہیں شہرت مشہور مراد
اوس سے ہے کہ سالک خواہش نفسانی سے اپنی عبادت گریانی و پارسائی کو شہرت دینا
کہ تا اوس شہوری سے فتوحات دینا حاصل ہو سکے اور حصول باطن سے اوس کو کچھ غرض نہ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد مجید و شمار لا تعد خاص ایسے نے نیاز کو سزاوار ہے کہ جس نے طبقات آسمان کو دستوں میں کچ
بشاخ کاؤ سکون دیکر ساتھ حکمت بالغہ و قدرت کاملہ کے اپنی تجلیات سے زینت دار کیا
عنایت او سکی ہے اور وہ ایسا صانع ہے کہ فضا پر روشنی تجلیات شمس و قمر کی نور و عظمت
وجہالت کما تیت قدرت او سکی سے تابان ہے اور وہ ایسا رزاق ہے کہ اپنی فضل و عنایت
سے واسطے پرورش جان کل مخلوقات و پیغمبر ہزار عالم موجودات سے رات دن حصول رزق
مقررہ کو تقسیم کرتا ہے اور وہ ایسا خالق ہے کہ پیدائش عرش اللہ حقیقی کی نور نامہ و دو
بیج وجود کے موجود کی کہ قلب المؤمن عرش اللہ تعالیٰ یعنی دل مومن کا تحت ہی حجاب
باری کا وہ نور ہے پس اوس کے فضل سے معرفت نور اللہ کو دریافت کرنا مومنوں کے دل کا
کمال ہے اور وہ ایسا قادر ہے کہ آئینہ حقیقی دہا رہند و نگو محراب حجاب سے کہ قلب المؤمن
مرآۃ اللہ بین الاصبغین من اصباح الشمس یعنی دل مومن کا آئینہ ہے اللہ کا دیکھنا
دو انگلیوں کے انگلیوں میں سے وجود انسان میں ساتھ کمال عنایت و قدرت کے مشہور ہو

کیا یہ ایک صنعت اوسکی سے ہے اور وہ ایسا خدا ہے کہ ساتھ عظمت کما لیت کے دریا
 تعریف کعبہ حقیقی کی کہ قلب المؤمن بیت الکعبۃ و بیت الاقطر و بیت الجمعۃ یعنی دل
 مؤمن کا خانہ کعبہ ہے اور بیت المقدس اور بیت الجمعہ پہنچ محراب کے ساتھ اوسکو صورت
 دار کیا ہے کہ معرفت اوسکی سے دل مونو نکار و شن ہو تا ہے اوسکی طرف سے ہے اور وہ ایسا
 حکیم ہے کہ حکمت معرفت دریافت استقامت تربیت اسرار حقیقت دائم حال پیشگی خلوت و خلوت
 و شوق عبودیت سے کہ ساتھ تلقین مرشد کامل کے طالب صادق ثابت قدم ہو تا اوسکی طرف سے ہے
 اور وہ ایسا کریم ہے کہ عنایت و کرم اوسکا اور پر بندگان خاص و مخلصان کرام و مرشدان کامل
 و اصلاں حق کے ہے کہ راہ حقیقی سرانہ نہانی تلقین و عبادات خفیات و ہدایت باطن و توحی سستی
 رحمانی و پیشگی عالم جبروت سے پائے کرم اوسکا ہے اور وہ ایسا محبوب ہے کہ اپنے محبوب کے
 پر وہ قلب کوئے نقاب کھول کر اور جلال جمال کوئے حجاب کھاکر پیشگی تلاوت حفظ قلوب
 و متابعت حضرت رسالت شفیع امت سے مستغرق سستی محویت و براہ عشق ثابت قدم کیا ہے
 اوسکی ہے اور وہ ایسا کریم ہے کہ فضیلت محبت اوسکی نے اور پر مخلصان کرام و عاشقان حضرت
 و مہمان خاص و صالحان و صدیقان کے کہ انبیاء و اولیاء و خلفاء سے میں کشف اسرار کی بفضل اوسکا
 قل بفضل اللہ و برحمۃ من یشاء یعنی کہو ساتھ فضل اللہ کے اور رحمت اوسکی کے جس کی سیوا
 وہ و مصلوۃ فراوان و تہیات بے پایاں و پر روح پر فتوح سرور انبیاء سلطان لا صفیا منہ و نور
 عنایت معطر خوشبو و انوار سعادت خواجہ کائنات و مخمور جودات سید المرسلین خاتم النبیین محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم و جمیع آل و اصحاب و انکی کے ہو جو رضوان اللہ علیہم اجمعین فقط اصول مضطلحات
 اس و اوراق ملفوظات تین واسطے استفہام کلام رموزات سرانہ کے درج کے ہیں محض واسطے
 دریافت کرنے تعریف معانی حروف علم لدنی اور پیشہ استقامت رکھنے اسرار حقائق پر بموجب استفہام
 تفسیر آیت قرآن و حدیث کے اور معلوم کرنا ترتیب معانی و دقیق کا حسب تلقین و ارشاد حضرت
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و قول مشایخ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے اور دریافت کرنا استفہام

اشارات تعریف خلاصہ معانی آیات نظم کا کہ یہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسین پوشیدہ ہے بعضی باتیں امام احمد
مقتدار الخلفاء تاج الاولیاء سلطان ابراہیم ادب کی اور بعضے کلام اسرار حقیقت قاضی احمد غزالی کے اور
بعضے امام المرتدین قاضی عین القضات فیضیل بدائی کے اور بعضے کلام سرسلطان العارفین
بایزید بسطامی کے اور بعضے تربیت انکسارات سلطان العاشقین س تبریزی کی اور بعضے سخن موزن
تربیت شیخ سعدی شیرازی کے اور بعضے کلام امام الہامی والنون مصری کے اور بعضے کلام
رمونات خواجہ عبداللہ انصاری کے اور بعضے سخن تربیت ابرار زمانہ قطب الاولیاء خواجہ مستانی
اور بعضے کلام تربیت امام المرشد خواجہ شبلی کے اور بعضے سخن تربیت خواجہ جنید بغدادی کے اور بعضے
بعضے کلام رمونات خواجہ عثمان درونی رحمۃ اللہ علیہ کے اس میں افطولات میں کچھ ہیں اور بعضے
اور واسطے ابتدا کے کیونکہ مقتدی ہونا بہتر ہے مبتدی ہونے سے اور اس میں ہو کہ تربیت جذبہ
اصلاح باطن تلقین ارشاد اسرار طاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
دریافت کرنا استفہام معرفت عالم جبروت روحانی رحمانی کا اور پانا استفہام معرفت سرانہ
معانی کا ایک مجموعہ حروف ثنیں کے ساتھ شکل ہے کیونکہ اسکے معانی کا دریافت کرنا ہی فہم عوام
خلاقین عالمانہ اہل وسالکان غیر مجرب کے مشکل ہے اور بصیرت تربیت مرشد کامل کے
کوئی شخص سمجھ سکتا ہے چنانچہ تربیت جذبہ اصلاح باطن کو تلقین ارشاد اسرار عنایت
باطن متابعت حضرت رسالت کی اور دریافت کرنا استفہام معرفت عالم جبروت لاہوت
ہا ہوت متابعت حضرت رسالت کا اور دریافت کرنا تعریف کیمائے سعادہ تلقین ارشاد و بشی
اشارات کی اور پرستش عبادت خفیات طاعت متابعت معمول انبیاء اور پرورش اولیاء
محبوب اور عبادت اخلاص عند القلوب اور استقامت تربیت راہ سلوک اور قدم بصیرت
صدق وثبوت اور پرستش تربیت تلقین معرفت عالم جبروت ولاہوت اور تعریف معمول انبیاء
اور تلقین بقولات اولیاء اور طاعت مشغولات خلفاء المقربہ اور مشغولات ارشاد عاشقان اور
حزین تلقین ارشاد و صلوات اور کمال عبادت عارفانہ اور تعریف تسبیحات اولیاء

اور تلقینِ ارشادِ تمکیراتِ عبادتِ حق اور اطاعتِ معمولِ خلفاء اور استقامتِ مشغولاتِ پیشانیان
اور کمالاتِ عماراتِ مخلصان اور متابعتِ عباداتِ مجاہدان اور تعریفیاتِ دریافتِ شہنائی معانی
رموزات اور استقامتِ معرفتِ اسمائے حروفِ اسمِ ذات اور عینِ یقینِ عالمِ جبروتِ بانہاں اور
دریاقتنِ تعریفیاتِ کمالاتِ عبودیت اور تلقینِ تلاوتِ حفظِ قلوبِ مقامِ الوہیت اور عنایتِ شہنائی
و کراماتِ اور استقامتِ قربِ حضرت از معرفتِ استقامتِ اسمِ ذاتِ حقِ یقینِ عالمِ لاہوت و نشان
سے مگر ابتدائی حالت میں دریافتِ کرنا عماراتِ ظہور اور خصلتِ عبادات اور قوتِ صلاحیت
متابعتِ رسالت اور عباداتِ تمیلات اور اطاعتِ اعمالِ فضول اور عماراتِ سومِ عادات اور استقامت
علمِ قالِ عالمِ ناسوتِ انسانی اور دریافتنِ تعریفیاتِ عمارات اور تکلیفاتِ عبادات اور تکلیفات
اطاعتِ تلاوتِ تسمیحاتِ ریاضتِ مجاہدات اور ملازمتِ اسمائے کلمات اور دعواتِ عبادات
الاتصالِ عالمِ ملکوتِ نفسانی واضح ہو کہ جاننا اور سمجھنا اور پختہ تربیتِ شہنائی رموزات کا اور دریافت
کرنا تعریفِ معانی اور حروفِ علمِ لدنی کا اور صحبتِ تربیتِ مرشدِ کامل اور تلقینِ کعبۂ حقیقی کی اور استقامت
عملِ حقیقت کی اور اطاعتِ باطن یا بحقِ تعالیٰ اور متابعتِ حضرت رسالت کی اور استقامتِ تلاوت
حفظِ قلوب کی اور کمالاتِ عبودیتِ پاسبانی رات و دن کی اور ملازمتِ قربِ حضرت کا ساتھ عنایت
معرفت کے اور سمجھنا علمِ حالِ عند الوصال کا اور استقامتِ عالمِ جبروتِ روحانی کی اور دریافت
کرنا حالِ پاسبانی و یقینِ اسرارِ حقایق کا اور تلقینِ ارشادِ تربیتِ معانی و قائل کا اور اطاعتِ باطن
کثرتِ تلازمت کی اور نگہبانی کرنا جذبہٴ اسرارِ حقیقت کی ساتھ عنایتِ کشف و کراماتِ مقامِ الوہیت
کے اور قائم رہنا اور تربیتِ معرفتِ استقامتِ عالمِ لاہوتِ روحانی کے اور دریافتِ کرنا عبادات
خفیات کا اور پاسبانی کرنا جذبہٴ عنایت کا اور اطاعتِ کرنا ملازمتِ عملِ سعادت کا اور بیچِ خلوت
گم نامی کے کامل ہونا شوقِ عبودیت کا اور پہنچنا قربِ حضرت الوہیت کا اور استقامت
عنایتِ عمارتِ قلوب کی اور اطاعتِ کرنا باطن کی ساتھ دلِ جان کیجیج عباداتِ غریبہ و عباداتِ
اور ہمیشہ استقامتِ بیچِ معرفتِ تلقینِ جذبہٴ عشقِ ربانی سے ہے نظمِ عشق و رزیدن کا رہول

عاشق کا رہنمائی کا شکل است ہذا از در جہان بزرگرفت است عنایت ہذا کر عشق نشکر گزیند کار
کفایت ہذا واضح ہو کہ پنج لغو ظلمات قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے قول مشایخ کا بروایت
صحیح منقول ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے استقامت تربیت دریافت کرنے معرفت جذبہ
اصلاح باطن اور تعریف پاسبانی عالم جبروت اور تلقین ارشاد کعبہ حقیقی اور استقامت حج اکبر
کی معرفت سے طرف حق تعالیٰ کے تربیت راہ حقیقت کی فرمائی ہے آگاہ ہو کہ حضرت
رسالت علیہ السلام کو شب معراج میں تلقین طاعت باطن و تربیت مرشد و دریافت استفہام
سعادت و موزات کا حکم ہوا کہ شرح او کی معرفت پانچویں میں مرقوم ہے پس اس لغو ظلمات میں
دریافت کرنا استفہام سخاں موزات اور تربیت حضرت رسالت اور دریافت استفہام سعادت
حروف علم لدنی اور تلقین طاعت جذبہ اصلاح باطن اور استقامت عالم جبروت سخاں اور پویشی
اتصال مع اللہ قرب حضرت دو جہانی کا واسطے تلقین ارشاد سلطان شمس الدین خلیفہ دہلی
کے لکھا گیا معنی ہے کہ مصنف معین الدین یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہائیس برس تک سفر
حقیقت میں واسطے حاصل کرنے تلقین ہدایت دریافت معرفت جذبہ اصلاح باطن اور صحبت
عبیت مرشد کامل کی بیچ خدمت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی رہا میں جبکہ بعد ایک
مدت کے خواجہ عثمان ہارونی شہر دہلی میں آئے اور عشرہ ماہ دالچہ میں بمقام خلوت گاہ متکلف
ہوئے پس اس مصنف نے بھی عزت اختیار کر لیا کسی جائے خلوت میں التماس کیا تو خواجہ
یہ فرمایا کہ معین الدین اور چند روز ہماری صحبت میں رہو کہ تربیت تلقین استقامت عالم جبروت
سے کمالات قرب حضرت کو پہنچاؤں بعد اس کے مقام اجیر میں قیام رکھنا اس حصہ میں
بتاریخ دوم ماہ ذی الحجہ کو سلطان شمس الدین طالب صادق واسطے ملاقات خواجہ محمد کو آیا
ہنگام ملاقات کے قسیدہ ہمال اس امر کا ہوا کہ مجھ کو قسم ہے اوس خدا کی کہ جس نے تجھ کو پیدا کیا اور
راہ حقیقت کی طرف معرفت الہی کے گھولنا صدق دل کے ساتھ آیا ہوں پس راہ حقیقت کی
طرف معرفت حق کی مجھ کو بتاؤ اور اپنی بہت ہوا از ادب میں قبول فرماؤ چنانچہ خواجہ عثمان

ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے جو سلطان کو طالب صادق انسان کا نال یا بعد صحبت تربیت کے کلامہ ارشاد کی عنایت فرمائی اور روزات تربیت ہدایت ظاہر و باطن کو کہ بعضے از روئے عقل کے سچ عمارات تجلیات و عبادات آخرت و عمارات ظہور استقامت سوئے جزئیہ معرفت، عالم ناموس کے تھیں اور بعضے دریافت ہدایت باطن از روئے عشق محبت کے سچ استقامت معانی حروف علم لدنی استقامت سوئے حق تعالیٰ معرفت عالم جبروت کے تھیں پنج مثال دو راہ شکی تری سفر حج و سفر کعبہ مجازی کے تفصیل و ارتعاش فرمایا کہ شرح او سکی پنج معرفت اونیسیوں کے لکھی ہوئی ہے نظم دریاب دل خراب کہ آن حج اکبر است و دیگر مردگان بزیارت چہ میروی دیکو خراب کژن دل کے بود دام و دل عرش خالق است کعبہ چہ میروی و جبکہ خلیفہ شہر دہلی نے ایک بدستین حج بیت خواجہ عثمان ہارونی سے ساتھ دریافت استقامت سخن روزات و تلقین ارشاد تربیت معانی حروف علم لدنی اور استقامت معرفت جذبہ اصلاح باطن اور اطاعت پاسبانی عالم جبروت پر پوشتن کثرت ملازمت عبادات خفیات و تلقین تلاوت حفظ قلوب اطاعت باطن شب و روز کی دل جان میں جو تربیت مرشد کی استقامت کل پائی تب خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ نے مصنف میر الدین حسن سجری کو فرمایا کہ واسطے استقامت تربیت طالب صادق سلطان شمس الدین خللہ اللہ علیہ و آلہ و سلم مغفلات معرفت جذبہ اصلاح باطن و تلقین عالم جبروت و دریافت استقامت راہ حقیقت پاسبانی یا دحق تعالیٰ بدل و جان و تربیت حضرت رسالت کو سچ استقامت غنان معانی روزات و تلقین ارشاد و دریافت تفکیک و حدیثات و قول مشائخ رحمۃ اللہ علیہ اور دریافت حال تربیت سیانی ایسا نظم اولیا و کبار کی تصنیف کرو تا کہ کوچ و مقام میں ملازمت استقامت معانی حروف علم لدنی سے دل سلطان کا تفرقہ خطرات غیر اللہ نفسانی سے بالکل باز رہے اور بسبب اطاعت باطن اعمال و جانی رحمانی کے دل جان کو معرفت پاسبانی با دحق تعالیٰ میں باندھے اور استقامت عبادت خفیات کعبہ حقیقی اور ملازمت حفظ قلوب قرب حضرت سے اظہار اکمال الیت کشف کرامت پہنچے چنانچہ مصنف جو جب فرمان حکم خواجہ عثمان ہارونی کے ہفتاد و چہ جلد علم سلوک کی ہے

کر کے ایک مدت تک واسطے تصنیف ملفوظات موافق تفسیر قرآن وحدیثات بقول شیخ و استفہام
معانی آیات نظم اولیا کیا منقولہ سر حقیقت کی صحیح روایت کے ساتھ واسطے استفہام سالکان
اور طالبان راہ حقیقت بنویدگان استقامت قرب حضرت کی تلقین ارشاد بشارت اشارت اور دیا
استقامت عبادات خفیات اور تربیت طاعت باطن متابعت معمول انبیا و تلقین ارشاد مشغولی
حلقہ المقتدا پر یومتن کثیف کرامات کمالیت اولیا اور دریافت تربیت جذبہ اصلاح باطن قرب حضرت
درگاہ ازلی اور استقامت عنایت مقصود اور در شگاہ ولایت ابدی اور اطاعت باطن متابعت ساقی
اور پیوستن کمالیت اسرار محمدی کہ شریف تر درجہ آدمی کا ہے اور دریافت عبادات خفیات قبول
حضرت صدی اور عنایت محبت اور تربیت استقامت راہ حقیقت و تلقین ارشاد معرفت عالم جوت
روحانی ولایت روحانی اور پیوستن اتصال مع اللہ قرب حضرت غنیمت و جہانی کوتاہی و ہم ماہ
محرم ۱۲۸۵ ہجری میں واسطے تعلیم ارشاد زہاد و سالکان غیر مجذوب کو ساتھ رموزات کثیر کے مشغول
ہوا اور اس ملفوظات کو پچیس معرفتوں پر تصنیف کر کے نام اسکا گنج الاسرار رکھا اور واسطے تلقین
ارشاد خلوت سلطان شمس الدین کے بھیجا چنانچہ خلیفہ دہلی نے بعد تشریف لیجانے خواجہ عثمان
ہارونی کے صحبت مجسمہ مصنف سے استقامت تربیت کی پائی اور کوشش مطالعہ گنج الاسرار اور در
تعریف سخنان رموزات سے بسبب سمجھنے معانی حروف علم لدنی کے دل سلطان طالب صاوق کا
ساتھ ملازمت تلاوت حفظ قلوب کے گشھا و بیچ پاسبانی جذبہ اصلاح باطن یا حق تعالیٰ کی امان جان
سالک راہ ہوا و چند روز میں اللہ کی عنایت اور استقامت قرب حضرت سے کشف و کرامت
اتصال مع اللہ میں کمالیت پا کر ایک واصلاں حق سے گودا گیا بعدہ مصنف نے بوجہ حکم
فرمانے خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے مقام اجیر میں سکونت اختیار کی رہا و ہر طرف کچھ
نشان می جوئی ہمن دائم دل توام چرامی ہوئی و خلوت دل تا کنی الفت توحید حق مانتانی
ورہ عشق مجوزی و واضح ہو کہ اگر فرمان صاوق و علما مدین اہل معرفت بعمل صلاحیت و
سالکان مستعد و طالبان راہ حقیقت و جویدگان سلاستی قرب حضرت ایک جہت ہے

مطالب کنگ الاسرار و دریافت استفہام سخنان معنی رموزات استقامت محبت تربیت مرشد کمال
و تلقین ارشاد سالک مجذوب کے پوچھنے تو لائقین ہے کہ معرفت حروف علم لدنی سے بہت
حق تعالیٰ کے مطالب صادق ہو زمین اور جو تربیت جذبہ اصلاح بلطریق تلقین عالم ہر وقت احاطت
عبادات خفیات پاسبانی یا دحق تعالیٰ بن ساتھ دل جان کے ثابت قدم رہیں اور فرمانبرداری
اطاعت باطن کی رات دن جمع و تنہائی و کوچ و مقام بین و کھنے سنے و کھانے پینے و ہاتھ پاؤں
و حاضر غائب سے متابعت اہم مرشد پر چلیں تو اسید ہے کہ چند روز میں بقدر استعداد و ملازمت حفظ
قلوب کی اتنی عنایت سے استقامت قرب حضرت و انظار کشف و کرامات و کمالات اتعالیٰ اللہ
کو پوچھنے پس مصنف نے شرح سرائد نہائی و ہدایت راہ باطنی کے واسطے تلقین ارشاد خلیفہ اللہ
کی کی یعنی دریافت استفہام سخنان رموزات عبادت فضولات ہدایت ظاہر و باطنی و دریافت
معرفت علم قال عالم ناسوت انسانی و دریافت مرشد ناقص سالک غیر مجذوب و دریافت علم فی
انسانی عالم ملکوت و دریافت معرفت مرشد کمال سالک مجذوب و دریافت معرفت عمل حقیقت حقیقی
عالم حیوت و دریافت معرفت کلام اللہ مخلوق و پوچھنے استقامت کلام اللہ غیر مخلوقی کلمات حق
و دریافت معرفت اسلام مجازی و پوچھنے استقامت اسلام حقیقی و دریافت معرفت طہارت مجازی
و حقیقی و دریافت معرفت ریاضت مجازی و حقیقی و دریافت راہ عشق مجازی راہ عشق حقیقی و دریافت معرفت اتصال
مجازی و معرفت اتصال حقیقی و دریافت معرفت عرش اللہ مجازی و عرش اللہ حقیقی و دریافت معرفت
اخلافت مجازی و خلافت حقیقی و دریافت معرفت مذہب مجازی و مذہب حقیقی و دریافت معرفت سلطان
کعبہ مجازی و طہاوت کعبہ حقیقی و حمانی و دریافت معرفت قلب مجازی و قلب حقیقی و دریافت معرفت
عمل مجازی و عمل حقیقی حمانی و دریافت معرفت مسافرت کعبہ مجازی و مسافرت کعبہ حقیقی و دریافت
معرفت قبلہ مجازی و قبلہ حقیقی و دریافت معرفت جمعہ مجازی و جمعہ حقیقی و دریافت معرفت مسجد مجازی
و مسجد حقیقی و دریافت معرفت محراب مجازی و محراب حقیقی و دریافت معرفت صلوٰۃ مجازی و صلوٰۃ
حقیقی و دریافت معرفت صوم مجازی و صوم حقیقی و دریافت معرفت افطار مجازی و افطار حقیقی

و دریافت معرفت تلاوت مجازی و تلاوت حقیقی و دریافت معرفت حفظ مجازی و حفظ حقیقی و دریافت معرفت لفظ مجازی و ربط حقیقی و دریافت معرفت بیخاند مجازی و تینار حقیقی و دریافت
 شکر مجازی و پیوستن سکر حقیقی و دریافت حج اصغر نفسانی و پیوستن حج اکبر عرفانی و دریافت معرفت عبادت مجازی و عبادت حقیقی و دریافت معرفت جوہر مجازی و جوہر حقیقی و دریافت معرفت رقص مجازی
 و رقص حقیقی و دریافت معرفت زنا مجازی و زنا حقیقی و دریافت معرفت خطرات مجازی و خطرات حقیقی و دریافت معرفت کفر مجازی و کفر حقیقی و دریافت معرفت خال مجازی و خال حقیقی و دریافت معرفت
 توبہ مجازی و توبہ حقیقی و دریافت معرفت کفر ضلالت و کفر لطالت و کفر دیرری و کفر زاری و کفر ذمیر و کفر معصوم و واضح ہو کہ جانا و دریافت کرنا استفہام سخنان معنی رموزات و معرفت اہ حقیقت اہل
 باطن استقامت راہ عشق و محبت و پیوستن پاسانی عنایت قرب حضرت کاہرس و ناکس کا کام نہیں ہے بلکہ نیرارون سالکوں سے ایک اور بہت زیادہ دن سے کوئی اور پایا ہے تو اس کیسے کہ ایک مدت
 صحبت تربیت مرشد کامل و تلقین ارشاد سالک مجذوب سے اطاعت باطن و پاسانی حفظ قلوب و استقامت عنایت معرفت عالم جبروت و قرب حضرت و استقامت باطن کو حاصل کیا ہے بہت
 ازراہ عقل بگذاری زیادہ پائی بہر کوئی عشق بنشین گر طالب خدائی و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان فی الدنیا عن معرفت القلب عی فہو فی الآخرۃ اعی یعنی جو شخص کہ دنیا میں معرفت
 سے اندھا ہے پس وہ بیچ آخرت کے اندھا ہے ترجمہ استفہام یہ ہے کہ جس کسی عالم زیادہ نے بیچ
 دنیا کے استقامت جذبہ اصلاح باطن و اطاعت یا بحق تعالیٰ کی ساتھ دل و جان کے مشغول و
 سے تربیت پائی اور ملازمت عبادات خفیات تلاوت حفظ قلوب کی مرشد کامل سے تلقین حاصل کی اللہ
 کے نزدیک وہ اندھا ہے اور آخرت میں بھی وہ اندھا ہوگا مگر جس عالم زیادہ دین و طالب صادق
 عمل صلاحیت استقامت طواف کعبہ حقیقی کی تربیت مرشد کامل کے دل سے دھوئی اور پائی اور
 ملی اور پھر غیور دینی اللہ کی عنایت و اطاعت تلاوت حفظ قلوب قرب حضرت سے اپنے مطالبہ مقصد
 کمال کو پہنچا اور جس نے معرفت جذبہ اصلاح باطن و استقامت حج اکبر کی تربیت مرشد مجذوب کی دل سے

نڈھونڈی اور پانی اور غفلت میں گذاری اور حق پرستی نہ پہچانی وہ معشوق کے ایسے بادور ہوا
 کہ ہرگز کمالیت قرب حضرت کو نہ پایا اگر عالم راہد علامہ روزگار ستا حبیل صلاحیت ہوا اور عبادت کلمات
 عمارت تجلیات میں ہزار ہا سال کو ساتھ ریاضت و مجاہدہ کے گذرا ہو پھر جسے خدا چاہے اسے اختیار
 ہے مگر جان لو کہ ہوائے معرفت خدا سے بے نصیب ہوگا اور خدا سے دور ہوگا کہ غیر محبوب حق پرستی
 محبوب ہوتا ہے کسوائے طبع اسالک کو کہ مان وہ طاقت ہے کہ کچھ کلی معشوق کے گزرنے یا طعن
 معشوق کے نظر کرے و انعم ہو کہ سالک صادق راہد شوق و پیروی معشوق تک رسائی ہو
 ورنہ اور کس کو اس بھید سے آنی ہے لیکن جس کی راہ عشق بہت و محبوبہ دل معشوق سے کام لے اور
 ہمیشہ و کمال و قیادہ خلاص ہو کہ کما و نعمت خدا کی عنایت سے دروازہ کمال انظر یعنی لون المحبوب لون المحبوب
 یعنی دیکھتا ہوں میں ساتھ دونوں آنکھوں اپنی کے رنگ محب کا رنگ محبوب کا قال النبی علیہ السلام
 رايت ربی یعنی بعین ربی تحت العرش انظر یعنی لون المحب لون المحبوب لون المحب لون المحبوب
 یعنی دیکھا میں نے رب اپنے کو ساتھ دونوں آنکھوں اپنی کے ساتھ ذات باری کے نیچے عرش کے
 دیکھتا ہوں میں ساتھ دونوں آنکھوں کے رنگ محب کا رنگ محبوب کا خوشبو رنگ محبوب سے
 پس جو مرد طالب صادق صحبت تربیت مرشد کامل و ملقین سالک مجذوب سے ثابت قدم ہو کہ
 طرف معشوق کے متوجہ ہووے اور اعمال سعادت و تقیین مرشد کو پیچھوڑے اور کثرت تلاوت حفظ
 قلوب سے عنایت انہی ہووے اور استقامت عبادت خفیات دروازہ کھولے اگر بقدر ہمت و
 کمالیت حفظ قلوب کی معرفت ہر مقام کے جہاں پیدا کرے تو مرد طالب صادق و سالک راہ
 عشق ثابت قدم رہے کہ تاحق سبحانہ تعالیٰ ہدایت باطن سے راہ عشق محبت کو دل میں
 آگاہ ہو کہ طالب صادق استقامت تربیت مرشد کامل و ملقین باطن طاعت باطن متابعت حضرت
 رسالت باور رات دن پاسانی عالم جہد سے بدل جان تلاوت حفظ قلوب راہد و باطن عبادت
 کی کرے تو ساتھ خدا کی عنایت کے قرب حضرت سے مطلوب مقصود کی کمال کو پہنچو کہ نظم
 کارکن کارگیر و نگہدار کا رہیں کہ کار پیکار و نابروہ گنج میسر نہ شود و خدا و برکہ چکان

خدا کہنے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اول ما خلق اللہ نور ہی اول اوس سے کا کہ پیدا
 کیا اللہ نے نور میرا ہے کہ وہ محیط عالم ہے واضح ہو کہ خداوند عالم نے کمال عظمت و جلال
 اول انوار تجلیات جلالت کو اپنے نور سے پیدا کیا کہ وہ نور اللہ ہے اور ایسا ہی طرہ نامحدود و پایا
 ولا انتساب ہے کہ ابتدا و انتہا نہیں لکھتا ہے قال اللہ تعالیٰ و هو علی کل شیء محیط یعنی اور
 وہ ہر شے پر احاطہ کرنے والا ہے مانند نور آفتاب کے پس اوس نور نامحدود و فنا نہایت
 ایک اور نور بقدر خویش پیدا کیا کہ یہ نور ہر شے مانند نور مانتا ہے کہ چنانچہ دونوں نور ہر
 آسمان کے تابان ہیں مگر ضلک ایک نور سے یہ دونوں نور ظاہر ہوئے اور ان میں کچھ فرق نہیں
 کس واسطے کہ اصل ان دونوں کی ایک ہے حق تعالیٰ سے بعدہ حق سبحانہ کائنات بحال حکمت
 و قدرت نور محمد سے ارواح کل مخلوقات موجودات ہیچہ ہزار عالم کو پیدا و ظاہر کیا مگر اول ارواح
 انسان کامل کو قال اللہ تعالیٰ الانسان سوی صنفے و اناسو یعنی انسان بھیجہ میرا ہے اور
 میری ہے اور میں بھیجا دوسکا ہوں کہ تا انسان کامل معرفت میری کو پاسے اور محکوم و مبین پہنچانے
 اور مجموعہ تک پہنچانے کس واسطے اگر آدمی انسان کامل کو پیدا کرتا کوئی سیچہ ہزار عالم سے میری معرفت
 نہاتا اور نہ محکوم پہنچاتا اور مجھے ملتا کیونکہ مقصود پیدائش مخلوق سے انسان کامل ہے کہ تاقی
 برستی کوہ حق کو پہچانے و حق سے علی چنانچہ ارواح انسان کامل میں سے اول انسان کامل
 حضرت مہتر آدم صلوٰۃ اللہ علیہ کو پیدا کیا یعنی رویت اپنی کو بیچ صمرا کے رکھا اور خدا فی ہنی کو پہنچا
 کیا اور کمال قدرت اپنی کو ظاہر کیا جبکہ روح قالب آدم میں آئی اور چپک لی حکم ہوا کہ محمد
 پس آدم نے بیٹھا محمد کہما پھر حکم ہوا کہ کلاما لا الا اللہ محمد الرسول اللہ کو پس آدم فی کلہ مضام
 حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی حکمت و عظمت سے ہر ایت عشق و محبت و تربیت جذبہ اصلاح باطن اور
 تقصیر ارشاد کی فرمائی یہ نہا آئی کل ادم شاہد لی اللہ فہو مومنین جو آدمی کو دیکھنے والا
 طرف اللہ کے پس وہ مومنین مہتر آدم علیہ السلام نے واسطے استفہام معانی علم لدنی و دریافت حقائق
 جذبہ اصلاح باطن کو ایک ساعت قائل کیا تو بڑی سمجھ کے ساتھ اس کے معنی سے واپس استغاثت

پانی اور مٹی کی اطاعت باطن میں تلواریں محفوظ قلوب کی اختیار کی اور رات دن ماریں تیا دھن تیا
 کی طرح جان سے کر کے ساتھ متابعت رہا بلکہ نور محمد کے نورانی شمع سے چمکا پھر کیا انبیاء مرسل
 و پیغمبران انسان کامل معرفت ہدایت شوق و محبت اطاعت جہانگیر باطنی و ظاہری سے تیار
 و کثرت استعداد و تلواریں محفوظ قلوب و کمالات جو دیکھتے ہیں تیار رہا بلکہ نور محمد کے خدا
 پرست و حق پرست علی بن ابی طالب علیہ السلام و علمائے امتی کا انبیاء عربی اسرائیل یعنی علیہ السلام میری
 ماندا انبیاء بنی اسرائیل کے بین امیہ و بنی ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ یا رسول اللہ
 العلماء و اولیاء اللہ یعنی عالم و ارشد نبیوں کے وہ کون سے ہیں حضرت نے فرمایا کہ علم
 نبوی کا تعلیم و تحصیل کسب سے نہیں اور میرا شاہ و شہر کو کہتے ہیں کہ بعینہ وہ چیز تیار ہے
 لیکن علم نبوی کا سبب ہتھام معانی رموزات معرفت حروف و علم لدنی و اطاعت باطنی و عشق
 و محبت سے ہے پس جو عالم و عابد و زاہد و مردم پرست معرفت و صلاحیت اور انسان کامل و اولیاء
 سالک و خلفا صادق و سید معرفت جذبہ صلاح باطنی و اہل عقیقت استقامت صحبت تربیت
 مجذوب و پاسبانی یا دھن تعالیٰ کی طرح جان سے باغیت عبودیت فرمانبرداری اطاعت ہیں
 و متابعت حضرت رسالت کر کے اتصال مع اللہ و ہتھام قرب حضرت خدا تک پہنچیں گے
 علماء امتی کا انبیاء عربی اسرائیل و اولیاء اللہ یعنی عالم و ارشد نبیوں کے وہ کون سے ہیں
 و خلفا حق سالکان صادق و اصلاں قرب حضرت سبب تربیت جذبہ صلاح باطنی و اولیاء معرفت
 بہم شریعت صلاحیت کی طرح اطاعت فرمانبرداری امور ظاہر و باطن غور و خوض موافق خواہش
 خدا کے بقدر اسلام لانے کافروں اور مطیع کرنے مال گزاروں اور رجوع کرنے خلافت کے اوپر
 حکم خدا کے مستعد ہوتے ہیں اور واسطے دفع تفرقہ خطرات نفسانی کے دس چیز تیار ہیں
 کی استعداد پیدا کر کے بیچ سفر زمزم تک کافروں و مطیع کرنے جہان کے لوگوں کے باجہاں نکلتے ہیں
 اور فرمانبرداری خدا کی بجا لاتے ہیں اس طرح جمیع اولیاء و کبار و انسان کامل مخلصان کرام سبب
 صحبت تربیت مرشد مجذوب کے واسطے ملحقین جذبہ صلاح باطنی و عمل صلاحیت دائم الحال و خلوص

حصول شوق عبودیت کے خلائق عوام سے عزت اختیار کر کے میں اور واسطے دفع تفرقہ خطرات
 انسانی و نفسانی کے غفلت گناہ و نیوی سے ہمیشہ باز رہتے ہیں اور خدا کی عنایت و توفیق مرشد
 کامل سے استقامت کمالیت قرب حضرت کی پائے ہیں بعضے بادشاہان صادق انسان بل
 بسبب تربیت جذبہ اصلاح باطن و عمل صلاحیت و صحبت تربیت مرشد کامل کو واسطے ترقی سلطنت
 کمالیت مملکت و مطیع کرنے مال گزار و فقیہ قتل کر کے کافروں کے حکم خداوند عزت متابعت حضرت
 رسالت کے باجاہ و ششم مهم اختیار کرتے ہیں بیچ استقامت عبادات خفیات پاسبانی و حقیقت
 کی اطاعتات دن کی بیچ کوچ و مقام دیکھنے دیکھنے و کھانے پینے سے کر کے ساتھ کثرت تلاوت
 حفظ قلب و کشف اطہار اسرار کی استغراق محوستی میں کمالیت قرب حضرت کی پائی میں اور
 بعضے بادشاہان صادق بسبب تربیت تلقین جذبہ اصلاح باطن معرفت عمل صلاحیت کے واسطے
 دفع تفرقہ و نیوی نفسانی کو بخل بادشاہی سے روگردان ہو کر اپنے ملک و ولایت بکلیں جاتے
 ہیں جیسے کہ خلیفہ شہر بلخ و چین و غیرہ خلفاء صادق نے بسبب صحبت تربیت مرشد کامل کے تلقین
 خلائق سے عزت اختیار کی و بعد ازاں تاقین مرشد جذوب و استقامت قرب حضرت اتصال
 مع اللہ کی کمالیت پائی اور شرح و سن اپنے شرائط واسطے دفع تفرقہ خطرات سفر مہمات متابعت
 انبیاء اولیاء کی بیچ معرفت تیسرے میں کے مرقوم ہے نقل ہے کہ ایک وزیر متہاد الخلفاء تاج اولیاء
 سلطان ابراہیم ادہم نے بیچ خدمت خواجہ فیض مباحی رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کیا کہ کمالیت علم طریقت
 و علم حقیقت کی کیا ہے خواجہ نے کہا کہ کمالیت علم طریقت کی پوستن ذکر جلی زیر زبان اور
 کمالیت علم حقیقت کی پوستن ذکر خفی در دل و جان ہے پس شریعت کو استاد چاہیے
 اور طریقت کو پیر اور حقیقت کو مرشد کامل کہ حق سبحانہ تعالیٰ راہ عشق و محبت کی ولیک ہے
 واضح ہو کہ بعضے اولیاء اکبار و عاشقان حضرت مرشدان کامل مساکان مجذوب واسطے استقامت
 تربیت دریافت عبادات خفیات راہ حقیقت بمعنایت پوستن پاسبانی قرب حضرت دریا
 سخنان معانی رموزات حروف علم لدنی و علم حال عند الوصال کے اعلیٰ مریدان بتجربہ

ہندو اصلاح باطن کی تربیت تلقین سے طالب صادق کرتے ہیں یعنی مریدان بتی کے
 آئینہ دل کو تلقین ارشاد و صحبت تربیت سے صیقل کسے ہیں بلکہ واسطے حصول مقصد استقامت پر
 صلوٰۃ تحقیق روحانی کمالیت ہمداد کا راز تربیت کی جتنی کو طالب صادق کرنیکہ واسطے مشقت
 لکڑی لائے و پانی بھرے و ہارنگ نماز کی پانچون وقت جماعت خانہ میں شین و وضو کرانے وغیرہ
 کی سیتے ہیں اور سب جانتے ہیں کہ آئینہ دل مرید کا فعل تلقین ارشاد سے صاحب ہو گیا یعنی
 طالب صادق بن گیا تب جو ہر عنایت الہی استقامت مان یا فن یا ن دور یافت جذبہ اصلاح
 باطن کو اوہ بین العا کرتے ہیں اور صحبت تربیت و استقامت سے قرب حضرت سے ساتھ اظہار
 کلمات کمالیت پہنچاتے ہیں اور بعضے اولیا کمالی مخلصان کو ام بسبب کمالیت علم
 حال عند الوصال کے ایک غلام جاہل کو بازار سے خرید کر بوقت نزوح جمعہ بجات کمالیت
 استغراق سے عشق محبوب کی بعد غسل و آداب و گائیکہ تربیت مرشد ثلاث حفظ قلوب آئینہ
 دل کو صیقل کرنیکہ واسطے تلقین کرتے ہیں کہ آخر عمر میں وہ غلام ایسے کمال کو پہنچتا ہے کہ جس
 کسید کا وہ براہ بیعت ہاتھ پکڑتا ہے کمالیت قرب حضرت کو پہنچاتا ہے غرض کہ فی زمانہ نظر الہی و شہاد
 مجزوب کی کیا سعادت و اکسیر ہدایت ہے الامرو بان سب صادق کو صحبت پذیر ہی تربیت
 کمال کی شرط ہے کس واسطے کہ اتنی خدا کی دیانت کرنیکہ ساتھ عبادات تکلیفات و استقامت
 عبادات عادت زریہ اعمال تجلیات و ظاہر اور ادکی سا اکان خیر مجزوب طرح طرح سے جہا
 میں شہرت مشہور ہیں لیکر واسطے معرفت علم حال عالم جہوت کی پوشیدہ راہیں باطن کی پہنچ میں مگر لوہن
 سے بھی راہ اصلی طرف معرفت حق تعالیٰ و تلقین علم حال عند الوصال و استقامت راہ حقیقت ملازمت
 حفظ قلوب متابعت حضرت رسالت کی ایک ہے کہ مرید طالب صادق کو ساتھ استقامت قرب حضرت
 کی خدا تک پہنچاتی ہے باقی چار راہ باطنی مخالف حقیقت کفر و منکرات و بطالت کی ہیں کہ سالک
 اعلان مابہون کی بوئی معرفت حق تعالیٰ سے نئے نصیب رہتے ہیں اور کمالیت کو نہیں پہنچتے ہیں
 چنانچہ شرح اولی مابہون باطنی مخالف علم حقیقت کی معرفت پہنچاؤں میں مرقوم ہو کر واسطے استقامت

تر بیتہ جذبہ آواز باطنی بالعدلیۃ و شہ کاملی چاہتی کہ کثرت تلاوت حفظ قلوب پر راہ
نہا کہ کہہ رہے تھے نہایت پروردگار نظر ایک مایہ اور دل جان فرماتا تھا خواہی وہ شہ مجاہد ہو یا سدا
نہایت

نہایت تفصیل پچیس معرفتوں کی لکھی جاتی ہے

پچیس کا یہ ایمان تہذیب کا اوّل خیال میں آجاویگی چہنچا پنچہ اکثر مشائخ پنج حالت
مشق بہت مجاہدہ و شاہدہ کے دنیا میں رہے ہیں اور خدا تک پہنچنے میں پس انسان کو چاہیے
کہ اول حق تعالیٰ کو جانے و پہچانے اس لئے کہ وہ یکے والہ التوفیق بالاکتساب یعنی اللہ توفیق دے گا
اسکے تمام کرینکی معرفت اول پنج باتیں علم شریعت، علم طریقت، تحصیل معرفت، علم کلام، علم
مالم ناسوت کی کہ پچیس کے چارہ نہیں اور اگر کسی نے پچیس سے پہلے نہ سیکھ لیا ہے معرفت
و دوسری پنج جاننے طہارت ظاہر و باطن و جمیل کہینے آئینہ دل کے کہ معرفت خدا کی براہ طریقت
حاصل ہو کہ معرفت تیسری پنج دریافت کرنے عبادت، نکلمات، عمارت، تجلیات، عبادت افعال
مفعولات و رسوم عادات، طاعت عالم ملکوت نفسانی براہ طریقت کے معرفت چوتھی پنج
دریافت کرنے استفہام معانی، رموزات، تربیت جذبہ اصلاح باطن، تلقین عالم حیرت و لاہوت حجابی
روہانی، بیو متن اتصال مع اللہ، غنیمت و جہانی تربیت مرشد کا ملق تلقین سالک مجذوب و متفقا
راہ حقیقت واسطے پہلے نہ تربیت طالب صداق کی کہ مرشد کو اس سے چارہ نہیں معرفت
پانچویں پنج شرح مشب معراج و دریافت استفہام معانی، رموزات کے کہ جو حق سبحانہ تعالیٰ نے
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شب معراج میں نبی ہزار بائیں تربیت تلقین براہ حقیقت کی صحت
فرمانی میں معرفت چھٹی پنج دریافت کرنے کلام ربانی غیر مخلوق اور اس امر کے کہ مردمان کم
ہست و کم میں و ظاہر جو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہر جانتے تھے اور شہرت
تھے معرفت ساتویں پنج دریافت کرنے استفہام تربیت حضرت رسالت و اطاعت جذبہ
اصلی باطنی استقامت براہ حقیقت و بیو متن کمالیت درگاہ الہی و پاسانی قرقر حضرت کی عمر
امتیون پچہ دریافت کرنے شرح کفر صلابت کفر لعل طالت کفر درج کفر ناری و کفر مذہب و کفر مسموم

و کفر مجازی و کفر حقیقی و معرفت توبہ اختیاری و توبہ اضمری و توبہ مجازی و توبہ حقیقی کے
 معرفت نویں بیج دریافت کرنے مذہب حقیقی و محراب حقیقی و معرفت طوائف حقیقی
 معرفت سجدہ حقیقی و معرفت قبلہ حقیقی و معرفت مسافر حقیقی و پیوستن قرب حضرت بانی کے
 معرفت دسویں بیج دریافت کرنے جمعہ حقیقی و معرفت خلفاء بادشاہان صادق و ائمہ
 حق و معرفت خطیب اہل صلاحیت و معرفت اہل لایق حکومت و معرفت صفات معرفت صلواتہ
 و معرفت صوم حقیقی و مجازی و معرفت صوم صوری و صوم معنوی و دریافت تاکید سلطانی واسطے
 نماز نام مسلمانان و معرفت مراقبہ حقیقی قرب حضرت عزہ و معرفت تمکات حقیقی روحانی و دریافت
 مشائخ و مقامات قرب حضرت کے معرفت کیا دسویں بیج دریافت کرنے علم توحید یعنی معرفت
 وحدانیت حق تعالیٰ و دریافت معانی ظاہر احادیث حضرت رسول مقبول معرفت عالم ناسوتی ملکوت
 و مقفہام معانی رموزات احادیث معرفت عالم جبروت و لاہوت معلوم کرنا لہذا معانی دقیق اسرار
 حقیقت کے معرفت بارہویں بیج دریافت کرنے معرفت عشق ربانی و تربیت بندہ صلاح
 باطن و پیوستن اسرار حقیقی خفیات و ترک اعمال عقول و دریافت کیفیت مردودی غلزلہ و مغرور
 اعمال انسانی کے معرفت تیرہویں بیج دریافت مضمون مکتوب تاج الاولیاء شیخ سعدی شیرازی
 بلاغات حضرت خواجہ غفر علیہ السلام و دریافت تربیت معانی رموزات و حقیقت استقامت پیوستن
 تعریف راہ اصل سونی حق تعالیٰ و تلقین جذبہ صلاح باطن و دریافت عالم جبروت و لاہوت و روحانی
 و روحانی کے معرفت چودھویں بیج دریافت مضمون مکتوب شجاع بنید ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے
 تربیت مریدان صادق بروایت خواجہ شمس الدین خواجہ ذوالنون مصری و خواجہ بانیر بدستامی رحمۃ اللہ علیہ
 کے بنظر استقامت قرب حضرت ربانی کے تحریر کیا ہے معرفت پندرہویں بیج دریافت
 کرنے مضمون مکتوب قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ واسطے تربیت علماء ازادہ ساکان غریب
 کہ وہ لوگ بسبب شہرت اطاعت ظاہر کیے مشہور ہیں اور بغیر تلقین ارشاد جذبہ صلاح باطن و نشان
 کامل محال کے براہ حقیقت کمال کو پہنچنے میں تحریر کیا ہے معرفت سولہویں بیج دریافت

کونے مضمون مکتوب نواجہ علیہ الصاری رحلت علیہ معرفت مرشدان کامل و سالکان مجدد و سید
و استغاثت خلافت ربانی خدا سیدگان و معرفت مریدان طالب صدق قابل بیعت دارالودع و معرفت
پیری و مریدی و اطاعت پیر و واجب بر مریدان و دریافت حروف مالابد و ترک فعلیات کے
معرفت ستر مہوین پنج دریافت کرنے مضمون مکتوب قاضی القضاات فیضیل مہدانی حیدر علیہ
تبرہیت جذبہ اہل باطن تلقین ارشاد و عاشقان حضرت و معرفت ریاضت حقیقی و تداوت حقیقی
رحمانی و اتصال مجازی و معرفت رابطہ حقیقی و رابطہ مجازی سونی معرفت حق تعالی کے معرفت
انکھار وین پنج دریافت کرنے حال کمالیت مقتدر الخفا تاج الاولیاء سلطان بلہیم ادم علیہ السلام
علیہ کے صحبت تربیت مرشد کامل سے مقرب حضرت ربانی ہوئے و کمالیت سلطان محمود غزنوی کے
متابعت اولیاء اللہ سے کشف کرامات کو پہنچنے و حال مولانا جلال الدین جی کی تربیت خواجہ شمس الدین
رحمۃ اللہ علیہ کے کمالیت حاصل کی معرفت اونیویں پنج دریافت کرنے مضمون مکتوب حضرت
سبعین الدین جن شجری کے کہ بائیس برس تک صحبت تربیت خواجہ عثمان ہارون کی کمالیت کو پہنچنے
تلقین ہدایت و در راہ ظاہر و باطن شکی و تنہا کیلئے باو شاہ شمس الدین خلیفہ دہلی کے کہ صحبت تربیت
خواجہ عثمان ہارونی سے کشف کرامات انہما کمالیت کو پہنچنے مع معرفت استادان مرشد کامل کے
شعر کی معرفت بیسویں پنج دریافت کرنے شرح شکر محبت و شکر محبت معرفت ہنظر عالم محمود
معرفت سنی و قمری و معرفت زلف لغزین سیمائے وکی و شاد و خد و خال و معرفت جوہر و زوہر و
مردار و یوقند و نبات و معرفت دیرمی و کنشتی و دنار حقیقی و دنار مجازی کے معرفت اکیسویں
پنج دریافت کرنے ہنظر سنی شکر محبت حصول مقام محبوب معرفت عالم جہوت و لاہوت کمالیت
مستی عشق مجسمہ استماع رود و سرود و شوق رباب ہنگو و تیر و نگاہ داشتن شرائط سماع حقیقی ربانی
کے کہ حلال ہو چکے مادہ استقامت بین رلقین کے معرفت بائیسویں پنج شرح حال علما و عارفین
و مختصر تربیت محبوب و شرح گروہ سوداگران اہل غفلت و تہجدان محبوب و شرح مردمان اہل قدر و تقصیر
ہست محبوب و شرح گروہ عوام مسلمانان و دہرین محبوب کی کہ سبب شہرت اعمال ظاہری و باطنی

معرفت پیشوین پنج دریافت کرنے تربیت خدا بہتر موسیٰ علیہ السلام و شرح کمالیت خواجہ
 بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ شرح تربیت خاندان چشت و سروردی و کمالیت جذبہ اصلاح طہن
 و ہتقامت عالم جبروت و لاہوت شرح دس چیز تعریف راہ طریقت و دس چیز شریعت راہ
 واسطہ استقامت قرب حضرت حق شرح دریافت کمالیت ربط حقینی سمانی ثانی کمال شرح دریافت
 حقیقت دریافت شرح دس چیز شریعت اصلی واسطہ دفع تفرقہ خطرات سفر یہاں صحبت تربیت بادشاہان
 صادق کے کہ کونئی تفرقہ نفسانی دل میں نہ آوے معرفت چوبیسویں پنج شرح دریافت
 معرفت مقام عالمان و زہادان و صوفیان توکلان و متقیان و سکیان و فقیران و شرح حکایت
 خواجہ حسن بصری و خواجہ معروف کرخی و خواجہ شعیق بلخی رحمۃ اللہ تعالیٰ و شرح تفصیل چودہ علم و پیر
 کمالیت اسلام معرفت چوبیسویں پنج شرح مناجات خواجہ عبدالقاری رحمۃ اللہ علیہ
 بتلقین مریدان و شرح نصیحت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتلقین ارشاد ایل الیونین
 علی رضی اللہ عنہ و شرح چار راہ باطنی کفر ضلالت و بطالت و شرح دریافت صفت تصنیف کمالیت
 گنج الاسرار و شرح خواجہ سعید بلخی رحمۃ اللہ علیہ شرح کمالیت چہل اولیاء و احصان حق کے
 معرفت اول پنج دریافت کرنے علم شریعت عالم ناسوت کے کہ تحصیل کسب سے حاصل ہوتا
 یعنی تکریم نفس میں واضح ہو کہ طالب بندگی کو اول علم شریعت کلی فرض ہے مگر الابد و تسبیح
 پر ہے کہ کلمہ ناپڑھنا و سکوا اجادے کس واسطے نہ سیکھو اس کے سلوک نمونیکہ گاہ اطاعت ظاہری
 میں کمالیت اسلام کی شرط ہے اور مومن متقی کو تین چیز سے چارہ نہیں یعنی علم و عمل و اخلاص
 عمل سے اخلاص کرنا واسطہ نایش خلایق کے شرک ہے اور شرک کفر ہے اور اخلاص علمائے
 صلاحیت کا اوسکو کہتے ہیں کہ غرضون تفرقہ خطرات امور دنیا و عقباسوینیت دل کو خالص کرے
 کیونکہ محل اخلاص شناخت خلایق آئینہ دل ہے اور مومن کے دل کی صیقل نقینہ کفری و پاسبانی
 تعالیٰ ہے کمالیت پاناکس واسطے دل نظر گاہ حق ہے قال البقی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 قلب المؤمن مرآة اللہ بین الاصلعین من اصابع الرحمن وان اللہ تعالیٰ

یانتظر فی کل یوم ویدلة ثلثایه و مستون نظری الی سر ائمة
 قلب المومن و قلب المومن شاهد من ذکر الخفی فهو مومن
 و هو ناظر الی قلوب عباد الایمنی دل مومن کا آئینہ ہے اللہ تعالیٰ کا در بیان و دلون
 انگلیوں کے، انگلیوں کے، ان سے اور توفیق اللہ تعالیٰ نظر کرتا ہے ہر دن و رات میں تین اور
 ساتھ نظر طرف آئینہ دل مومن کے اور دل مومن کا دیکھنے والا ہے جس کیسے ذکر کیا خفی پس وہ
 مومن ہے اور اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے طرف دلون بندوں اپنے کے پس علم شریعت کہ نماز
 روزہ و حج و زکوٰۃ و طہارت ظاہری ہے استاد سے یکمنا فرض کلی ہے کہ کمالیت اسلام حال
 اور نماز روزہ و حج و زکوٰۃ اور پرعوام مخلوق کے ہے خواہ فقیر یا غنی خیر ہو یا غلام ہو یا حج و زکوٰۃ
 اور پر غنی و خمر کے ہے فقیر و غلام پر نہیں یعنی پہلو واجب ہونی عمل سے روزہ گناہ فقر کو علم حج
 و زکوٰۃ سیکھنا واجب نہیں ہے اور بیان دریافت معرفت جذبہ اصلاح باطن را حقیقت عمل سے
 تعلق کہتی ہو جو کہ اہل حلا علی ظاہر کہتے ہیں بخل مومن نہیں ہیں اس لئے کہ عمل نے اخلاص
 منفعت فائدہ نہیں دیتا ہے نظم علم خواندی مگر دی عمل خلاص است ہر روز و روز تو برین علم شان عورت
 مسجد بشوی لوح دل از غیریاد دوست ہر صلیکہ راہ حق نہ نماید جہالت است واضح ہو اگر چہ حضرت
 محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم شریعت یعنی استقامت نماز روزہ و طہارت ظاہری بہتر
 جبریل علیہ السلام نے سکھائی مگر استقامت علم حقیقت کی شب معراج میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے پاکر پاسانی یا وحی تعالیٰ کی رات دن دل جان سے دیکھنے سے کھانے پینے یا اللہ پاوان
 کوچ مقام میں ہمیشہ کر کے کمالیت اتصال مع اللہ کو پہنچے نقل ہے کہ ایک شیخ علیہ السلام
 بن زید نے صدر الشیخ حضرت خواجہ حسن بھری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ کمالیت علم شریعت
 و کمالیت علم طریقت و کمالیت علم حقیقت کیا ہے چنانچہ ملفوظات میں لکھا ہے کہ خواجہ حسن
 بھری نے فرمایا کہ نیاز مندی کرنا حق تعالیٰ کی اطاعت ظاہری علم ناسوت میں بقدر امکان
 حضرت سالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمالیت علم شریعت اور درجہ طاعت کے نماز رستہ

تجلیات سوی حق تعالی میں ساتھ ذکر علی و ابائی استقامت عالم ملکوت متابعیت حضرت مسالمت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کمائیت علم طریقت ہو اور طاعت باطن ذکر خفی دل و جان سے کر کے
کمائیت علم قرب حضرت و حدائیت کو پانا کمائیت علم حقیقت ہے لیکن بخان علم حقیقت کی کج
تلقین مرشد کمال ہرگز متغما میں نہیں آتے ہیں واضح ہو کہ کج تعلیم علم اخلاص کا اولیٰ
کی اصلاح کرنا ضرور ہے کس واسطے کہ دل و جان سے اصلاح باطن کی کمائیت اخلاق حمیدہ و عظیمہ
سے کرنا کہ نافع خلق اللہ ہو فرض عین ہے کہ تا کوئی تحصیل علم میں نیت نبریٰ نہ کرے و اگر کوئی علم
جاتا ہے اور عمل اخلاص نہیں کرتا وہ بوس نہیں ہے کس واسطے کہ خدا مد عالم قیامت میں حکم
نہیں پونچھے گا عمل اخلاص سے پونچھے گا پس تحصیل علم میں بقدر عمل اخلاص کوشش کرنا چاہیے
کہ حاجت مناجات نجات آخرت کی خدا سے رکھتا ہے تو معظم عاشق مگوی عالم تفسیر گویا یاد کرد
عمل نکوشی نادان تفسیری بہر چند کاسب صاف درآوند تگری بد سودت ز آب کی بودت ہا ناخوا
و واضح ہو کہ اگر کسی شخص نے علم شریعت درسی سیکھا اور عمل طریقت پر قائم نہ ہوا و اسکی ایشیاں
کہ ایک شخص علم کیا چاندی سونے میں استاد ہے مگر عمل میں بھین لاتا ہے پس علم کیا ہے سکو
کچھ فراہم مل نہوگا و کچھ فائدہ ملیگا ایضا اگر کسی شخص نے علم شریعت سیکھا اور عمل طریقت پر قائم
بھی نہ ہوا یعنی نماز روزہ و روزه و خایف تلاوت و تسبیحات کو کیا مگر اخلاص نہیں رکھتا پس عمل
تجلیات مثل تیل بتی کے ہے اور عمل حقیقت عشق و محبت یعنی علم اخلاص مانند آتش کے جبکہ آتش
عشق معشوق نور تیل بتی سے کپ روشنی چراغ کی ہوتی ہے ایضا علم شریعت مثل درخت عمل
طریقت مانند برگ مثل شاخ اوس درخت کو عمل اخلاص علم حقیقت مانند بیوہ و بھول کے اگر چہ بیوہ
غربت میں ہے مگر لذت منفعت بیوہ سے حاصل ہوتی ہے پس مقصود جاننے علم شریعت طریقت
سے تلقین مرشد کمال و رسیدگی عمل حقیقت ہے نظم علم شریعت درسی نفسانی مختصراست و علم
حقیقت حق پرستی رمانی و گراست و چون علم درسی سچا قلم ہر برآید و علم لدنی رہ آست کہ اول
بکشاید پس علم سیکھنا و واسطے حصول مال و جاہ و قرب سلطانی کے اور علم و حنا واسطے حکومت

و منصب کے اور علم سیکھنا واسطے شہرت بیان تفسیر و حدیث انصحت و سرون کے اور علم پڑھنا
 واسطے امتحان پر حاضر و مجاہد علم و ذکر کے لئے سوال جواب میں اور علم تکسیر و دعوت تجلیات کا سیکھنا
 واسطے شہرت و میان بادشاہوں کے اور علم تحریر و تفسیر کا پڑھنا واسطے مطلب برآری نام آوری
 دین و غفلت یا بقیہ تعالیٰ کے خدا کے واسطے نہوشل علم نجوم و علم طب علم شعر گوئی و علم معاوضہ و منہ فقہ
 و محاسبہ و علم حکمت وغیرہ تحصیلات کہ پیٹ بھرنے کی واسطے حریز و ہوا و نفسانی سے ہو حاصل کرنا
 گویا علموں میں ضلوع کرنا ہے اسی عمر نوجو سالک کہ اعمال فضولات نوافل میں مشغول ہوا خدا سے
 غافل و دور ہوا چنانچہ اسی معاملہ حقیقت میں شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے
 کہ سہل بل شد این عارفان را بسجود پیشانی و نماز عاشقان و دل است آنکسیدانی و صاحب خلوا و محضر
 ہمت بے مرشد و قاصر دیدگان و دور بین و ساکان غیر مجذوب او پر اس حدیث کے فرقہ بین
 قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل العبادۃ قرأت القرآن و افضل الوظائف
 بالنوافل یعنی بہتر عبادتوں میں سے پڑھنا قرآن کا ہے اور بہتر وظائف میں سے نفل پڑھنا ہے
 یعنی طاعت خدا کی بجز نفلوں کے حاصل نہیں ہوتی اور اہل بصارت اور باطن حقیقت پل میں جاتے
 ہیں کہ ارکان ایمان و احکام اسلام و کمالات حصول قریب حضرت میں واسطے نگہبانی ایمان کی اتالیقی
 حالت میں مبتدیوں کو نماز روزہ و حج و تلاوت طریقیہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حافظوا
 علی الصلوۃ ای علی خمسہ الصلوۃ یعنی نگہبانی کرو تم اور نمازوں کے اور پہنچ نمازوں میں
 یا اشارہ اور پہنچ وقتوں کے ہے اور مخلصان کلام اہل معرفت پوینہ گمان قریب حضرت روان
 و رہنمائی اللہ جانتے ہیں کہ دل سا لکون کا ایک لحظہ و ایک لمحہ یا خدا سے غافل نہ رہے کہ نصیت
 آخرت ہے قولہ تعالیٰ الذین یدکروا اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبہم یسجدون
 وہ لوگ جو ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا حالت کھڑے ہونے و بیٹھنے میں اور اوپر کمر و ٹون لہجے کے
 حال میں صلی اللہ علیہ وسلم افضل العبادۃ عن کل عبادۃ ذکر اللہ تعالیٰ فی قلبہ مغلداً
 و صلاً فی اللیل و النہار فی السفر و الحضر قیاماً و قعوداً و علی جنوبہم علی کل حال و حال

یعنی بہتر عبادتوں کا ہر عبادت سے بڑا امتداد اٹھانے کا بیج دل پہنے کے
 لکھنے میں اور عقل میں راستہ اور انداز فکر میں اور مقام میں اچھٹے اور بیٹھے میں اور اوپر کرکوں
 اپنی سکے ہر حال میں اور ہر چیز میں اور ہر زمانہ میں اور ہر مکان میں صادق و طابان اور حقیقت نے ترک فعل
 و روگردانی سے تیار کیا ہے۔ ﴿قُلْ تَعَالَى اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ لَا يَلْبِسُ الْغُلُوبَ﴾
 یعنی: انا کہ ہو کہ ساتھ ذکر اللہ کے تسلی پاس میں دل کس واسطے کہ بنی اللہ ترک عمل نہیں کرتے
 ہیں الا جمیع اولیا کردگار و خلیفہ گیارہ نے یہ راہ اختیار کی ہے صلوات الا انبیاء و الاولیاء
 والخلفاء یصلون فی قلوبہم یرایون یعنی نماز انبیاء و اولیاء و خلفاء پڑھتے ہیں
 بیج دلوں کے ہمیشہ نہیں عاشقان حضرت نے اعمال فضیلات کو ترک فرمایا ہے قولہ
 الصلوات حجاب العاشقین یعنی نماز حجاب ہے واسطے عاشقوں کے اور جو حجب ل
 شایخوں کے قولہ حسنات الا بواسر میاں المقربین یعنی نیکیاں نیکو کی ہر انیان
 ہیں مقربینوں کی پس دریافت فی مختار رموزات کے بحر تربیت مرشد کامل کے
 برگزینہ مفہام میں نہیں آتے ہیں اور بعض ممالکان اصحاب حقیقت متفارق کمال محو فکر
 محبت اور سکرات شاد و اطاعت اللہ یاد حق تعالیٰ اور مدہوشی و وام ذکر صفت موصوف
 میں دل جان سے مشغول رہتے ہیں اور عاشقان حضرت دم بدم واسطے پاسانی یاد حق تعالیٰ
 و وام الحال عند الوصال کو دل جابر سے ذکر قلبی میں غفلت نہیں کرتے ہیں اور اصحاب طبع ہر
 و علم ازاد و سالکان سیر مخدوہ و طائف اعمال فضیلات و اور انوار فاعل عمل ظہور سے قربت کرتے
 ہیں مگر معرفت تربیت جذب اصلاح باطن استقامت عبادات خفیات و تلاوت حفظ قلوب تلحین
 ارشاد سالک مخدوہ و سالکان کے ساتھ کچھ نہیں رکھتے ہیں غرض کہ سالکان غیر مخدوہ بیج
 استقامت عبادات ظاہر و باطن استقامت عالم ناسوت و ملکوت کی ثابت قدم رہتے ہیں
 مگر عند اللہ سے بیعت و بیعت میں کس کو تربیت جذب اصلاح باطن کچھ نہیں رکھتے ہیں غرض کہ عالم
 نامہ ان کو دین علم مغربی بہ نزدیکت جہت کی بلکہ تود و رمی و در خلوت دل نما مکنی الفت تود

حق انشائی تو دین کفر و کفری چنانچہ حضرت رسول مقبول علیہ السلام نے واسطے تلقین ارشاد امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کیسے بیچ دریافت کرنے استفہام معانی رموزات حصول حضرت عزت کے یہ حدیث فرمائی قال البنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علم الظاہ و عمل الباطن من عالم المملکوت نفسانیة و علم الباطن و عمل الباطن من عالم الجبروت جسمانیة و هو خزینة من خزائن الله تعالیٰ علم الباطن فضل الباطن سر و حجة و سراج و حجة من دنیا الحق یعنی علم ظاہر و عمل ظاہر کا عالم ملکوت نفسانی سے ہے اور علم باطن و عمل باطن کا عالم جبروت معانی سے ہے اور یہ علم باطن خزانہ ہے خزانوں اللہ تعالیٰ کے سے علم باطن کا بہتری باطن کی ہے اور نادرگی ہے اور کرام ہے اور حرمت ہے ترجمہ استفہام یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس علی بعضے علما اور بغیر مجذوب بسبب معرفت اطاعت علم شریعت کے استقامت علی طریق حق بہتے ہیں اور بعضے اولیاء سالک و خلفاء صادق اہل معرفت بیچ عمل صلاحیت کے بسبب بہت مرشد انسان کامل و تلقین استفہام معرفت حروف علم لدنی اسرار خزانہ حق و ملازمت حفظ قلوب کے دل جان سے استقامت رکھتے ہیں تو خدا کی عنایت و ایم کمال عند الوصال و نیار زندگی یاد حق تعالیٰ و اطہار کشف و کرامات قرب حضرت کو پہنچیں ایضاً قال البنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اخلف الذمیرین لیکلا و نفا سرائی السفر و الحضر فی صلوات القلوب ظهرت عن خزائن الله تعالیٰ نیایع الحظیة فی قلبہ علی لسانہ یعنی جس نے غاویں کھا اللہ چاہیے تیرا بدن سفر میں نہ جھڑے نہ بچ نماز و لون کے ظاہر ہوں گے خزانوں اللہ کی سے چشمن حکمت کے دل و سکی سے اوپر زبان و سکی کے ترجمہ استفہام یہ ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرمایا کہ اے علی جو کوئی عالم نہ اہل معرفت بسبب عمل صلاحیت کے بیچ براہ خلاص عشق محبت و اطاعت باطن سوئی معرفت حق تعالیٰ کے حسبے بہت مرشد کمال خالص و مخلص چاہیے تیرا بدن جان سے ناحق حق حمانی میں ثابت قدم رہیگا حق تعالیٰ او کو استفہام معرفت علم لدنی

اسرار خزانہ اپنی کی کہ بہت معانی حکمت کے اوسین ہونے کے ساتھ اظہار کشف کرامات کو دل
 میں عنایت فرما دیا گیا پس طالبان صاوق کو بڑا حقیقت خدا کی طرف تربیت کروانا چاہیے
 سبق نگیر و عالم حال کو گردن زار قال بخوان وصال نیست ہذا از زبان مرویہ کیر و سماع و تاکہ
 ہر کس محرم اسرار نیست ہذا ایضا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من کان فی الدنیا
 عن معرفت القلب اعلمی فهو فی الآخرت اعلمی یعنی جو شخص کو دنیا میں معرفت دل
 اندھا ہے پس وہ بیخ آخرت کے اندھا ہے ترجمہ استفہام یہ مسئلہ کہ فیہ تیرا السلام نے فرمایا
 کہ اسے علی جو کوئی عالم زاہد و دنیا میں معرفت بندہ ہے ایہ عالم باطنی و ظاہری و دینی و دنیوی
 سے دل جان میں اتھکست نہیں کھتا ہے اور طہر ہر ذہن و ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت
 کی صحبت تربیت مجرب سے نہیں پاتا ہے بخدا ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت
 ہو گیا اور درباب ابتدائی حالت عالم کلمت کے ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت
 علیہ السلام کو حکم ہو چکا کہ اسے موسیٰ کثرت معرفت تشریف لے کر قال عالم ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت
 اعمال تجلیات مقام زہد کے مل قال سے استفہام ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت
 اطاعت عالم جبروت قرب حضرت کی معرفت علم حال نفیس مشیت سے استفہام مل میں پانچ
 نہیں کہتا ہے تو اور مردمان خلایق و طالبان صاوق کو ساہوکار ہندو مت کے ابتدائی حالت کی تربیت
 بتاتا ہے تو اور تفسیر عبادات فضولات و ذکر اعمال تجلیات کو بیان کرتا ہے تو پس اس کی تربیت
 سینا پر اگر اول محسوس تربیت نفیسیت کی جاہل کر بعدہ اور نوکو پندہ جبروت و کس واسطے کہ جبکہ
 تربیت عالم جبروت سے ہند پر ہوگا تو ہدایت و تربیت تیری عند اللہ موثر ہوگی چنانچہ حال
 موسیٰ علیہ السلام کا معرفت تیسویں میں لکھا ہے اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جو تربیت جذبہ اصلاح باطن و استفہام معرفت حروف علم لدنی و اطاعت عالم جبروت
 و پیوستن قرب حضرت کی شب معراج میں یقین ارشاد حضرت رب العزت سے استفہام
 پانی ہے شرح اس کی معرفت پانچویں میں لکھا ہے ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت ہر ذہانت

والربا یحون الشہرہ والانداسۃ الکفر والنفاق فی قلبی وعلی لسانی یعنی اسے باز خدایا
 میں پڑا ہوا ماننا جو ان سارے تہمتوں پر مجھ پر ملے ہوئے ہیں۔
 اور بخل اور تکبر اور ریادہ ترک کرنا ہے اور تمک اور کفر اور نفاق سے بچ کر دل اپنے کے اور
 اوپر زبان اپنی کے اسے اندر رکھ کر دائمی چاہتا ہوں میں اعمال بد کردار نفسانی و شیطانی
 معرفت حق تعالیٰ کے حقیقت کی راہ سے پس معرفت حق کی خالص کرنا جائے اخلاص
 طہارت دل کو غرض، شغل و سواس نفسانی سے ہے اور اصل کام مومن تقی کا واسطے استقامت
 طہارت باطن کے استمال کرنا اس سنگی ذکر خفی و پاسبانی یا حق تعالیٰ ہے کہ دل جان کے
 ساتھ تعلق ملازم رہے نہ غفلت و غیبت سے آئینہ دل کیسا متقل کرے کہ رنگ فقر
 شطارت نفسانی و داغ غفلت معیشت کے اوپر باقی نہیں کس واسطے کہ آئینہ دل جان کے
 بہتر نامہ حق تعالیٰ کا ہے اسی عزیز واسطے استقامت طہارت باطن کے کہ رنگ محبت و شوق
 مرشد کامل باطن پر ہوا چلے جائے چیل کرے آئینہ دل کے کش کرنا شرط ہے اور عارفان
 مبارک کو دنیا و آخرت سے روگردانی کرنا فرض نہیں ہے کس واسطے کہ طہارت خلد پر حاصل باطن
 جو تعلق آئینہ دل پر انفعالی متابعت نبوت و تعین تکوین و تکوین و تکوین و تکوین و تکوین
 طہارت باطن کی ساتھ دل کے ہے بقول سعدی شیرازی بیت سعدی حجاب نیست تو کوین
 صاف ہوا رہنما خود رہ کے بنایہ جمال و ست و اور مردمان مختصر دست و قاصر دیدگان و دور میں
 و علما، زاید و ساکنان غیر مذہب استعدا و طہارت باطن و تعلق مرشد کامل سے ساتھ دل جان کے
 جو خبر نہیں رکھتے ہیں اس واسطے خدا تعالیٰ سے بعید و غائب رہتے ہیں مثلاً کسی شخص
 دانشمند نے بادشاہ وقت کو اپنے یہاں مہمان بلایا اور درو دیوار بیرون دروازہ کو بہت
 صاف کیا مگر درون خانہ کو کہ محل جلوس شاہی ہے خس و خاشاک سے مکر رکھا پس وہ شخص
 سردار حجتوں کا ہے اسی طرح عارفان عظام و مخلصان کرام اصحاب طوایر و عالمان اہل کمال
 احقون کا ہانتے ہیں کس واسطے کہ یہ علما و طوایر بھی دایم الحال و ظاہر و عمارت تجلیات استقامت

نہ روزہ و تسبیح و تلاوت و اعمال ظہور انسانی نفسانی سے خود کو آراستہ کرتے ہیں اور معرفت
جذبہ صالح باطن میں استقامت علم حال عند الوصال پاسانی قرب حضرت متابعت نبوت و محبت
تربیت مرشد کامل سے آئینہ دل میں جان کو یقل کرتا نہیں جانتے ہیں واضح ہو کہ جو مومن متقی چاہے
کو وضو طہارت باطن کرے اس طرح پانچوں اعضا کو دھوئے اپنی اول دل کو حصہ و حصہ
و محبت و غضب و ہوا کے نفسانی سے دھوئے قولہ تعالیٰ و ثیاباً فطہرائی قلبہ ان
فاصلہ یعنی کپڑے تیرے پاک کر کے دل تیرا نیک کر دو و م زبان کو لذت گفتار جھوٹ
و غیبت و حقارت و سخنان سے شرع لایمینی سے دھوئے کہ تفرقہ دل میں نہ آوے قولہ تعالیٰ
ولا تلتزموا مالیس لکم و لا علم یمنی مت متابعت کرو اس شے کی کہ نہ تو تمہارا او سپر علم
ستھو م پیٹ کو لقمہ حرام و طعام ریا و جرمی و مکروہ و مشکوک سے دھوئے قولہ تعالیٰ کھلا
میں طہیات ماسر ذقنا کھ یعنی کھاؤ تم پاک اس پیر میں سے جو زرق دیا ہے ہمیں تمکو
چھارم جسم کو پہنے لباس جہ حرام و بندہ سے پاک رکھے کہ دل کو تفرقہ خطرات میں نہ آئے
اللباس حلال و ثقبو کا پہنے قولہ تعالیٰ لباساً یساری سوا انکم لباس جو چھ پاتا ہے شرعاً
تمہارے کو و سریشا و لباس التقوی یعنی پہناؤ ازینیت کا اور لباس تقوی کا پتھم
اعضائے اربع کو دھوئے یعنی چشم کو دیکھنے منہیات اور گوش کو سننے سخنان ناروا اور ہاتھ کو
چھوئے حرام چیزوں اور پائوں کو جانے بڑی جگہ سے روکے کہ تاسب اعضا کو تفرقہ نفسانی
و شیطانی حاصل نہ ہوئے واضح ہو کہ ابتدائی حالت غلامیہ پر کہ سالک صادق کو او سبب
ریاضت کرنا پڑتی ہے تب آئینہ دل علاقہ نفسانی سے صاف ہوتا ہے و دوسرے مقام عشق
و محبت ہے کہ وہیں کچھ ریاضت کی حاجت نہیں ایم الحال یا دحق تعالیٰ میں رہنا پڑا ہے
پس وجود انسان میں روح مانند سوار کے ہے اور نفس مانند گھوڑے کے سرکش کے اور قلب شیوا
اور کما پھرنے والا ہے یعنی جب نفس کس سبب غفلت دنیا پر یا غیر حق کی کتابے و قول و فعل
کا شیطانی نفسانی پیدا ہوتے ہیں تو قلب شیوا مطیع و فرمانبردار نفس کا ہو جائے اور عبادت

روح غالب ہوتی ہے اور قوال افعال سے کارر جمائی ظاہر ہوئے ہیں تو قلب شیوہ مطہر قوال غبار
روح کا بیجا تا ہے چنانچہ شایان عظام و مخلصان کرام رحمۃ اللہ علیہم سے بقول کہ جو کہ کم
زاد و طالب صادق اہل شریعت بل صلاحیت چاہتے ہیں کہ واسطے تزکیہ نفس امارا سے رہا
اختیار کریں تو اول قدم کو معرفت اعمال تجلیات عالم ناسوت سے استقامت دیتے ہیں کہ تا
ول تفرقہ خطرات انسانی نفسانی سے پریشان نہوار بالکل خدا سے گھٹا رہے اور استقامت
اعمال سکھات عالم ملکوت کی حاصل ہو اور اطاعت عالم ملکوت سے آئینہ ول سالک کا مجلہ ہو
اور زمین کسیت دل کی آراستہ ہو کہ تا انجم جذبہ عنایت باری تعالیٰ جڑ اسم ذات کی دل میں یکسر
اور درخت عشق و محبت کا نشوونما پاوے اور پرورش تربیت مرشد مجدد و اطاعت عبادت
خفیات و استقامت عالم جبروت سے سرسبز ہو کر نلال مراد طالب صادق کا بیغ کمال خیر
پہونچے قل النبی صلی اللہ علیہ وسلم صرعا ف نفسه فقد عرف راحہ و ک
عرف راحہ فقد عرف ربہ ومن عرف ربہ قطع ارجلہ کل لسانہ یخیر کسبہ
پہچان نفس اپنے کو پس پہچانا دے روح اپنی کو اور دیتے پہچانا روح اپنی کو پس پہچانا دے روح
اپنے کو اور دیتے پہچانا رب اپنے کو کاٹے گئے باؤں اور سکے اور گوی ہوئی زبان و کلام
کہ پنج وجود انسان کے ابتدا تعالیٰ سے معرفت نفس آوارہ کی سبب اقوال خواہش لامنتہی و افعال
نفسانی و شیطانی کے اور پرتشیل اسپ گرش بہر گشت و فعل کا ظاہر کی ہے کہ تا سوار ہو شیا
آزمودہ کار اہل بہت قوی دل نگہوار اور کمو کج افتاری و فطری سے راہ راست عادت
قدیمی پر لگا اور خوب سیران قلب میں دھوا دے کہ کج رفتار می و پیری چوڑ سے غرض کہ نفس مارہ و نیک
دشمن قوی ہے بوجہ و بددلت پس جو کسین کہ واسطے اسپ گرش کے مقرر کی گئی ہیں ابتدا
حالت میں اس نفس آوارہ پر جاری کریں اپنے مرسالک اہل معرفت علم شریعت علما و اہل
صلاحیت و طالب صادق سوار مستند چاہی تا زین شریعت کا ساتھ پا کر تکرار کے قولہ سبحان
من یتوکل علی اللہ فہو حبیہ یعنی جو توکل کرے اللہ پر پس وہ کافی ہے اور سکوا و سکی

پشت پرزے اور غاشیہ زہد و تقویٰ کا ادھر ڈالے کہ تا بد رنگ نہو اور کند و حدت کو تنگ نہا
اور فقر کو پشتک جانے اور پوزی صبر کی کرے اور کوڑا لہقین کا لگائے کہ اسست ہو و اور
وہ نہ کلمہ طیب کا تنہا ڈالے اور زیر بند ہوا یعنی کا کھینچے اور بشینہ اعتقاد کا محکم کرے کہ تا
او صرا و دھرم نہ کیے اور لات نہارے اور جو الیں تہیا رطارت عبادت ظاہری غفل و
کی ہنکر اسپ نفس اتارہ پر سوار ہو و اور صبح سے شام تک راہ طریقت میں بھراوے اور با
صدق کی بات سے بچو و اور ہر شب میدان قلب میں ساتھ تگ پور کوع و سجود کے و وڑا و
اور چاشنی ریاضت صوم مجازی صبری کی دیوے کہ موٹا منولے پاوے اور بیج سنت بیخبری
نلاوت تسبیح و ظافت سے باندھے کہ تا با ادب رہے اور اگر کسی قیام قعود و بیخبری و عیہ
کی باندھے کہ تا قوت باطنی حاصل کرے اور اشتہا عشق و محبت حق تعالیٰ کی زیادہ ہو و
اور اصیل خلوت میں اکثر باندھے اور قانیزہ مراقبہ ذکر و فکر کا بیج آخو مجاہدہ کے ہر صحت و بوی
کہ تا بوسے ما دیان دنیا کی منو گھی اور توبرہ قناعت کا بانخو و اسم ذات خیر معاشے اور ذکر
قائزہ سر ملندی کلمہ شہادت کا گردن سے دور نہ کرے اور گردنی یقین و اعتقاد کی اوپر ڈالے
اور رنگس ران لینے چوری کا حول و کوا توحۃ الایا اللہ العلی العظیم کی ہمیشہ پائے
میں رکھے کہ تا کھی شیطان کی نہ آئے پاوے اور کش باگ کلمہ تحمید سبحان اللہ و الحمد للہ
و لا اله الا اللہ تا آخر تسبیح کی بات سے بچو و اور گھاس کم خوردن و کم گفتن کی و بوی
کہ تا سرکشی و برابری نہ کر و اور خواب غفلت سے کم غفلت و کم با خلق بودن کو لازم پکڑے اور دیکھے
کہ میدان قلب میں قدم اب خوب چلتا ہے اور خیال دل سے کج ادائی نہیں کرتا ہے تو شکر
خداوند حقیقی کا بجا لادے کہ ایسے اسپ سرکش کو اد سے میرا مطیع کر دیا ہے اور بشینہ اذایاء
فصلی اللہ و الفتح پڑھا کرے کہ تا ہر وقت فتح و نصرت پاسے لیکن دو بچہ کو تھوڑی دیر آرام و
کہ تا کسل و ماندگی جسم سے جاتی رہے بعدہ کمر پر استغفر اللہ کا کہے اور غلبندی تلقین اللہ
خاندان خواجگان چشت کی کر لے تاکہ تربیت مرشد مجذوب سے استقامت پائے واضح ہو

کہ ابتدائی حالت میں جو عالم زائد و طالب صادق اعمال و تحلیلات و اطاعت عالم ناسوت و وجود
میں استقامت پائے چاہیے کہ قدم آگے بڑھا کر تربیت معرفت اطاعت اعمال عالم ملکوت سے
استقامت حاصل کرے اور دل بالکل ساتھ حق کے باندھے جبکہ بوسے معرفت ہدایت الہی
حق تعالیٰ کی خود میں پاد سے تو تربیت تلقین پرورش مرشد مجذوب سے معرفت عالم جبروت
حصول کرے کہ تاحق تعالیٰ کثرت ملازمت تلاوت حفظ قلوب سے دروازہ کھولے و اپنی عنایت
ساتھ انہماک شفع کرات کمالیت کے قرب حضرت اتصال مع اسد کو پہنچائے نظم انی نفس
و شمن بدخواہ تو دور سرکش بیرامی بد حکمتی کہ تہ سازم تو قلب کنی را ہی بد گریں کن تو ملکیت
سیاہ دلی بدخواہی بدیس روز رشتہ بد و ما و را بجز خوار سی کہ تو خواہی بد معرفت تیسری پتہ
دریافت کرے علم شریعت و علم طریقت و علم معرفت و علم حقیقت یعنی عبادت کلمات و اعمال فضولات
عالم ملکوت انسانی علم طریقت کو واضح ہو کہ معرفت عالم ناسوت انسانی کی تسلیت اور معرفت
عالم ملکوت نفسانی طریقت اور معرفت عالم جبروت و حافی کی معرفت حق اور معرفت عالم لاہوت ربانی
کی حقیقت ہے پس عالم ناسوت یہ جہان ہے اور عالم ملکوت وہ جہان ہے اور عالم جبروت روحانی
نہ یہ جہان اور نہ وہ جہان بلکہ قرب حضرت بالشان ہے اور عالم لاہوت ربانی اتصال مع اللہ خود
بے نشان ہے چنانچہ معرفت عالم ناسوت کی استقامت راہ عالموں کی ہے اور معرفت عالم ملکوت کی
استقامت راہ زایدوں کی ہے اور معرفت عالم جبروت کی استقامت مقام عارفوں کی ہے
اور معرفت عالم لاہوت کی استقامت مقام عاشقوں کی ہے جو کہ معرفت عالم ملکوت کی نزدیک
ارباب بصارت و محضریت و قاصد دید کے کلمہ لا الہ الا اللہ کے پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے تو انہ
کو شش کے مقام لا الہ سے گذر کر حقیقت لا الہ کو پہنچے کہ تائید امان پائے مہیات اگر محمد
ص رسول اللہ کو ساتھ لا الہ کے نزدیک اور ملا دیکھئے شرک ہے قولہ تعالیٰ لا یثبت
لیحبط عملک یعنی اگر شرک کر گیا تو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو جائزے عمل تیرے میں سے محکوم ہو گا کہ حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس سے اسطے فرمایا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اعوذ بک من الشک والشک یعنی سیاہ انگشتا ہر تیرے ساتھ تیرے تیرے در سبک ست
پس جانتا چاہیے کہ یہ شکر کیا ہے نور محمدی یعنی خدا تعالیٰ کو فتح پر وہ نور ہے اللہ اللہ اللہ اللہ و لکم
کے چاہیے دیکھتا قال البی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مراتب سربانی بعین سربانی قلیبی احسن
موسم ہم یعنی دیکھا میں نے رب اپنے کو ساتھ ذات باری کی طرح دل اپنے کے ساتھ بھی
صورت کے پس مستعدی لازم ہے کہ سوا سے پردہ نور محمد کے خدا کو نہ دیکھے اور سب انما صا و سکا
قبلہ ہو جاوے تو نور محمد کو سب داخل نیچے نور اللہ کے جانے اقسوس اگرچہ اسکو نہیں سمجھ سکتا ہی
لیکن سالک منہی کے مقام میں اول یہ کہ نور اللہ اللہ اللہ کو پردہ نور محمد الی الرسول اللہ
میں خیال سے دیکھے جیسے کہ نور چاند کا آفتاب میں و و سراسر تمام یہ کہ نور محمد الی الرسول اللہ
کو بیچ نور اللہ کے دیکھے جیسے نور تار و نکا متاب میں پس مستعد ہو کر لا اللہ کی راہ چلے
اور ساتھ اللہ کو سپونے قولہ تعالیٰ اولئک حبیبو المؤمنون حقاً یعنی وہی لوگ مؤمن
ہیں انہوں نے تحقیق کے جب اس جگہ پہنچا مؤمن ہوا مگر افسوس کہ سوا سے صورت ظاہری کے
نہیں سمجھ سکتا ہے جب سالک خودی سے نکلے گا تب جائیگا اسکے سلوک کتے ہیں پس کہنا
و سنا و جاننا و بھنا ان باتوں و حرفوں نہائی کا کبر میں ناکس کلہا منہن ہے اور قادر و دیکھان
اور و ور میں ظاہری سمجھ میں نہ پڑے ہیں قولہ تعالیٰ و ما کان عن الخلق نفا فلیس یمن لہی اور
بہن میں وہ مخلوق سے خافوہن اذ لا الہ الا اللہ سے کچھ خبر رکھتے ہیں کس سے کہ سو نہ راہ
سالک و طالبان صادق لے بیچ و ایرہ فی لا الہ الا اللہ کی حالت کی بطور کہ لا الہ الا اللہ کہ
اور میدان ماسوا اللہ کو ملے کیا تب با سبانی حضرت غزہ الا اللہ کی اولو علی اور سرورانی طریقی ماضی
ہوئی اسی غمخیز لا الہ سے ترک نفی بدن اور لا اللہ سے اثبات معرفت حق ہے اور لا الہ عالم ہو سکتا
و لا اللہ عالم الہیہیت و ملائیت حضرت غرت ہے کہ اہل سلوک کے لکھا ہے چہنا پنچر سب سالک
کھتے ہیں کہ جب لا الہ سے نفی و فنا ہو جاوے تو اہل حق سے گذر کر لا اللہ میں آسے اور بعدہ ان دنوں
مقام کو کہ در میان خدا ہے پچھے چھوڑ کر مقام اللہ میں ٹھہرے بعد از ان دنوں تمام وہ دن

لاسے کہ مسکن و مقام جہاں سالکان راہ خدا ہے گذر کر اور سب سے روگردان ہو کر نقطہ شریعت پر پہنچے
 اور ہوا ہو کہ دل زبان سے کچھ نہ کہے اور معرفت عالم لاہوت حق میں ہمیشہ ہو ہو کہہا کرے
 پس سننے والا ان باتوں سنائی کا اور جاننے والا ان دوحوت عہدانی کا کون ہے اور فیض
 و باہاس معرفت کا کون مجدد ارہن سکتا ہے افسوس نہیں سنایا تو نے لا الہ الا اللہ کی خبر پڑنے والے
 اور نہیں سنا ہے کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ اس کلمہ کے پڑھنے سے توبہ
 کرتے ہیں اور کہتے ہیں توبۃ الناس من ذنوبہم و توبۃ من قول لا الہ الا اللہ یعنی
 توبہ مخلوق کی گناہوں اپنے سے اور توبہ میری کہنے لا الہ الا اللہ سے پس ان باتوں
 کون سمجھ سکتا ہے چنانچہ نواب علی جتہ اللہ علیہ نے بھی اس کلمہ پڑھنے سے توبہ کی ہے اور
 کہا ہے میت ہمہ خلق را توبہ بد از گناہ و مرا توبہ از گفتن لا الہ الا اللہ پس درویش ہرگز بخل
 شریعت کے نہیں کہتا ہے مگر سالک صادق کو دریافت کرنا استفہام اس معانی رسومات کا
 ضرور ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور روح قالب میں فی حکم پاکہ
 آدم کلمہ محمد کو عرض کی کہ خداوند محمد کو کلمہ محمد کہہ کر جو ایک فرزند اور ذریات تھاری سبب
 ہو گا پس اطاعت و نکی تمہر فرض عین ہے ندا آئی کہ ہر صولہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پس آدم
 کلمہ پڑھا اور بیچ دائرہ اسلام کے آئے اور فرشتوں مقرب نے بھی کلمہ پڑھا غرض کہ اگر کافر سو برس
 تک ہر روز ہزار کلمہ لا الہ الا اللہ کو پڑھے مسلمان نہ ہوے اور ایک بار محمد رسول اللہ کے سلمان
 کمال ہو جاوے اور کفر سو برس کا جاتا رہے پس بیچ استقامت علم شریعت و اطاعت عالم ناسوت کے
 مسلمان کو پورا کلمہ پڑھنا فرض عین یعنی معرفت اسلام ہے اور بیچ استقامت علم طریقت و اطاعت
 عالم ملکوت کے سالک کو پڑھنا لا الہ الا اللہ نفی خود الا اللہ ثبات حق کی ضرور ہے اگر محمد رسول اللہ کو
 کہے اس وقت شرک ہو جاوے اس صورت میں شرک سے بچنا چاہیے غرض کہ قبل مشغولی و بعد
 مشغولی کے پورا کلمہ پڑھنا سالک کو واجب ہے لیکن ہر گام استقامت علم حقیقت و ریافت حق
 جذبہ اصلاح باطن و اطاعت عالم جہوت کے سواے اعمادات اللہ کے اور کچھ پڑھنے سے سادہ و سادہ

وزبان کے اور بوقت استقامت کمال عبودیت و ملازمت حفظ قلوب متاعبت حضرت رشت
 و اطاعت عالم لاہوت کے سوائے ہو کے اور کچھ نہ پڑھے ساتھ دل جان زبان کے جڑیل لیاوت
 استقامت کے مقام کو پہنچے تو دل جان سے ہو ہو کے اور صحبت مرشد و تربیت سالک مجذوب کے
 کمالیہ سے استقامت قرب حضرت عطاوت مقصود کو پہنچے چنانچہ اسی باب میں نہایت رسول
 مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من عرف اللہ
 لا یقول اللہ و من قال اللہ لا یعرف اللہ و من عرف اللہ کل لسانہ
 یعنی جس نے پہچانا اللہ کو نہیں کہتا ہے اللہ اور جس نے اللہ نہیں پہچانا اس نے اللہ کو اور جس نے
 پہچانا اللہ کو کوئی ہو جاتی ہے زبان و سبکی اور صد الشیخ قاضی عین القضاۃ فیض الہدی
 رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ مسلمان ہونا اور دائرہ اسلام میں آنا اور تکیہ و پرکلیہ کے باندھنا
 قول کے بموجب قول تعالیٰ لا الہ الا اللہ حصنی و من دخل حصنی امن من عذاب
 یعنی حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ قلعہ میرا ہے جو کہ یا بیچ قلعہ میرے کے پس امن پائی اور
 عذاب میرے پس اس کلمہ نے تم کو آج گناہوں سے باز رکھا کل عذاب دفع کیا سچا و یگیا
 معلوم ہو کہ دل جان سے نہیں کہتا ہے زبان سے بطور قال کے کہنا کیا فائدہ کرتا ہے چچا
 کیسے ایک کافر کو کہا کہ تو کلمہ زچہ ادا مسلمان ہوا اس نے جواب دیا کہ اسلام کیا ہے اگر اسلام وہ ہو کہ
 خواجہ بایزید خواجہ سبلی و خواجہ سعدی رکھتے ہیں وہ اندازہ ہمارے سے باہر ہے اور اگر اسلام یہ ہو کہ
 رکھتے ہو یہ کلمہ میرا ہمارے سے خواجہ ان غنوکا سننے والا اور ان غنوکا سمجھنے والا
 کہاں ہے سو اس معنی ظاہری کے نہیں سمجھ سکتا ہے نظم بیان کردہ ام باتون لآلہ زغرین زغرین
 بقی چہ حاجت کہ فی کئی ذقنا بقا چند ہی زنی والہ سب جملہ حقیقت بدان دمن و تو طاسم سٹو
 در میان ذبگویم ترا بکند از علم قال ذخن بشنواسے عاشق علم حال ذکسی کر شریعت بود کور دل
 بعقباش بچون باندخل واضح ہو کہ بتدرج حالت میں جانتا علم شریعت اور استقامت عمل طریقت
 بمعقولیت اور عبودیت آراشکی بشریت اور اطاعت علم قال اور خست عبادت صوری اور حلال

متابعیت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عبادت کلمات و عمارت تجلیات اور مقامات
 رسوم عبادت اور کمالیت اعمال فضولات اور طاعت ظاہری علما و فقہا و عبادت یا منہج
 و اطاعت اسم صفات و آرائشگی شیعہات و استقامت کلمات و دعوات و شہرت ناموسات و غفلت
 ناقوسات و دل نفسانی و اسرار حروف اسم قواف و دریافت عبادت تفرقہ خطرات ہلاکت شدت درگاہ
 آخرت و اطاعت ظاہر و غفلت و غیبت استقامت اعمال میری و معرفت اسرار حروف نامری
 و دریافت عرفان علم الیقین عالم ناسوت اس جہان و عالم ملکوت اس جہان کا فرق و نظم و کونین
 حق چون می نوشی و نیستی دانست حق را پرستی بکدامی می کہ از عشق نام است و دو عالم پیش و
 ہر دم غلام است معرفت چوتھی پنج دریافت کرنے استقامت معانی رموزات تربیت جذبات اصلاح
 باطن و یقین عالم جبروت و لاہوت و وحانی و رحمانی و شناخت مرشد کامل کہ تربیت مرشد کامل
 سے طالب صادق کو حاصل ہوتی ہے واضح ہو کہ جاننے اطاعت جذبہ اصلاح باطن و استقامت
 راہ حقیقت بعنائیت و دریافت راہ عشق و یقین و اطاعت باطن کی یا رسعات و تعریف استقامت
 معانی رموزات و تربیت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مدتی صحبت مرشد کامل و یقین
 ارشاد و اولیا رسالک مجذوب و عمارت اخلاص عبادت قلوب استقامت تربیت اہل ملکوت قدم
 بفضل حیات صدقوت و ہر یک عبادت خفیات عشق و عشوق و یقین ارشاد و تلاوت حفظ قلوب و تعریف
 پاسبانی نفس و اسرار استوار بعنائیت و ہدایت و دوست بدل حاضر حضور و دریافت نمنان معانی
 رموزات و تربیت راہ حقیقت و آرائشگی آخرت و عبادات عند القلوب تابعیت حضرت رسالت صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم و تعریف دریافت معانی شمسی و قمری و استقامت معرفت ارضی و سماوی و استقامت
 یافتن ایمان بشوق عقبات و استقامت تغییر معانی آیات و حدیث و دریافت تربیت جذبات اصلاح
 باطن از آیات نظم و یقین ارشاد و استقامت بشارت اشارت اطاعت باطن بتابعیت مہول انبیا
 و استقامت اسرار حقیقت اسرار حروف اسم قواف عالم جبروت و لاہوت و وحانی و رحمانی و پنهانی و
 اتصال مع اللہ سے فالہر آدمی کہ اتصال ہو اللہ فی اللہ یعنی پس مراد اتصال ہے شفی

ہو جائیج اللہ کے سبب وقوع قرب حضرت غینت دو جہانی و دریافت کرنے استقامت تربیت
اسرار حقائق و استفہام جذبہ حروف معانی و وقائق و تعریف کج تحقیق ہدایت نبوت و تربیت طاعت
بکثرت اعمال حقیقت بخلاوت ثلوث بشوق عبودیت ملازمت عبادت خفیات مقام الوہیت حصول
کشفہ کرامت پاسبانی قرب حضرت معرفت حروف علم لدنی و دریافت علم حال عند الوصال استقامت
صحبت مرشد کامل و تربیت ہم عملیقین پاسبانی جبروت روحانی و دریافت تمثیل معانی گلزار باخوبی و غیر
و استفہام تفصیل بشارت اشارت باطاعت باطن ذکر سمع و بصیرت بنغمہ مرغان باغات و یقین پناہ
قوت اکمل شرب پرورش خوان الوان نعمت دریافت طاعت دل جان معرفت اسرار حروف
ذات و تربیت معانی گلزار و معرفت جذبہ اصلاح باطن اسرار ہم حق یقین عالم لاہوت حافی نے
و اطاعت ملازمت جذبہ اصلاح باطن معمول البیان و یقین ارشاد منقول کمالیت اولیا و حصول کشف
و کرامت بتابعت خلفاء مقتدا و دانستگی استفہام معانی جذبہ حروف تفکر و تجر و تربیت مرشد مجذوب
و استقامت معانی عنایت معرفت جذبہ عشق ربانی و حصول ہوتی ہے فطرت شرب بدر عشق تو
بودن سعادت است ہر صمد بوصول رسیدن ہدایت است ہمن از کجا صلاحیت عشق تو کہ ہم
راہ ملازمت است عاشق سلامت است ہ انواع مردم اہل معرفت و انسان کامل اولیا رسالک
و خلفاء صادق بسبب بیت مرشد مجذوب عنایت معرفت جذبہ اصلاح باطن و اطاعت پاسبانی
عالم جبروت ہ استقامت عبادت خفیات و یقین تلاوت حفظ قلوب و اطاعت باطن بتابعت
رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ساتھ انہما کشف و کرامت کمال قرب حضرت کے خدا سے ہے ہر
افسوس اب جاو کہ جب زمانہ نو قندی کا ہو نچے تو آخر زمانہ میں عالم زاہد و صوفی نے مرشد و سا
غیر مجذوب واسطے شہرت خود خفائی و ظاہر آرائی کے جیہ دستار پہنک عبادت کرین اور اپنا بیٹ بھرت
اور بیٹے عالم زاہد حرم ہوا کے دنیا میں گرفتار ہو کر نفس پرست رہیں پس نفس پرستی بہت ہرستی ہے
غرض کہ آخر زمانہ میں نیز ادون عالم نفس پرست نے طبع بھول اور شفاخت اولی شہرت ظاہری سے
بجز جو دستار کے نہوا اور نہ کوئی معرفت عبادت حق پرستی کی روح دل و گئی کے ثابت ہو سکتے

معرفت حق تعالیٰ سے بید ہون کس واسطے کہ مختصر سمیت ہرگز مقرب خدا نہیں ہو سکتا ہے پس
چاہیے کہ سالک غیر مجذوب کو اس بات میں کچھ شک نہ ہو اور دیرینان عاشقان حق تعالیٰ کی طرح
حال اس گروہ کے خوب جانتے ہیں اور اولیاء کامل سالک مجذوب سب کو پہچانتے ہیں اور ہر ایک
کی معرفت کو دل میں جانتے ہیں اور ہمیشہ ہر مقام عزلت و خلوت و خلوت کے بشوق عبودیت
یاد حق میں رہتے ہیں اور صحبت علماء قاصد و سنیئے علم قال اتصال مع اللہ عالم ناسوت عوام
خلاتی سے روگردانی کرتے ہیں اور بسبب استقامت رات دن پاسانی قرب حضرت سے
ساتھ کمالیت مطلوب مقصود کے پہنچتے ہیں چنانچہ بیچ ملفوظات قطب الاولیاء شیخ سعدی علیہ
رحمۃ اللہ علیہ کے بقول ہشائخان منقول ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے
استفہام تربیت معانی ربوزات و دریافت معرفت جذبہ اصلاح باطن و تلقین آیات و حدیث و نظم
و تربیت راہ حقیقت حصول استقامت پاسانی قرب حضرت کی براہ تلقین ارشاد علماء خلافت عوام
منع فرمایا ہے کس واسطے کہ مختصر سمیت بیچ عمل اصلاح باطن کے غفلت نسیانی نفسانی سے استقامت
نہیں پاتے ہیں اور کثرت عبادت و نیات و ملازمت حفظ قلوب مبدوم سے خدا تک پہنچتے
ہیں اور نہ تربیت تلقین راہ حقیقت و تلقین استفہام کی اور پراونکے ہے لیکن علماء زاہد و اہل علم اہل
صلاحیت طالبان صادق کو تربیت تلقین راہ حقیقت و دریافت معانی جذبہ اصلاح باطن و تلقین
ارشاد سے استفہام کرنا فرض ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا تکلموا مع الناس عن الہام
الجبوت و لا ہوت الا بالاعرافین حجاباً مستوراً یعنی مت کلام کرو تم ساتھ قلوب
بجیدون جبوت اور لاہوت سے مگر ساتھ عارفین کے پردہ پوشیدہ میں واضح ہو کہ واسطے موانع
اہل معرفت طالبان صادق کے ربوزات و پردہ چاہیے کہ اس واسطے کہ تربیت سخمان معانی ربوزات
قول ہشائخان و دریافت معانی آیات نظم استفہام بشارت اشارت کی کو واسطے تلقین ارشاد و مریدان صانع
میان زمین و آسمان میں واضح ہو کہ بیچ ملفوظات خواجہ شہابی رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت حضرت علیہ السلام
مقدمہ کہ ایک نادر بیرونی علی بنی اللہ عنہ کو فرمایا کہ ای علی اگرچہ مردم اہل صلاح علماء زاہد و سالک غیر مجذوب سمیت

عبادت تجلیات عمل ظاہر پر موقوف کر کے تین یکنے ملا بہان صادق کو کہ ایک مدت صبریت یا فہم معرفت
 و تربیت کردہ اطاعت باطن چون پہچانوا و تربیت رموزات آیات حدیث و تفہام معانی آیات شریفہ
 مشائخ کی اوسے کہ جو کوئی دریافت معانی رموزات کو ان جہان استفہام کر گیا وہ ستونہ طریقت خدا ہو گا اور حقیقتاً
 بھی اوس بندہ پرانی عنایت نظر رحمت کر گیا اور دروازہ مشق محبت و دریافت راہ حقیقت کا اپنی طرف موقوف
 عاشق اپنا کر گیا اور بقدر استعداد تلاوت حفظ قلوب اتہ قامت ملازمت جذبہ اصلاح باطن و باطنی یاد حقیقتاً
 کے کمالات اظہار کثرت کرامت کو پہنچا و گیا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذکر اللسان لقلقلۃ و ذکر القلب و سوسۃ
 و ذکر الزوج مراحۃ و مرجان و جنات النعیم یعنی ذکر زبان کا قلقلہ ہے اور ذکر دل کا و سوسہ
 اور ذکر زوج کا آرام ہے اور خوشی ہے اور باغ بہن نعمت دے واضح ہو کہ علی اگر وہ اہل معرفت و
 صلاحیت و طالب صادق کو تو نو پہچان کر تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین استفہام کی کر گیا اور وہ حقیقت
 طالب صادق نہو گا اور تلاوت حفظ قلوب میں غفلت کر گیا اور اطاعت عمل باطن میں استفہام و
 کر گیا و خیل ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم البخل عد واللہ و لو کان نہ اھدا ایسی خیل و شین
 خدا ہے اگر چہ زہد و پس تحریک تربیت تلقین تھارے و اسکو کچھ فائدہ نہو گا و سکی یہ مثال ہے کہ تم جو
 عنایت کا زمین شور میں بویا اور او سپر بانی رسا گروہ نہا و گا غرض کہ مرشد مبتدی تربیت کر نوالا
 تین چیز کی مضرت سے خالی نہو گا اول یہ کہ غضب و غصہ نے محل کو نہ پہچانے کہ اوس سے
 تفرق خطرات شیطانی دل میں آوے و دوسری خطرات نفسانی سے دل حرام و فساد پر جاوے
 کہ اوس میں تفرق کل حاصل ہو تیسری حرص و ہوا نفسانی و دنیا و عقبیٰ کی ایک چیز ایسی نہیں پیدا
 کرے کہ حق تعالیٰ دل و جان کو چاہیے و رنگ ایسا متفرق کر دے کہ چاہا وہ خدا ہوا و رسا لک عبادت
 خفیات میں کچھ لذت حضور کی نہ پاوے چنانچہ سالکان مجذوب باطن میں کچھ شک نہیں جا
 ہیں اور قول مشائخ بریقین ہے کہ جو مرید طالب صادق پنج استفہام معرفت جذبہ اصلاح باطن پر
 کردہ مرشد کامل و یقین ارشاد سالک مجذوب بکثرت اطاعت باطن کی رات دن حاضر و غائب
 سالک ہستے و دیکھنے دکھانے و پیتے سے ساتھ استفہام تلاوت و حفظ قلوب بموجب و

امر مرشد کے رہ گیا تھوڑے روز میں اللہ کی عنایت سے ہر مقامت قرب حضرت کمالیہ علیہ السلام
 کشف کرامت اتصال مع اللہ کو پہنچ گیا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اخلص اللہ امره
 لیلہ و نهار فی الصلوۃ القلب لھرب علیہ عن خیر الدنیا و اللہ تعالیٰ ینال الحکمۃ
 عن قلبہ علی السالہ یعنی جبکہ اخلاص رکھا اللہ سے چالیس راتیں اور دن سفر میں حضرت
 میں بیچ نمازوں کے ظاہر ہو گئے خزانہ اللہ کے سے چشمہ حکمت کے دل اوکے سے اوپر پانا
 اوکے کے ترجمہ استفہام یہ ہے کہ اے علی جو کوئی خالصاً و مخلصاً تربیت مرتد معذوب طرف
 اطاعت باطن کے چالیس رات دن پنج صلوٰۃ حقیقی رحمانی کے متوجہ بشوق کا ہو کر تبت و حیفظ
 قلوب و ربط امرشدین ثابت قدم رہ گیا حق تعالیٰ اوپر علم لدنی خزانہ اسرار حقیقی سے ظاہر کر گیا
 کہ تا دوس سے معرفت حق تعالیٰ کنی لہ جان میں حاصل ہو پس طالبان صادق کو تربیت
 استقامت راہ حقیقت معرفت عشق محبت کی کرنا چاہیے واضح ہو کہ جب حضرت رسالت علیہ السلام
 حکم خدا پہنچا کہ اسکے ساتھ خلائق کو تربیت معظ و نعیمت کی کرو تو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 زبا کو فرمایا کہ میں باجمیر الوعظ یعنی کلام کر مجھے وعظ کو خلق سے اور جب گفتگو زبانی سے
 طرف عمل دل کے متوجہ ہوتے تو دل کو فرماتے اس جہنمی یا سراج الی الحق یعنی راحت دے
 مجھ کو طرف حق کے غرض کہ بہر حال عند الوصال عمل باطن سے دل و جان کے ساتھ خدا سے
 رہو کیونکہ عمل بیوی کا دل کی راہ سے ہے تحصیل درس و تعلیم کسب کی راہ سے قولہ تعالیٰ و اتینا
 من لدنا علماً یعنی بخشا ہے اپنے پاس سے علم پس جس کسی کو علم بغیر تعلیم کے براہ
 اخلاص صلاح باطن حاصل ہو وہ علم لدنی یعنی علم خدا ہے لیکن ہر کسی کو اسکی شرح کرنے کی اجازت
 نہیں مگر ربوزات کثیر کہ کوئی نہیں اسکو سن سکتا ہے اور نہ طاقت سننے کی رکھتا ہے چنانچہ
 اکثر عالمان زاہد و اہل شریعت مختصر محبت نے صفت اسرار حقیقت سخنان سراندر نہایت کی عارفان
 کامل سے سننے مگر باوجودیکہ وہ کہا کہ یہ امکان سے باہر ہے اور بعضے خلائق نے اسکو استفہام
 میں شک کیا کس واسطے کہ تمام معرفت خدا و معرفت دین و دنیا کی اوپر موقوف ہو اور نزدیک

سوائے راہ استقامت قرب حضرت کے باطن میں اور کوئی راہ کامل و بزرگ نہیں ہے اور خدا نے
اس راہ کو ظاہر و آشکار نہیں کیا ہے اور نہ قرآن و حدیث میں اسکی تفسیر ظاہر فرمائی کہ بعضی خلایق
قاصر و یدار و سکونکار کرتے ہیں کیونکہ اسکے استفہام کا دریافت نادر ہے اور استقامت قرب
حضرت کے دو حرف کے ساتھ شکل ہے پس شرح اسکی بجز سوزات کہ بیان کرنا حرام ہے چنانچہ
انبیاء علیہ السلام کو بھی یہی حکم ہے قول تعالیٰ و لا تکلموا الناس الا بالالفاظین صحابا مستورائین
مست کلام کرو تم خلق سے گریستہ عارفین کے پردہ پوشیدہ میں پس تربیت معرفت جذبہ اصلاح
باطن و پاسبانی عالم حیرت کی سوائے انسان کامل طالب صادق کو کوئی نہیں حاصل کر سکتا ہے
کس واسطے کہ مجروح آدمی کا معرفت نفس و روح ہے کہ نفس جائے شیطان و دل مقام
فرشتگان و روح نظر گاہ رحمان ہے یعنی صفت نفس بدن کی یہ جہان و صفت دل کی بہشت
جاوداں و صفت روح کی طلب حق و حصول سرانہما ہے نظم گو در رہ عالم ناسوت رنج میباران
و در عالم ملکوت رنج بہشت و راست ہر تو گو در رہ عالم حیرت رنج راہ یار است ہر تو ریت مرشد ہوئی حاصل
دلدار است ہر قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم علم الظاہر من عالم الملكوت و علم الباطن من عالم
الجبوت و هو خزائنہ عن خزائن اللہ تعالیٰ و علم الباطن و فضل الباطن بعنایہ بھلا
معرفت بالقلب یعنی علم ظاہر عالم ملکوت سے ہے اور علم باطن عالم حیرت سے ہے اور یہ
علم باطن ایک خزانہ خزانوں اللہ تعالیٰ کے سے ہے اور علم باطن اور فضل باطن کا ساتھ عنایت
ہدایت معرفت قلب کے ہے اسی عزیز جو کوئی ذکر خدا کا دل میں بہت کر لیا نہ زبان سے
تو دوتی خدا کی پائیکا کس واسطے کہ بندہ سوسن خدا کو دل میں بہت یاد کرتا ہے اور بہت یاد
کرنا محبوب کا دلالت اور دوستی کے کرتا ہے نہ دشمنی ہر قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
من احب شیئاً فاکثر ذکرہ یعنی جو شخص کہ دوست رکھتا ہے کسی شے کو پس زیادہ
کرتا ہے ذکر اسکا اسی عزیز بانی کہنا اور پڑ سنا علم قائل ہے عالم ناسوت کا بار غفلت
درغل اسکا بھی متعال سے ہے باقتضا غفلت پس ساکناں صادق چٹیکہ عقل سے فاضل

ہو جائے ہیں مقام محو کو نہیں پہنچتے ہیں اور جن تک کثرت اطاعت باطن سے بیچ محو کے مستغرق نہیں ہوتے ہیں کمالیت قرب حضرت خرقہ کی نہیں پاتے ہیں اور خدا سے بعید غنی نصیب ہے ہیں کس واسطے کہ حسن عقل کے دو مقام ہیں کہ خدا تک پہنچاتے ہیں مگر وہ دونوں مقام قابل ہیں یعنی عالم ناسوت عالم ملکوت اور عشق مقام حال ہے پس باطنی قرب حضرت کی قابل تعلق نہیں رکھتی ہے کیونکہ خزانہ اسرار حقیقت بیچ دل کے ہے مگر زبان سے پڑھنا و کہنا بھی رحمت خدا ہے اس واسطے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمة اللعالمین کہتے ہیں کہ تابات نہ بڑھ جاوے چنانچہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خداوند عالم واسطے امت ضعیف کے عبادت تجلیات راہ ظہور سے مکلف کیا اور دوسرے انبیاء علیہ السلام کو بجز اصلاح باطن باطاعت و پاسباتی تلاوت حفظ قلوب عالم جبروت بدلت جان کر راہ ظہور شہرت مشہور کی عنایت فرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المؤمن عرش اللہ بعا و قلب المؤمن بیت الکعبۃ یعنی دل مومن کا عرش ہے اللہ کا اور دل مومن کا کعبۃ اللہ ہے اور دوسری جگہ فرمایا قلب المؤمن بیت اجمۃ و قلب المؤمن مراۃ اللہ تعالیٰ یعنی دل مومن کا جامع مسجد ہے اور دل مومن کا آئینہ اللہ کا ہے کس واسطے کہ دل مومن کا ہم مومن ہم محب وہم جائے اسرار اور سکا ہے واضح ہو کہ جب دل پاک مومن کا عرش اللہ و بیت الاقصی بیت الکعبۃ آئینہ خدا شہر اتواوس میں ہے اللہ کا ہونا چاہیے کہ نگاری ہے کیونکہ غیر اللہ مثل مردار دنیا کے ہے اور مردار دنیا لایق عرش خدا و بیت الاقصی بیت الکعبۃ آئینہ خدا کے نہیں ہے اور نہ کسی مذہب میں روا ہے پس جس کیسے کہ بسبب تربیت مرشد مجذوب کے طواف قلب کعبہ کا کیا منزل مقصود کو پہنچا دینے براہ دل خدا کو نہ پہچانا گمراہی میں پڑا اور خدا سے ایسا دور ہوا کہ اگر کمالیت قرب حضرت عذرا کی اور علی رومی عظیم جنابک خود پرستی سے فارغ نہ ہو گا تب تک حق پرستی حاصل نہو گی اور جب تک بیت مرشد کامل کی نہائیگا مقام پر نہ پہنچے گا اور جب تک دکو راہ دل پر قائم نہ کرے گا مقبول حضرت عذرا نہو گا

چنانچہ تاج الاولیاء قاضی عین القضاۃ فضیل مدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قولہ تعالیٰ
 وظہر الفساد فی البؤ والبحر یعنی اور ظاہر ہو جاوے فساد خشکی اور تری میں پس جس
 کسینے علم قال شریعت کا استاد سے زبانی حاصل کیا او سکوبکتے ہیں اور جس کسینے علم خدا
 و معرفت جذبہ اصلاح باطن کا پیر مرشد سے بدل جان دریافت کیا او سکوبجکتے ہیں مگر کبیر شہناہن
 رکھتا ہے قولہ تعالیٰ ولا یحیطون بشیء من علمہ یعنی ہمیں احاطہ کرتی ہے مخلوق سامعہ
 چیز کے علم باری سے پس جو کچھ تجکو شکل پیش آوے سوا مرشد کے اور کسی سے زبان دل
 سوال نہ کرو صبر اختیار کر نثرل مقصود کو پہونچ گیا قولہ تعالیٰ استفت قلبک فان افتاک المنقول
 فانہ فاعل یعنی فتوے طالب کر تو دل اپنے سے پس اگر فتوے دیا تجکو اسے فتنہ کے پڑے ہو
 پس سمجھو فعل کر یا جو کچھ تجکو شکل پیش آوے مفتی صدق دل اپنے سے پونچھو اگر دل فتوے دے
 او سکوحکم خدا جا کر عمل کر اور اگر ندے او اس کام کو چھوڑ دے غرض کہ حسبکا دل مفتی ہے
 وہ سعید ہے اور حسبکا نفس مفتی ہے وہ شقی ہے اور اگر کوئی علم اخلاص و اصلاح باطن سے اپنی
 نہیں رکھتا ہے تو کسی ایسے مرشد کامل کے دل سے ہستعدا حاصل کرے کہ اسے علم حقیقت
 کی مرشد مجذوب سے کہ پیر نیچہ و راہ رفتہ و طبیب حاذق رہنمائی کر نیوالا ہوا اہلیت پائی ہو و
 کس واسطے کہ شایخان کرام کا اس امر کے فرض ہونے پر اجماع ہے جیسا کہ کمال الدین ابو علی
 شینچ لہ یعنی جبکا پیر مرشد نہیں او سکا دین نہیں پس شیخ راہ کو فرض ہے کہ اول خلافت
 مرشد سے حاصل کرے بعدہ تلقین و پرورش مریدوں کو کرے جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے تکلفہم
 فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم یعنی خلیفہ کر لگا اعداؤ کو بطرح کہ نائب کیا اہل کو
 اگر مرشد کامل طبیب حاذق کوئی بات مرید طالب صادق سے کہے تو مرید کو چاہیے کہ اور حق
 اپنے دل کو حاضر رکھے اور اس بات کو اپنے دل میں قائم کرے باسیتقامت تمام عمل کرے اور
 او سکوبھول نہ جاوے اور اگر تعلیم مرشد کو سنا اور بسبب غفلت و نسیانی کے فراموش کر دے
 ایسی مثال ہے کہ کسینے تخم جو ہر درویشی کا زمین نخت اور غیر مرزوعہ میں بویا اعداؤ با دش او سپر

برساگر بسبب خشکی زمین کے وہ بیج نہ اودگا یا کسینے مرشد کی بات کو سنا مگر دل میں قائم نہ رکھ سکے
ضائع کیا اوسکی پیشل ہے کہ تخم جوہر درویشی کو کوچہ و بازار میں پھینکا اور اس سپہر پارش بھی
ہوئی مگر وہ دانہ بسبب پامالی کے نہ اودگا یا کسینے سخن مرشد سے سنا اور دل میں قائم بھی رکھا
مگر اس پر عمل کیا اوسکی یہ مثال ہے کہ تخم جوہر درویشی کو بیچ زمین مزرعہ کے بویا اور بارش بھی
ہوئی اور دانہ بھی اودگا مگر عدم پرورش باغبان مرشد سے ہوا اگر راستے اوسکو خشک کر دیا اور کچھ
مقصد حاصل نہ ہوا یا کسینے مرشد کامل سے بات سنی اور دل میں قائم کی اور اس پر کبھی عمل پایا اور
کبھی عمل نہ کیا اعلیٰ اصلاح باطن کو ایسا غلبہ ندیا کہ کمالیت قرب حضرت مطلوب مقصود
کو پہونچتا اوسکی یہ مثال ہے کہ تخم جوہر درویشی کو زمین قابل میں بویا اور اس پر بارش بھی ہوئی
درخت بھی اودگا مگر اوسکی جڑ میں سنگ سخت آگیا کہ بیج معرفت نے زمین دل میں استقامت
نہ پکڑی اور کمالیت قرب حضرت کو نہ پہونچا یا کسینے ایک بات مرشد سے سنی اور بھر دوسرے
بزرگ سے اور تیسرے بزرگ سے کئی بار وہی بات سنی اور تربیت پائی اور عمل بھی کیا مگر راستے
کو نہ پہونچا وہ مثل ایک درخت جنگلی خود رو کی ہے کہ کسینے اوسکی محافظت نہ کی اور نہ اوسکی
نگہبانی رکھی گئی ہو وہ اوسکا کم قیمت و سہ لذت ہوگا اہل معرفت ایسے شخص کو درویش
خود رو کہتے ہیں کس واسطے کہ اوس نے کسی سے تربیت نہیں پائی کہ وہ اوسکو شریطان بیجا
آخر الامر جس نے مرشد کامل سے باتیں سنی اور دل میں رکھیں اور ملازمت حفظ قلوبہ طاعت
جذبہ اصلاح باطن استقامت کی گو یا تخم جذبہ عنایت کو زمین قابل میں بویا پائی برسا بیج اودگا
باغبان مرشد سے اوسکی نگہبانی کی اور رات دن دم بدم تلقین و تربیت کی آبیاری کی
اور خرچہ خاشاک نفسانی کو اوسکے گرو سے اودھیڑا تب درخت کمالیت کو پہونچا اور بیوہ اودکا
بیش قیمت و بالذات حاصل ہوا پس ایسا مرید طالب صادق لائق خلافت و سجادگی
مرشد کے ہے مگر غرض کہ مرید نے مرشد کامل سے باتیں سنی اور معلوم کیں مگر استقامت عمل باطن
کی پائی کیا فائدہ مثلاً اگر کوئی شخص علم کیمیا یا علم دوخت یا علم گینہ سازی میں استاد وقتے مگر

اوپر علم کسب نہیں کرتا ہے پس اس علم مجرد سے کیا حاصل امی درویش دنیا شل موج
 دریا کے ہے عقلند موج دریا پر کان نہیں ہناتی بین امی عزیز درویشی اختیار کر کے انسانوں
 بجز درویشان عارف کی کوئی عقلند زیادہ نہیں ہے کس واسطے کہ اسنے اپنے اختیار سے
 دنیا چھوڑ کر رویتی لی ہے اسے طالب کمالیت مرشد کی پہچانا چاہئے کہ تا مرید کسید کا
 نہو جاوے یعنی پیر مرشد کی کمالیت کو تربیت علم حقیقت و عمل اصلاح باطن سے بدل معلوم
 کرے اور علم ظاہری و عمل ظاہر کو او کی ندیکھے کس واسطے کہ درویشان کامل کی کہ لائق
 شیخی و پیری و مرشدی کی ہوں دو گروہ ہیں ایک سالک مجذوب و وسرا مجز و سالک
 کہ وہ دونوں لائق صحبت تربیت و بیعت و ارادت کے ہیں کس واسطے کہ عالم و عابد و زاہد متقی
 و صالح بہت ہو کرتے ہیں مگر شیخ و پیر مرشد ہونا اور جامع خلافت کا دینا اور مردم سے بیعت
 لینا اور مرید کرنا اور کام ہے امی عزیز و سنو کہ میں نے بہت آدمیوں کو دیکھا ہے اور معانیہ
 کیا ہے کہ اپنی شہرت کے واسطے جہ و دستار بغیر آگئی تربیت جذبہ اصلاح باطن کی بہت کم صورت
 درویشوں کی بناتے ہیں اور واسطے طلب فتوحات مال و جاہ کے دوکاندار کا جال پھیلاتے
 ہیں اور خود کو شیخ وقت مشہور کرتے ہیں اور درحقیقت استعداد کمالیت درویشی و استقامت
 تربیت جذبہ اصلاح باطن کی کسی مرشد مجذوب سے نہیں حاصل کرتے ہیں پس جو معرفت
 حق تعالیٰ سے وہ نے نصیب ہیں اور خود بلا دنیا و آخرت میں گرفتار ہیں اور دوسرے کو بھی
 مرید کر کے بلا دنیا و آخرت میں مبتلا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ جملہ طالبان صادق و سالکان مستعد
 کو بلا صحبت و تربیت او کی سے محفوظ رکھے افسوس بہت علماء زاہد کو میں نے دیکھا ہے
 کہ مرشدان کامل کی صحبت میں پہنچے ہیں مگر بسبب عدم حصول علم حقیقت کی بوسے معرفت
 حق تعالیٰ سے دل میں کچھ آشنائی نہیں رکھتے ہیں اور یہ علامت اون کی چار چیز خالی
 نہیں ہے اول یا تو مرشد مجذوب خود استعداد عبادت خفیات و ملازمت حفظ قلوب سے
 کمالیت نہیں رکھتا ہے و دوسری یا سالک صادق کو متابعت بطور مکمل سے استقامت نہیں

تیسرے پامریطالبت طالب صادق راہ حقیقت کا مطیع و سالک نہواچو تھی یا سالک اس حقیقت کے اعمال فضولات و تجلیات کو ترک کیا واضح ہو کہ واسطے جاننے و دریافت کرنے معرفت ہرگز ایک علامت ہو کرتی ہے چنانچہ علامت علم لدنی کی معرفت جذبہ اصلاح باطن و استقامت حقیقت ہے پس جب تک یقین ارشاد و مرشد مجذوب سے تربیت ہونی محال یقین ہے کہ وہ شخص کمالیت علم حقیقت و عمل حقیقت کی رکھتا ہے اور حسین یہ علامت نہواچتا ہوں میں کہ وہ شخص تربیت علم لدنی و عمل اصلاح باطن سے ساتھ دل و جان کی کچھ خبر نہیں رکھتا ہے پس یقین معرفت کی خدا کی عنایت پر وقوف ہیں اور اگر ابتدائی حالت میں معرفت عالم ناسوت کی تحصیل نہ بانی علم ظاہر قال سے ہے بالیقین جانو کہ عمل ظاہر و اعمال تجلیات بھی قال ہوگا اور جو طاعت کہ قال سے حاصل ہوتی ہے وہ خدا سے بعید و دور رکھتی ہے کہ اتصال الہی نہیں وصل واسطے اسکے اور اگر جبکہ علم حقیقت کا معرفت عالم جبروت سے باطن میں حاصل ہے اسکی عمل حقیقت بھی باطن میں حاصل ہوگا معنی استفہام کے یہ ہیں کہ اگر علم باطن کو کمالیت تو یقین جانو کہ عمل باطن کو بھی کمالیت ہے اور اگر علم باطن ناقص ہے تو یقین ہے کہ عمل باطن بھی ناقص ہو واضح ہے کہ جو شخص عارف استقامت جذبہ اصلاح باطن کی عمل صلاحیت سے کمالیت رکھتا ہے اور خدا تک پہنچا ہے وہ اعمال فضولات تجلیات کو ترک کر دیکھا اور اگر ترک ظاہر میں نہ کرے تو جانو کہ کمالیت عبادت خدایات کی استقامت نہیں پائی کس واسطے کہ جو تارک نہیں ہے مجھے یقین ہے کہ اس شخص علم حال عند الوصال عمل اصلاح باطن کی کسی مرشد سے تربیت نہیں پائی ہے اور وصال غلطے و درہم ہے اور کچھ بوجہ معرفت خدا کی دل میں نہیں رکھتا ہے کہ سالکان صادق بھی اس بات میں کچھ شک نہوگا واضح ہو کہ اگر کسی شخص نے مرشد کمال سالک مجذوب سے تربیت نہیں ارشاد کی حاصل کی اور خواہش خرقہ و کلاہ کی پیر سے رکھتا ہے ہرگز وہ خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور اگر کسی نے اجماعت خلافت ارادت کی حاصل کی مگر تربیت یقین جذبہ اصلاح باطن کی نہیں رکھتا تو دل میں استقامت نہ پائی وہ عند الیتم عند الوصال ہے جو کچھ عبادت و ارادت و یقین و عمل ظاہر و

کرنا ناجائز ہے کہ وہ ہنوز مبتدی ہے اور اگر کسی مرید طالب صادق نے معرفت جذبہ اصلاح
 باطن و تلقین تلاوت حفظ قلوب سے کمالیت پائی اور استقامت پاسبانی قریب حضرت کے گشت
 مخلص و مقصود کو پہونچا اور سکون خلافت بعثت ارادت کی لینا اور تربیت تلقین ارشاد کی مرید و نکو
 کرنا درست ہے واضح ہو کہ جیسے کثرت اختلاف ہو جو ن سے دریا منقسم نہیں ہوتا ہے اور سیطرہ
 متجلی کثرت اسماء میں سنی کو موجود ہوتا ہے اس واسطے دریا نفس ندو نکو بجاکر تشریف میں اور اگر قدس گنگی
 اور سکون ابر تقاطع کرتے ہیں اور اگر کثرت تلاوت حفظ قلوب جذبہ اصلاح باطن کو زیادتی ہے تو اسکو
 بارش کہتے ہیں اور اگر مقام تہج کو پہونچا تو پھر وہی دریا ہو گیا کہ حبیباً تھا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 لا یحبیب اللہ غیر اللہ ولا یدلک اللہ الا اللہ یعنی نہیں دوست رکھتا ہے اللہ سوا اللہ کے
 اور نہیں دکر کرتا ہے اللہ سوا اللہ کے واضح ہو کہ جب عارف صادق و مالک حقیقت عالم
 ملکوت سے قدم آگے بڑھتا ہے اور معرفت جذبہ اصلاح باطن استقامت پاسبانی عالم حیرت کے
 ساتھ اطاعت فرمانبرداری یا حق تعالیٰ کی کثرت تلاوت حفظ قلوب کو پہونچتا ہے تو وہاں کو
 ہوا کن ہوتا ہے اور مقام تلوین میں رہتا ہے اور جو سخن کہتا ہے حجاب راہ ہوتا ہے اگر کوئی
 کہے کہ اس مقام میں لذت بہت ہوتی ہے بسبب مشاہدہ صورتوں زیبائی کہ مقام خاص نکو کار
 لیکن جو خاص الخاص خدا رسیدہ ہیں وہ اپنے سے خود آب باتین نہیں کرتے ہیں کہ نہ انہ او نکو کار
 حساب گئے گذریگا اور نہ کسی مقام چتر و قوت ہوتے ہیں کہ تا مقام غنائت کا استقامت قریب
 حضرت سے کمالیت اظہار کشف کرامت کو پہونچے اگر اس مقام میں چاہیں کہ کچھ باتیں موزات
 معرفت جذبہ اصلاح باطن کی کنارہ دریا سے عشق نامحدود و محبوب کے لیکر طالبان صادق سالکان
 راہ حقیقت کو تربیت تلقین ارشاد کی پرورش کریں کہ تا اوتار تونہیں اثر و قوت ہو پس اون
 باتوں کا بیان و استغمام کرنا نہیں لائق ہے اور اگر کہیگا تو کون سمجھ سکتا ہے اور معانی انہ
 کون پاسکتا ہے کس واسطے کہ یہ بات جانیے جسے اس کے جانتے ہیں بقول من عرف اللہ کل
 لسانہ یعنی جس نے پہچانا اللہ کو پس کونسی زبان اسکی توفیق ہوگی کہ اسکی تمام کلمات

کہ جو نہایت رکھتا ہے یعنی دید میں اس کے ایک ہی رہیگا اور ایک ہی دکھائی دینگے اور ایک دیکھیگا اور اگر فرق کریگا یا تفرقہ ڈھونڈے گا تو فارق یعنی فرق کر لے گا ہو گا نہ طالب صادق اور یہ فرق کرنا اس کو حجابِ راہِ حق ہو جاوے گا اور اس بات کو سوائے صوفی کے ظاہر میں کوئی نہیں سمجھیگا واضح ہو کہ جو طالبانِ انسانِ کامل و عارفانِ صادق و عاشقانِ حضرت حق ہنگامِ اطاعتِ باطن کی دل اپنے کو حاضر نہیں پاتے ہیں وہ پانچ وقت ہیں کہ سورج باطنی دل کا بند ہو جاتا ہے اور اطاعتِ باطن میں کچھ حضور نہیں رہتا ہے اول وقت قرآن پڑھنے کے دو سو وقت نماز کرنے کے تیس وقت باقی کر کے چوتھی وقت باقی کر کے پانچویں وقت لکھنے کے یعنی سالک کا اس وقت روزِ دل کا بند ہو جاتا ہے اور حجابِ راہِ حق ہو جاتا ہے چوتھی حضور نہیں پاتا ہے غفلتِ بالایتِ فروماندہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ بالابتسار سے تہنیک و تہنیک فرماتا کسی کو سرنی باز و چرا باز دیکھا اللہ جلّ و اعلیٰ میں روزِ عشق است ایخانہِ خالا معرفت پانچویں پنج شے حسبِ معراج و دریافت کرنے استقامتِ معانی و رموزات کے کہ چوتھی سبحانہ تعالیٰ نے حضرت رسالت مآب کو تلقینِ اہِ حقیقت کی نصیحت فرمائی ہے واضح ہو کہ پنج شے معراج کے خداوندِ عالم نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے تربیتِ تلقین کے ہزار بائیں نصیحت کی فرمائی ہیں چنانچہ صحیح ملفوظات قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے منقول ہے روایتِ ابنِ ابی شیبہ ابنِ بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ جب سیارِ سلیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پنج شے معراج کے تشریف لے گئے اور مقامِ سدرۃ المنتہی سے لگے بڑے تومر حیا طرف کمالِ عظمت و جلالت حجابِ ربانی تجلی کے آفتاب سے روشن زیادہ دیکھے جبکہ نظر اُگڑی بڑھی تو دیکھا کہ علی اسد اللہ تعالیٰ نے خدا کی صورتِ زنجیرین سے طوقِ بندگی کا گردن میں ڈالے ہوئے کمالِ جاہ و جلال کے ساتھ مخدیتِ درباری کمر سے بین اگرچہ حضرت رسالت پناہ کو دیکھ کر سر جھکا لیا مگر حضور کے دل پر بیتِ بود و شب است اسد اللہ کی آبی بعدہ سیدھی طرف آپ کے جو نظر مبارک پھیرے تو دیکھا کہ ایک شخص زنجیر سے بندھا ہوا ہے اس کے کمر سے ایک تار پھیلتی ہے اور اس تار کے کھینچنے سے اس کے دل میں گندہ گندہ ہوتا ہے اس بندہ کو

تو نے پیغمبر اولین و آخرین کیا اور میرے نام کو اپنے نام کے ساتھ کل طیب میں لکھا اور اپنا
جیب گردانا میں تو اس مقام عظمت و جلال میں بادب کھڑا ہوا تھڑا رہا ہوں کیوں شخص ہے
کہ اسجا سورہا ہے ندا آئی کہ اے محمد یہ اولیں قرنی ہے حضرت نے عرض کی کہ خداوند عالمی ملاکا
کی جگہ بھی بہت از رو ہے اگر حکم ہو تو ملاقات کروں ندا آئی کہ اے محمد اولیں قرنی نے تیس
برس کے بعد ذرا آرام کیا ہے اسکو تکلیف ندے جب حضور نے اولیٰ طرف نظر کی تو دیکھا
کہ دو جانور سبز رنگ زبریں منقار پاؤں سرخ طوق سیاہ ہڈی در گردن کہوڑے مانند مین
ایک تو خوش خوش پردہ کے اندر رہا ہوتا جاتا ہے اور دوسرا سامنی نظر کئے ہوئے کھڑا ہے حضور
کے دل میں گزرا کہ یا رب یہ کون ہیں حکم پہونچا کہ اے جو بنیام رسی کر رہا ہے یہ روح شمس العارفین
تبریزی کی ہے کہ ایک مدت سے روح اوکلی مجھے الفت کر کے پیچ استقامت عبودیت باطن
و بندگی نیاز مندی یاد میری کے ثابت قدم ہے دوسرا سلطان العارفین بایزید کی روح ہے
کہ اہل دن پنج نگہبانی دل و جان و نیاز مندی عبادت سحر و لبر و اطاعت فرمانبرداری با دیر کی
استقامت رکھ کر نزدیک میرے پاس بانی کرتی ہے اے محمد انسان اہل صلاحیت و مرد خاص
اولیا رسالک خلفاء صادق و واصلان حق وہ لوگ ہیں کہ تربیت جذبہ اصلاح باطنی و اصلاح
کی کمالیت عبودیت و تلقین پاس بانی حفظ قلوب اطاعت مظاہر و باطن کی تیری نشانہ
ساتھ رکھتے ہیں مگر مردمان است تیری سکے فی مقعد صلیب عند صلیب مقعد مائلی پیچ
راستی کے ہیں نزدیک مالک کے جو صاحب قدرت ہے شمار کئے گئے ہیں یعنی انبیاء مقرب با وجود
کمالیت نبوت کے ہر دہ الوہیت سے باہر ہیں اور مردمان خاص عاشقان میرے سبب استقامت
پاس بانی کمالیت عبودیت و نیاز مندی و حفظ قلوب متابعت نبوت کے است تیری سے ہر
صورت کے اندر میں قولہ تعالیٰ ان اللہین یتابعونک انما یتابعون اللہ یعنی تحقیق وہ لوگ
جو بیعت کرتے ہیں تجھ سے تحقیق وہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے حکم آیا کہ امی محمد اگرچہ متابعت تیری
عبادت و اعمال تجلیات ظاہری میں انواع ہے مگر وہ کوئی کہ معرفت جذبہ اصلاح باطنی و اصلاح

اطاعت میں بسبب تلقین مرشد کامل متابعت تیری کے دل و جان سے ثابت قدم رہی قولہ
 لَعَالَىٰ مِنْ طِيعِ الْيَسُولِ فَقَدْ اطاع الله یعنی جس نے تابعداری کی رسول کی پس تحقیق اس نے
 تابعداری کی اللہ کی وہ قرب حضرت میر عین مقام عالی رکھتا ہے اسی محفل مقام آدم کا بہشت
 ہے اور مقام موسیٰ کا کوہ طور ہے اور مقام عیسیٰ کا چوتھا آسمان ہے علیٰ ہذا القیاس اور انبیاء کا
 مگر مقام مردانہ خاص اولیاء سالک و خلفاء صادق و واصلان حق کا کہ سب سے بہت مرشد سالک
 مجذوب و معرفت جذبہ اصلاح باطن و استقامت عبادت خفیات و نیاز مندی حفظ قلوب و متابعت
 باطن کی تجسس سے بین قرب حضرت اور زیر سایہ عرش ہے واضح ہو کہ خداوند عالم نے حضرت کو
 مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجاب نورانی میں بیٹے ہزار باتین تربیت و تلقین کی نصیحت فرمائی
 اور کہا کہ اے محفل اس میں سے تیس ہزار باتین استہنیٰ کو خواہ کوئی پوچھے یا نہ پوچھے نصیحت
 کرنا کہ یہ باتین عبادت تعلیلات و اطاعت ظاہر عالم ناسوت و استقامت علم شریعت کے ہیں
 اور تیس ہزار باتوں کو جو پوچھے اور نہ پوچھے اور جو نہ پوچھے اور نہ پوچھے اس سے مت کہو کہ یہ باتین عبادت
 ظہرات و دریافت اسرار صفت و عمارات عالم ملکوت و استقامت عالم طریقت کی ہیں و
 اور تیس ہزار باتوں کو کسی سے مطلق نہ کہو خواہ کوئی پوچھے یا نہ پوچھے کہ یہ باتین تربیت جذبہ
 اصلاح باطن و تلقین عبادت خفیات و تلاوت حفظ قلوب و دریافت ہدایت باطن پر مبنی عالم
 جبروت استقامت قرب حضرت و کمالیت علم حقیقت کے ہیں حکم ہوا کہ اے محفل عالم حقیقت
 میرے خزانہ اسرار سے ہے اور استفہام رموزات مخن علم حقیقت کا علماء زاہد کو سوائے موت
 مرشد کے دریافت کرنا مشکل ہے اور کیونکہ اس علم حال عند الوصال کے دریافت حروف علم
 لدنی کی سننے سوائے صحبت تربیت مرشد کامل کے نہیں دی ہے الا رموزات کثیر میں بنمیر و نگو
 بتائی ہے اے محفل جس عالم زاہد کو طالب صادق جانے تو استفہام تربیت رموزات کی بتانا
 کہیں ایسے کہ جو سالک معتد بہ دریافت تفریع معانی آیات و حدیث و ابیات نظم کی تربیت
 جنم حاصل کرے گا وہ ضرور ہماری طرف توجہ ہو گا اور ہم بھی ساتھ عشق و محبت کے اوس میں نہ پڑھتے

کی کرینکے اور بسبب دریافت ہستغمام معانی حروف علم لدنی و تلاوت حفظ قلوب کی راہ
 حقیقت کی اپنی طرف تائینکے اور اسکو بسبب طاعت باطن متابعت تمھاری کے نظر
 جہت اپنی طرف کھینچیں گے اور بسبب تربیت مرشد مجذوب کے براہ عشق و محبت اپنا عاشق کی
 ندا آئی قولہ تعالیٰ یلیقے الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ یعنی ڈالتا ہے باریت
 روح کو حکم اپنی سے اور پادوس شخص کے جو چاہتا ہے بدون اپنے سے اور پھر دوسری آیت کی
 ندا آئی قولہ تعالیٰ وکن اللہ ینزل اللہ بقدر ما یرتد علی من یشاء من اولیاءہ یعنی اترتا
 اللہ تعالیٰ ساتھ قدرت اپنی کے جو چاہتا ہے دوستوں اپنے سے اور پھر دوسری آیت حکم پہنچا
 قولہ تعالیٰ یسئلونک عن الروح قل الروح من امرہ یعنی سوال کرتے ہیں تمھارے روح
 کہ روح حکم رب میرے سے ہے ندا آئی کہ اے محمد! تمھارے ہزار عالم کو پہنچے تیری محبت کے
 سبب سے پیدا کیا ہے اور تعریف اسرار عنایت و دریافت جذبہ عشق محبت و ہدایت باطن
 راہ حقیقت کی ہمارے خزانہ اسرار سے ہے قولہ تعالیٰ لا انسان سرہی و صفی یعنی انسان
 بھیدیر ہے اور صفت میری ای محفل بھیدیر انسان ہے اور انسان کامل معرفت میری
 پاوے اور محکوم دل میں پہچانے اور مجھ تک پہنچنے پس تربیت جذبہ صلاح باطن و دریافت
 راہ حقیقت کی سوائے انسان کامل کے ثابت نہیں جو کوئی بدون میرے میں سے طالب
 صادق ہو کہ میری طرف توجہ ہووے اور معرفت میری دل میں دھونڈے یقین جانے کہ اسکو
 واسطے تربیت تلقین کے مرشد کامل تک پہنچاؤنگا ای محفل عمادہ بیونکی دم کے شمار ہو چکا بارہ
 گھڑی دن و بارہ گھڑی رات کی جملہ چوبیس گھڑی رات دن کی ہوتی ہیں پس ہر ایک گھڑی
 میں ہزار دم آدمی وغیرہ کے آتے جاتے ہیں قیامت کے روز بندگان علما و زہاد و مردمان است
 تمھاری سے حساب ہر ایک دم کا دو سوال کے ساتھ کرونگا کہ یہ دم تھے کس کام میں آئے اور
 کس کام میں نکالے اور کیا کام میرا کیا ای محفل پنج وجود کل مخلوقات و موجودات کی گویائی
 و بینائی و شنوائی و حیات اس دم شمار کی ہے اور میں ہی سیکے دلون میں ہوں اور میں ہی اعلیٰ

جس نامہوں اور باہر آنا ہوں اور ہستی و حیات و قدرت تو انانی میرے سوا کسی کو نہیں اور نہ ہوگی اور
 میں ہی برسرِ راہِ عشق ہوں اور ہستی و وجود کی ظاہر و باطن مجھ سے ہے اسی محفلِ محکوموں کے
 تعجب آتا ہے کہ ہر طور کے علماء زائد و غیرہ بندہ میں مگر محکوم درمیان کام کے نہیں لاتے ہیں اور
 نہ محکوم درمیان کام کے دیکھتے ہیں اور نہ اطاعت باطن سے محکوم چاہتے ہیں اور انہی ہستی میں
 آپ گرفتار ہیں قیامت کے روز حساب کے وقت مردمان علماء زائد و غیرہ سے ایک دم کے
 دو سوال کروں گا کہ از روئے حساب کیا کین کے اثر الٰہی ہزار سوال ہوتے ہیں پس بندہ میرے
 استی تیرے کی اپنی عمر کے حساب میں دیکھوں کیسے جواب دینگے اسی محفلِ محکوموں کو سمجھا دو کہ بہت
 تلقین جذبہ اصلاح باطن متابعت تیری سے معرفت میرے دل میں ڈھونڈیں اور سرکاریاں و
 پاسبانی جذبہ امان کو اس دم کے ساتھ بجاویں اور محبت تک پہنچیں اسی محفلِ مردمان علماء
 زائد و اہل صلاحیت و طالبانِ صادق کو تربیت نصیحت و دریافت جذبہ اصلاح باطن کی تلقین
 کہ تا بندہ خاص اہل معرفت بسببِ عمل صلاحیت و دریافت تربیت راہ حقیقت کی معرفت میری
 پاویں اور طالب میرے ہو دیں اور محکوم دل میں پہچانیں اور محبت تک پہنچیں روایت ہے
 کہ جب سید المرسلین علیہ السلام معراج سے دنیا میں تشریف لائے تو بعد نماز صبح کے پاروں اور
 اصحابوں سے یہ حدیث فرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخی من امتی من سلك
 طریق فی قلبہ الی طریق الانبیاء والخلفاء الکرام یعنی بھائی میرا امت میری سے جو کہ
 چلا رستہ میرا دل اپنے میں طرف راستی انبیاءوں کے اور خلیفوں بزرگ کے اور رستہ
 اس معنی کے حدیث دوسری فرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کل دم حاضر
 من ذکر الحفی فهو مومن و کل دم غافل من ذکر الحفی فهو مہینہ یعنی جو دم
 حاضر ہے ذکرِ خفی سے پس وہ مومن ہے اور جو دم غافل ہے ذکرِ خفی سے پس وہ
 جاہل ہے واضح ہو کہ اگرچہ تربیت معانی آیات و حدیث تلقین قول شاہج و تہذیب
 معانی ابیات نظم و نثر استقامت ہنرات کے انواع میں مگر ایک روز جب روایت جلالی بکر صمدی

رضی اللہ عنہ کی یاروں اصحاب طالب راہ حقیقت و جویندہ قرب حضرت خلوت گاہ میں جمع
تھے کہ سید المرسلین علیہ السلام نے تفسیرِ رموزات معانی آیاتِ محدث و تربیتِ جذبہ اصلاحِ باطن
و تلقینِ پرورشِ عالمِ جبروت کی براہِ ارشاد ویند و نصیحت کی حدیثِ قوامی قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم الناس کلہم اربعة اقسام قسم لیشہون البہائم وحشی و هو ابتداء الدنیا
یعنی کل آدمی چار قسم میں ایک قسم وہ ہیں جو مشابہ ہیں چرندون وحشی کے وہ بھائی دنیا کے
ہیں ترجمہ استفہام یہ ہے کہ اسی بار و بعضے مسلمان مثل جانور چرندون وحشی کے ہیں کہ اگرچہ
نام و رنگ و بو رکھتے ہیں مگر کچھ معرفتِ شریعت سے خبردار نہیں ہیں اور نہ نماز پڑھتے ہیں اور
جہاں وہ قائلین کے مانند بال بچہ نکا پیٹ بھرتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قسم
یشہون البہائم الاہلی و هم الزہاد یعنی اور ایک قسم مشابہ ہیں جانور پلاؤ کے اور وہ
نماہ ہیں ترجمہ استفہام یہ ہے کہ اسے یار و گروہ علماء زاہد کاشل جانور وں حیوان پلاؤ کے ہیں
کہ معرفتِ علمِ درسی و عبادتِ تجلیات اطاعتِ اعمالِ فضولات با تفرقہ خطراتِ اُلا شکی خود پرستی
و عبادتِ پرستی نفسانی سے طالبِ نجاتِ مغفرت و راغب ہوئے جنت ہو ہیں اور دنیا
عبادتِ خفیات و جذبہ اصلاحِ باطن استقامتِ حق پرستی صلوة رحمانی و تربیتِ مرشد کمالِ مطلقین
ارشاد سے کچھ ساتھ دل کے خبر نہیں رکھتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قسم لیشہون
الملائکۃ و هم الانبیاء یعنی اور ایک قسم مشابہ ہیں ملائکہ سے وہ انبیاء علیہ السلام ہیں ترجمہ
استفہام یہ ہے کہ بعضے پیغمبرانِ مرسل مثل ملائک مقرب جو تھے آسمان کے ہیں کہ بیجا احاطہ
باطن یا حفظ و تدبیر و حفظِ قلوب و قربِ حضرت کے کمالیتِ نبوتِ دلِ جان کے ساتھ رکھتے
ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قسم لیشہون الطیور و هم الاولیاء و الصلحون
یعنی اور ایک قسم مشابہ ہیں پرندوں سے اور وہ اولیا و صدیق ہیں ترجمہ استفہام یہ ہے کہ
یار و بعضے مردمِ اہل معرفت مثل صلاحیت و اشرافِ کاملین و عاشقانِ حضرت کہ صحبتِ تربیت
مرشد کمال و دریافتِ عبادتِ خفیات و جذبہ اصلاحِ باطن و متابعتِ نبوتِ قلیلین و اولیاء و صلحون

رات دن و سب ائمہ عبودیت و دائم الحال اطاعت باطن و بیوشکی پاسبانی قرب حضرت سے عالم
بیرو پر مقام الوہیت و استقامت و ولایت کی کمالیت رکھتے ہیں وہ اصلان حق مانند درخان
عشری و پرندگان بہشتی کے ہیں حضرت رسالت مآب نے فرمایا کہ اسے یار و عاشق توئی قسم کو وہ
پہچانے اور مقام عاشقی کو وہ پہونچے کہ جو استقامت صحبت تربیت مرشد کامل و تلقین سالک
محبذوہ پاسبانی رفیقین و حقائق معراج کو قلب دل سے ترک کرے اور ازل میں مجمع و تنہائی و
کوچ و مقام و کیفیہ و سننے و کھانے پینے نیاز سندی یا دحق تعالیٰ کو متابعت بطام مرشد
کی کئے جاوے خدا کی عنایت سے تھوڑے دنوں میں کمالیت اتصال مع اللہ استقامت
قرب حضرت مطلوب مقصود کو پہونچ گیا قال البیہقی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم الناس کلہم مونی
الا العالمون و العالمون کلہم ہلکی العالمون و العالمون کلہم غرقے الا
الخالصون و الخالصون علی خطر عظیم العاشقون یعنی خلق تمام مردہ ہے
مگر عالم و عامل ہلاک ہیں اور عالم و عامل تمام ڈوٹے ہوئے مگر مخلص و اخلاص کر نبوالے
اور پرخطرہ بزرگ کے ہیں مگر عاشق حضرت رسالت مآب نے فرمایا کہ مخلصوں کا خطرہ یہ ہے
کہ سبب غرور علم و عمل و عجب و استقامت عبادات تجلیات عالم ملکوت و عمارت عقبا و نیاز
ہوا و دنیا و آخرت و اطاعت اعمال فضولات مقام زہد کے اپنے کو کچھ جانتے ہیں اور گروہ و مصلان
حق سے گردانتے ہیں اور حالانکہ سو سے حصول معرفت جذبہ اصلاح باطن کے عالم نااہل سالک
غیر مجذوب خدا سے دور ہیں حضرت رسالت علیہ السلام نے فرمایا کہ اسے یار و جذبہ عاشقان
معرفت اصلاح باطن نیاز سندی حفظ قلوب و دریافت استغفار و پاسبانی قرب حضرت کو کبریا
نہیں پہچانتے ہے اور نہ ہر کوئی جانتا ہے اور نہ ہر ایک عاشقی تک پہونچتا ہے بلکہ ہر سالک کو
سے ایک اور بسیار بسیار زراہدون سے کوئی گروہ سالک پہونچتا ہے جسے راہ حقیقت میں ایک
حرف صحبت تربیت مرشد مجذوب سے حاصل کیا اور استغفار تلقین جذبہ اصلاح باطن سے
عشق تک پہونچا اور اعمال تکلفات عالم ناسوت کو چھوڑ دیا اور تربیت مرشد مجذوب کے معراج قلب

اور تمام اعمال سعادت پاسبانی رفیقین کو دل سے چھوڑا اور کثرت استعداد و حفظ قلوب سے اس عشق کو ایسا بھگڑا کہ ساکب لباس بشریت و عالم آدمیت سے باہر آیا تو رب تعالیٰ یہ ہر تبدل کا مرضی یوذا اید انھم فی الدنیا و قلوبھم فی الآخرۃ یعنی جن دن کہ بدل جاوے زمین و دہستی کرینگی بدن و انکے پیچ دنیا کے اور دل انکے آخرت میں پس جس وقت ظاہر یہ ہوا تو حضرت قنابین ہونچکا اپنے کو محدود کیا تو رب تعالیٰ کل من علیہا فان و یبقی وجہ ربک ذوالجلال الاعظم جو کہ اوپر زمین کے ہونا ہونے والا ہے اور باقی رہیگی ذات رب تیرے کی کہ صاحب بزرگی اور پیشکش کا ہے اور جو یہ حاصل ہوا تو ساکب عشق میں ثابت قدم رہا نظم افک و لم خت جبرئیل کا کہ آنجا شنود از ہر دلم را ہی ذہن ہر دان مرد یک گیر و سماع ہر نانکہ ہر کس محرم اسرار نیست ہر حضرت سید المرسلین علیہ السلام ہنوز میری تفسیر تربیت و تشریح اظہار پرورش فرما رہے تھے کہ جبرئیل امیر مہی لیکر درگاہ عزت سے آئے اور کہا یا رسول اللہ خدا فرماتا ہے کہ اس آیت شریفہ اور پر علم ازراہی صلا حیت مردمان است اپنی کے ظاہر کر و کہ ناسا لکان را بہ غیر محذوب میری معرفت پاوین اور طالب میرے ہووین اور میری طرف توجہ کریں اور مجھ تک پہنچن تو رب تعالیٰ لقد فرماتا ہم اکثر من الجن والانس لھم قلوب لا یفقھون بہا و لھم اعین لا یبصرن بہا و لھم اذان لا یسمعون بہا اولئک کا الانعام بل ھم اضل اولئک ھم الغافلون تحقیق پیدا کیا ہے وہ جہنم کے بہت سے جن اور آدمیوں کے کہ واسطے انکے دل میں اور زمین سمجھتے ہیں ساتھ اوں دل کے اور واسطے انکے آنکھیں میں اور زمین دیکھتے ہیں اولں سے اور واسطے انکے کمان میں اور زمین شہتہ میں ساتھ انکے وہ لوگ مانند چار پاؤں کے ہیں بلکہ زیادہ تر گمراہ ہیں یہی لوگ غافل ہیں اسی محفل علماء زہد است تمھاری کے مثل عام آدمیوں کے ہیں کہ اگرچہ انکے دل میں مگر معرفت میری نہیں پاتے اور انکی آنکھیں میں مگر معرفت میری نہیں دیکھتے اور انکے کان میں مگر معرفت میری نہیں سنتے اس سبب سے کہ فضل بشریت کی انکے دلوں پر اور بے غفلت کے انکے فکروں اور غنائوں پر میں تو رب تعالیٰ علی قلوبہم قفاھا

یعنی قتلِ ایشیت کے اوپر دل ان لوگوں کے مضبوط ہیں کہ واسطے کہ انکو اوپر کردہ حیوانوں کے پیدا کیا ہے اسلام مجازی میں واسطے دوزخ کے ای محفل سالکان غیر مجذوب و علمائے ہدایتی اپنی کو کہد کہ تم کب تک سچ نفس خواہش پرستی غیر دوست سواے یاقوت کے مشغول رہو گے میں مشتاق تمھارا ہوں اور یہ ظلم ہے کہ تم کرتے ہو قولہ تعالیٰ الا طال شوق الابرار الی لقاء وانا بلقاہما شاد شوقا یعنی آگاہ ہو کہ دراز ہوا شوق بزرگوں طرف دیدار میرے اور میں دیدار اونکے کا زیادہ مشتاق ہوں ترجمہ استفہام یہ ہے کہ اے بندو میرے ایشیت میں مشتاق ہوں جبکہ غلامِ مشتاق ہوگی تو خالق کیون نہیں انکا مشتاق ہو گا ای محفل میں دوست و کدکا ہوں جو کہ مجبوری جان سے دوست رکھتا ہے اور دل میں یاد کرتا ہے اور کوئی دم مجبور نہیں بھولتا ہے اور معرفت میری تلقین ارشاد مرشد سے دل میں ڈھونڈتا ہے وہ مومن ہے اور میں مومن ہنشین اور کدکا ہوں کہ جو معرفت جذبہ اصلاح باطن سے میری نظر متوجہ ہوتا ہے اور سبب عشق و محبت میری کے خلوت نشینی کرتا ہے اور وہ دم ملتادہ ہر وقت و ہر قدم سچ یاد میرے رہتا ہے اور رات دن بجز میرے غیر کو نہیں ڈھونڈتا ہے اور بغیر کو کھینچا اور نہ غیر کو سنتا ہے اور نہ غیر سے بولتا ہے اور نہ مجبور دل میں بھولتا ہے پس معرفت میری پاؤ لگا اور مجھ تک پہنچ گیا قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل العبادۃ من کل عبادۃ ذکر اللہ تعالیٰ فی قلبہ خلاد و ملا فی الیل والنہار فی السفر والحضر قیاماً و قعوداً علی جنوبہ سرّاً و علانیۃ علی کل حال من احب شیئاً اکثر ذکر یعنی بہتر عبادتوں کا کل عبادت سے ذکر اللہ تعالیٰ کا دل میں محفل و شہنائی اور رات دن اور کوچ و مقام میں کھڑے و بیٹھے و لیٹے و ظاہر و باطن کل حال میں جو چیز دوست رکھتا ہے آدمی اشیاء میں سے بہت کرتا ہے ذکر اونکا ترجمہ استفہام یہ ہے کہ جو کوئی کسی چیز کو دوست رکھتا ہے وہ اس چیز کی یاد بہت کرتا ہے بہت ذکر کرنا خدا کا دل میں دوستی عشق محبوب ہے ظلم پانی دردم حاضر کہ جان برون خون درجہ

مگر یہ ہر دوزم سنائی من جدا باشد معرفت چھٹی بیچ دریافت کرنے کلام ربانی غیر مخلوق اور
 اس امر کے کہ مردمان کم بہت حضرت رسالت مآب کو بشیر جانتے تھے اور بشیر کہتے تھے واضح ہو
 کہ بیچ حق مختصر بہت وقاصر دید و ظاہر جو یون کی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی خطاب
 آیا قولہ تعالیٰ و تو اھم بنظر دن الیاء وھم لا یبصرن یعنی اور دیکھتے تو کہ دیکھتے ہیں
 طرف تیرے اور کچھ نہیں دیکھتے ہیں اسے عزیز شاید یہ آیت تو سن بیچ قرآن کے نہیں
 پڑھی ہے ویانہیں سنی ہے قولہ تعالیٰ قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین
 یعنی تحقیق آیا تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب بیان کرنے والی قرآن
 کو کہ کلام ربانی ہے نور القرآن کہتے ہیں و اتبعوا نور الذی انزل معہ یعنی اور تابعدار
 کرو تم اوس نور کی جو نازل کیا گیا ہے ساتھ اوسکے پس وہ کلام خدا ہے کہ اوسکو نور کہتے ہیں
 نور کو اگر ڈھونڈنا ہے تو بیچ تلاوت حفظ قلوب کے معرفت جذبہ اصلاح باطن سے ڈھونڈ
 اور محفل رسول اللہ حبیب خدا کو بھی نور کہتے ہیں قولہ تعالیٰ و اتبعوا نور الذی انزل
 معہ یعنی اور تابعداری کرو تم اوس نور کی جو نازل کیا گیا ہے ساتھ اوسکے بعضے
 صاحب کتاب قرآن کو کہ کلام خدا ہے نا مخلوق کہتے ہیں آوازے عزیز تو قرآن سے حروف
 سیاہ کاغذ سفید پر لکھے ہوئے قلم و سیاہی سے سطر دار دیکھتا ہے نا مخلوق کیونکہ ہر اوس وہ
 قرآن نا مخلوق کو نہا ہے واضح ہو کہ اوروے استفہام کے معرفت جذبہ اصلاح باطن سے حروف
 علم لدنی کا پہچاننا نا مخلوق ہے لیکن اوسکو بتقرین ارشاد مرشد کامل کے کوئی سمجھ نہیں سکتا ہے
 اور بعضے مردم قاصر دید محدود صلی اللہ علیہ وسلم کو بسبب شکل و صورت بشری کو ایک شخص
 جانتے تھے اور بشیر کہتے تھے اور بشیریت ڈھونڈنے تھے قولہ تعالیٰ قل انما انا بشر مثلکم یعنی
 کہ تو کہ تحقیق میں بشر ہوں مانند تمھارے پس اونھوں نے اسی مقام پر کہا ہے قولہ تعالیٰ
 فقالوا البشر منا واحد لنبعہ انا اذ الفی ضلال و سعبر اذ یعنی پس کہا کفار نے
 کیا ایک آدمی کے ہم میں سے تابعداری کریں ہم تحقیق ہم اوس وقت بیچ کراہی اور

جنون کی ہودھیکے پیہمات اہل بصارت نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ پیش کیا
 دیکھا ہے اور ثابت او کی طرف معرفت حق تعالیٰ کی دل جان سے کر کے حقیقت پائی ہے اور
 طالبان صادق کو متابعت او کی نے راہ حقیقت کی بتلائی ہے قوله تعالیٰ قالوا ما هذا
 الرسول یا کل اطعاما و ہمیشی فی الا سواق یعنی اور کیا، و بخون نے کیا حال ہے
 واسطے اس سول کے جو کھاتا جو طعام اور چلتا ہے بیچ بازاروں کے اور بعضے پیغمبروں نے کہا
 اللہم اجعلنا من امتہ محمد یعنی اے باری تعالیٰ کر سبکو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
 اور بعضے نے کہا اللہم ارحنا من صحبت محمد یعنی اے باری تعالیٰ رحم کر ہمپر بسبب صحبت محمد
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور بعضے نے کہا اللہم ارفعنا من شفاعت محمد یعنی اے باری
 تعالیٰ روزی کر ہمکو شفاعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اسے عزیز جو کوئی اس حالت میں
 اور اس ولایت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر کو یگیا یا بشریت و صونڈ یگیا یا بشریہ یگیا کا فر
 ہو جاو یگیا چنانچہ قرآن میں خدا فرماتا ہے قوله تعالیٰ انی لست کا حد کہ فقالوا لبشر
 یہد و لنا فکفر و ا یعنی تحقیق ہوں میں مانند ایک تمھارے کے پس کہا و بخون نے
 کیا لاہجی رستہ بتلا دینگے ہمکو پس کافر ہوئے تو و بخون نے بیان یقین کا فرمایا ہے انی لست
 کا حد کہ و حقیقت قرآن کی صفت مقدس ہے کہ دل کی معرفت سے ملی ہوئی ہے و ظاہر
 قصص انبیاء و اہل ولایت و امر و نہی معرفت علم شریعت و اطاعت طریقت کے پس
 یہ فرقہ اسی طور پر ہے اسکو بیچ کتابت کے مت طالب کر کے کہ در بیان دو وقتوں کے کلام اللہ ظاہر
 و باطن دونوں معنی رکھتا ہے مگر قرآن کے طالبوں نے کتابت اس واسطے کی ہے
 قوله تعالیٰ ان للقرآن ظہرا و باطنا و البطنہ بطننا الی شیعۃ البطن یعنی تحقیق واسطے
 قرآن مجید کے پشت و پیٹ ہے احد واسطے بطن او سکے کے ایک بطن ہے تو بطن
 کب واضح ہو کہ معنی قرآن یہ ہیں یعنی چنانچہ کہ قرآن ظاہری کی ہے او سکے ایک باطن ہے
 ظاہری و معنی قرآن یہ ہیں یعنی چنانچہ کہ قرآن ظاہری کی ہے او سکے ایک باطن ہے

در یافت کریں تا یہ ہمارے کون جان سکتا ہے اور کون انفسیر کر سکتا ہے اور اس کے استفہام معانی
 تاکہ کون پہنچ سکتا ہے چنانچہ قول مشائخ عظام و مخلصان کرام کا یہ ہے القرآن ثلاثہ
 الانواع یعنی ہر عقاب کلام اللہ کے تین قسم پر ہیں ازل قرآن مجید و قرآن حمید و کلام ربانی
 مخلوق۔ پہلے کہ ابتدا ہے انشاء تاکہ سیما ہی و سنیدی میں اسکو جمع کیا اور واسطے تفسیر معانی
 تجلیات و اعمال تلاوت ربانی کا عالموں و ذہنوں و عوام خلایق پر فرض ہے کہ تاکہ لیت حلا
 غیر اتصال مع اللہ و استقامت شہادت سرایت کی ہو وے در دسترس قرآن کلام ربانی تفسیر
 اسماء حروف لدنی سے غیر مخلوق ہے کہ اسانہ عنایت تربیت جذبہ اصلاح باطن دریافت ہمہ
 عین البقین و ایم الخصال اطاعت عبادت خفیات و تقنین تلاوت حفظ قلوب کے استقامت ہے
 ہا سبانی قرب حضرت کی دل جان میں حاصل ہو مگر بجز تربیت ارشاد مرشد مجاہد کے تفسیر معانی
 اسرار حقیقت کی ہرگز فہم میں نہیں آتی ہے تفسیر سے قرآن تعریف کلام ربانی دریافت سخن معانی
 رموزات سے کلام قدسی ہے کہ حق تعالیٰ نے اہل استغراق محوستی کے زبان دل اولیاء
 مقرب و عاشقان مست حضرت سے واسطے تقنین ارشاد و طالبان صادق کو معرفت خود بخود
 راہ عشق صحبت کلام فارسی میں نکلو تا تاکہ تفسیر کلام و قدسی کے سوائے تلقین ارشاد
 مرشد کامل کے ہرگز استفہام میں نہیں آتے اگر طالبان صادق مدت تک صحبت تربیت
 مرشد کامل دریافت عبادت خفیات و تقنین تلاوت حفظ قلوب علم حال عند الوصال سے
 کمالیت پاوین چند روز میں خدا کی عنایت سے انہما کر کشف کرامت و استقامت قرب حضرت
 کی اتصال مع اللہ مطلوب مقصود کو پہنچے افسوس کہ رموز کمالیت حضرت رسالت اب
 کے نہیں ہے کہ ایک روز سید المرسلین علیہ السلام نے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا
 کہ اے ابی بکر اگرچہ تمام روز بیچ صحبت ہماری کے اعمال تجلیات سے تم مشغول رہے ہو مگر کیا تم
 کیا کام کیا کرتے ہو ابی بکر عرض کی کہ یا رسول اللہ میں کیا کام کیا کرتا ہوں خدا کا ایک
 رات ہمارے جمو میں آواز دیکھو ہم مشغول رہتے ہیں وہ ہم سے انکار کرتا ہے کہ ہم نے

علیہ السلام نو حجرے رکھتے تھے حسبِ انی بکر صدیق رات کو واسطے دیکھنے عبادت محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے ہر ایک حجرے میں علیہ السلام کے حضور حضرت آدم سے مشغول خدا کے پناہ یعنی کبھی نماز پڑھتی ہو اور کبھی ذکر کرتے ہوئے اور کبھی راقبہ ذکر خفی میں اور کبھی تلاوت میں ظاہری میں اور کبھی تلاوت باطن میں عبادت خدا کرتے ہوئے پایا پس یہ اعزیز عبادت ہے تو کلاسِ لایت کی کمالیت میں ان کو کچھ شک نہیں عرض یہ ہے کہ سوائے اس بشریت کے ایک کیفیت دوسری ہے اور سوائے اس تالہ ہر ایک جہان حقیقی دوسری ہو اور سوائے اس جہان کے ایک جہان دوسرا ہے۔ چہ قولہ تعالیٰ افرنج اللہ صدقہ الاسلام مفعول علی نور من سراجہ یعنی آیا وہ شخص کہ کھولا اللہ تعالیٰ نے سینہ اس کا واسطے اسلام کے پس وہ اور نور کے ہے رب اپنے سے پس یہ نور خدا کا کمان و موندین قولہ تعالیٰ ان شذالہ

لذکر لیمن کان قلب یعنی تحقیق پنج اس فقرہ کے نصیحت ہے واسطے اس شخص کے کہ ہو دے واسطے اس شخص کے قلب آگاہ پس قلب رہنا اس آیت کا ہوا قال البیہی صلی اللہ علیہ وسلم افضل العبادۃ عن کل عبادۃ ذکر اللہ تعالیٰ فی قلبہ یعنی بہتر کل عبادت عبادت میں سے ذکر اللہ تعالیٰ کا پانچ دل کے پس قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کا ذکر کیا کہ تا وہ جانے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور کیا کرامت کی ہے حکم آیا کہ اسے محمد سے ملو بھیجا اور واسطے سلمان و صیب و ہلال و ہلال و غلامہ و ابی بکر و عمر و عثمان و علی و سالم و ابوہریرہ و انس بن مالک و عبداللہ بن مسعود و ابی سعید و غیرہ بندگان مخلص و محبوبان اہل معرفت انہ کے واسطے ابو جہل و ابوطالب و عبداللہ بن عبدالمطلب و عقبہ و شیبہ و عبداللہ بن سلول و جہان بن مسعود کہ کام ہے قولہ تعالیٰ ذرہم یا کلوا و یتیموا و یتلوا و یتلوا یعنی چھوڑ دے اور کو جو کھائیں اور غفلت لیں اور لمو لعب میں ڈالے اور نکور ازسی امید کی جیسا کہ فرمایا قولہ تعالیٰ قل یرحموا و یلعبوا حق یرحموا و یتلوا و یتلوا و یتلوا یعنی چھوڑ دے اور کو جو خوش کریں اور لعب کریں و مان تک کہ ملاقات کریں ان اپنی سودہ و دل کر وہ کیا گیا ای محمد ۲ اور ان کے کہنے قولہ تعالیٰ قل یا ایہا الکافرین یعنی کہو کہ اسے کفار و کفار کے کفر کی

اور حقیقت آدم کی بھودی ہے تم سب عالم حیوانی کے فارغ ہو علم حقیقت سے اور ہم سب علم حقیقت کے کرتے ہیں اطاعت رحمانی عالم الوہیت کی اسی محفل معرفت راہ خدا و جذبہ اصلاح باطن و اطاعت عشق محبت ان کے واسطے پئے نہیں رکھی ہے اور نہ تعلیم و لباس معرفت اپنی کا ان کے واسطے مینے بھیجا ہر قولہ تعالیٰ فان اعرضوا فقل لی عملی ولکم عملکم انتم ہر یون ہما اعلیٰ وانا ہر ی ہما اقلون یعنی پس روگردانی کی پس کہو کہ واسطے میرے عمل میرا اور واسطے تمہارے عمل تمہارا تم ہی اوس چیز سے جو عمل کرتا ہوں میں اور میں ہی ہوں اوس چیز سے جو تم عمل کرتے ہو اگر میں چاہتا سبکو ایک سان کرتا قولہ تعالیٰ ولو شاء اللہ لمجدلعلہ علی الصدی فلا نکون من المجاہلین یعنی اور اگر چاہے اتنا ضرور گردانی او کو اور ہدایت کے پس البتہ مست ہو جاؤ تم جاہلون سے اور دوسری جا فرمایا قولہ تعالیٰ ولو شاء عمر ربک الا من فی الاخر من کلہم جمیعاً فانتم تکمل الناس حتی یکنوا مومنین یعنی اور اگر چاہتا رب تیرا البتہ ایمان لاتے وہ لوگ جو زمین پر ہیں سب کے سب آیا تو جبر کرتا ہے مخلوق پر تاکہ ہوا میں مسلمان اسی محفل رسالت تیری انھیں کمال کو نہیں پہونچا سکتی اور یہ ہندو نصیحت تجھے نہیں پاسکتے اگر نصیحت کر یا کہ گرتیری نصیحت یہ قبول نہ کریں گے کس واسطے کیا ارادت معرفت میری انکو نبوت تیری سے محروم کر دیا ہے اسی محفل انکی پیدائش میں ہنے اختلاف کر دیا ہے قولہ تعالیٰ لیس لا من الا مثنوی ولا یزالون مختلفین یعنی نہیں ہے واسطے تیرے حکم سے کوئی شے اور بیٹھ ہوئی گے اختلاف کرنے والے ایضاً قولہ تعالیٰ کذا لا خلفہم وقت کلمہ رب یعنی اور اسی طرح سے بھیجے ان کے اور تمام ہوا کلمہ رب تیرا کیا ہے محمد تو انکو نصیحت کر قولہ تعالیٰ واذن عشیہ رات الا فہرین یعنی اور ڈرا تو قوم قریب اپنی کو گوا انکو نصیحت تو کرے مگر اہست یہ نہائیں اور نہ اہل ایمان سے ہوں اور نہ سخن حقیقت کا تجھے نہیں سننے قفل بشریت کا ان دونوں پر مضبوط لگا ہوا ہے قولہ تعالیٰ و سواہ علیہم عراند سرقہ ام لم تنل رہم لا یومنون یعنی اور برابر ہے اوپر ان کے آیا ڈرا یا تو سننے او کو یا ڈرا یا تو سننے او کو نہیں ایمان

کس واسطے کہ پردہ غفلت نفسانی و حجاب جسم کا اوپر دیدہ دل اوٹکی کے لٹکا ہے پس کیا دیکھیں کہ
یہ شعلہ جو پائونکی ہن قولہ تعالیٰ وجعلنا علی قلوبہم اکنۃ ان یفہموہ یعنی اور کٹیئے اور پر
دلون اونکے کے پردے کہ نہ سمجھیں وہ ایضاً قولہ تعالیٰ واذا قرأ القرآن جعلنا بینک
وبین الذی لا یؤمنون بالآخرۃ سجائباً مستوراً اور جس وقت تو پڑھتا ہو قرآن کرتے ہیں
ہم درمیان تیرے اور درمیان اون لوگوں کے جو نہیں ایمان لانے ہیں ساتھ آخرت کے
پردہ یوشیدہ افسوس جاتا تو نے کہ یہ حجاب خفی کیا ہے واضح ہو کہ یہ حجاب خاص کر سالک
غیر جذوب کو سوا معرفت جذبہ اصلاح باطن کو قرب حضرت سے بعد الوصال کھتا ہے تو لکھا
اولئک ینادون من مکان بعید یعنی یہ لوگ پکارے جاتے ہیں جگہ دور سے خود گواہی
دیتے ہیں جانو اور نگاہ ہو رباعی قومی متجربانہ در راہ یقین نہ قومی دیگر ماندند و غم دین نہ ترسم
کہ ازان روز برآید بانگے نہ اسے بخیران راہ نہ آنست نہ ابن نہ معرفت ساقون میں نہ دریافت
کرنے استفہام تربیت حضرت رسالت مآب صبح محراب کتبہ حقیقی و اطاعت جذبہ صلاح باطن استقامت
راہ حقیقت و اسرار مندی کی کہ شریف تر درجہ آدمی کا ہے واضح ہو کہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ
سے روایت ہے کہ ایک روز سید المرسلین علیہ السلام مقام خلوت میں ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ
و علی مرتضیٰ و حسن و حسین علیہ السلام و ابو ہریرہ و بلال و بلال و غیرہ طالبان راہ حقیقت جو بندگان
قرب حضرت کو تعلیم معانی رموزات روحانی و تربیت تلقین مرشد و معرفت جذبہ صلاح باطن کی پرورش
استفہام ارشاد کی کر رہے تھے کہ امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ آگے تو حضرت رسالت مآب
نے لا نقل کہا یعنی چپ رہو پس یار و نکو تامل ہو کہ ابی بکر و عمر تو آپ کے خسر و یار عالی میں
حضرت علیہ السلام معرفت اسرار حقیقت و استفہام معانی رموزات آیات و حدیث کے ابی بکر
و علی کو تربیت تلقین پرورش استفہام کی کرتے ہیں اور عمر رضی اللہ عنہ سے دریغ رکھتے ہیں
کہ حضرت رسالت مآب نے یکا یک متوجہ ہو کر فرمایا کہ اے یار و میں عمر سے دریغ نہیں کرتا ہوں
اے اے اے جو نطفی صغیر ضعیف یعنی لیکن ننیں کھلا تے ہیں جلو اسے کر کے چھوٹے

دو دھبیٹے والے کو لیکن بچہ شیر خوار کو علواً شیریں و گوشت برائیں کھلانے میں کہ منکر و ناجائز
تم تامل نہ کرو مگر جب بچہ بالغ ہو جاتا ہے تو کہ فی کھانا پینا اور سکوضر نہیں کرتا ہے چنانچہ
سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واسطے عمر خطاب کے چند حدیثیں تفہیمیت میں تشریح فرمائی ہیں
معرفت جذبہ اصلاح باطن تکوین اطاعت عالم جبروت و بنیاء مندی تلاوت منظم قلوب سے
استغفار فرمایا کہ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من عرف اللہ لا یفول اللہ و من عرف
قال اللہ لا عرف اللہ و من عرف اللہ کل لسانہ یزنی حسبہ پچانا اللہ کو روڈ میں آنا
امتداد و جواز اللہ کھتا ہے اوستے نہیں پچانا اللہ کو او متبہ پچانا اللہ کو گناہ ہو گئی نہ اللہ
اوسکی عمر خطاب رضی اللہ عنہ نے تمام و حدیث کا پوچھا کہ ارادہ اللہ تعالیٰ کہ ان
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی قلوب عبادہ لا غیر بہ فی ذلک نہیں سب پچانا اللہ کو
عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ معرفت اللہ کیسے ہوتی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قلب المؤمن صراۃ اللہ تعالیٰ یسبح بحمده من اصباح الرحمن ان اللہ
تعالیٰ ینظر فی کل یوم ولیلۃ ثلاثۃ ما و من نظر الی صراۃ قلب المؤمن المسلم
یعنی دل مسلمان کا آئینہ اللہ تعالیٰ کا ہے در بیان وہ نون او نگلیون کے او نگلیون میں سے
تحقیق اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے سب کچھ کل رات وہ ان کے تین تو گناٹھ دفعہ طہارت آئینہ دل میں مسلم
کے پھر امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ میں کون ہے اور میں کون ہے
اور ان دونوں کے درمیان فرق کیا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلہما اسما بعتھما
قسم مومن و قسم منافق و قسم مسلم و قسم کافر ای عمر قلبہ المؤمن من حاضر
من ذکرہ للہ الخفی فهو مومن و قلبہ مسلم غافل من ذکرہ الخفی فهو مسلم لیس
بین العبد المؤمن المسلم فرق ظاہر الا من طریق القلب یعنی آدمی کی چار قسم ہیں
ایک قسم مومن ہے اور ایک قسم منافق ہے اور ایک قسم مسلمان ہے اور ایک قسم کافر ہے اسے
عمر دل مومن کا شغول ہوتا ہے ذکر خفی اللہ سے پس وہ مومن ہے اور دل مسلم کا غافل ہے

ذکر حق سے پس وہ مسلم ہے ہمیں یہ وہ میان بندہ مومن و عظیم کے فرق ظاہر ملاحظہ فرمائیں
پس نامہ مسلم ہے ہمارے مومن ہے قال ابنی علی علیہ السلام قلب المؤمن جوارح
المؤمن واللہ المؤمن یعنی دل مومن کا آئینہ ہے مومن کا اور اللہ مومن ہے پس خدا تعالیٰ
مومن ہے اور بندہ بھی مومن ہے اسے عمر کو کوئی اطاعت جذبہ صریح باطن و یقین عالم غیر
و تربیت عبادت خفیات متابعت نبوت و نیاز مندی تلاوت حفظ قلوب و مبالغت عبودیت
و استقامت قرب حضرت سے خدا تک پہنچاؤ سکون مومن کہتے ہیں اور مسلم بسبب سبب بزرگ
بزرگ ظالمانی و نورانی استقامت عالم ناسوت و ملکوتہ آقا پر حضرت جلیل القدر صاحب
پیشہ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ آدمی کیسے ہو جائے کہ اسے قال ابنی
علی علیہ السلام قلب المؤمن عرش اللہ تعالیٰ و قلب اللہ مومن کا ہے اللہ تعالیٰ
دل مومن کا عرش اللہ کا ہے اور دل مومن کا بیت اللہ ہے تراکیب و تہذیب و تہذیب
کے دل دو طرح پر ہے ایک قلب مجازی و دوسرا قلب حقیقی پس سبب تہذیب و تہذیب
شہرت طبع موافق مذہب سنت جماعت و سمارت بشیریت و امامت و تہذیب و تہذیب
فضولات و عادات ربی یا تفرقة خطرات انسانی و لذات مادی کی ہے لہذا تہذیب و تہذیب
سے ہے اور معرفت قلب حقیقی کی کہ معراج العاشقین سے ہے و ریاضت کو سبب حج اکبر استقامت
کعبہ حقیقی اطاعت معلوۃ روحانی بمعرفت اپنے شہامت و تہذیب و تہذیب و تہذیب و تہذیب
ہے قلب المؤمن عرش اللہ تعالیٰ یعنی دل مومن کا عرش خدا ہے مالک و تہذیب و تہذیب
وجود آدمی کے معرفت موجود ہے کس واسطے کہ کمال صنعت قدرت و حکمت عظمت کے خداوند مسلم
بہ قدرت خود قلب مومن میں کہ بیت الکعبہ ہے پانچ محرابیں اسطہ ظہار معرفت کے ساتھ منور یعنی
صورت دار و نور دار بنائی ہیں کہ ہر ایک کے دل میں وہ تصویر و ظاہر و متبادر و موجود ہیں پس
عمر مبارک صلی اللہ علیہ وسلم کی محراب میں کہ عمر مبارک عرش ہے معرفت بذریعہ صلی باطن و یقین عالم جبروت پر
ہاں بانی قرب حضرت و ریاضت و ریاضت و ریاضت کی حاصل ہوتی ہے افسوس کہ استفہام محراب

و استقامت کعبہ حقیقی کی بجز تربیت مرشد کامل کے نادر ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہیت
 راہی بعین سرائی فی قلبی الی محراب العرش یعنی دیکھا میں نے رب اپنے کو ساتھ آنکھ رب
 اپنے کے بچ دل اپنے کے طرف محراب عرش کے اسے عمر در یافت کعبہ مجازی و شہرت کیا
 و محبوبیت بشریت سے مطلوب ہو اسے جنت و مقصود غنیمت و دیدار خلائق سے تو ہر کوئی یہ کام کر سکتا
 لیکن حصول کعبہ حقیقی و معرفت جذبہ اصلاح باطن و استقامت پاسبانی قرب حضرت و نیاز مندی حفظ
 قلوب متابعت نبوت سے مقصود غنیمت و دیدار خالق ہے یہ کام ہر کس و ناکس نہیں کر سکتا ہے
 کس واسطے کوچ سفر راہ کعبہ مجازی کے مٹی بجز زخج ہوتا ہے اور بچ حصول استقامت کعبہ حقیقی کے
 دل و جان صرف کرنا ہوتا ہے پس دریافت کرنا طواف کعبہ مجازی کا ساتھ حرکت آنکھ پائون
 و تفرق خطرات انسانی غیر دوست و غفلت اعمال انسانی کی ہر قدم ہزار روئے عقل کے خطا ہے
 اور واسطے حاصل کرنے طواف کعبہ حقیقی کو دریافت معرفت جذبہ اصلاح باطن نیاز مندی تلاوت
 حفظ قلوب و استقامت پاسبانی قرب حضرت سے ہر دم و ہر قدم متابعت نبی و کمالیت و لیاکلی باد
 دوست کرنا روا ہے اسے عمر یہ خلعت قرب حضرت و لباس معرفت کسکو سزاوار ہے فظہم و یکبدہ
 جہان خیال مستوح بہ است ہر فن طواف کعبہ و عقل خطاست و بی بوی وصال یا گشت کعبہ شہادت
 با بوی وصال و دست گشت کعبہ ہاست و قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا یمان معرفت القلب
 و عمل بالاسماکان یعنی ایمان معرفت ساتھ دل کے اور عمل ساتھ جوارح کے ہے ترجمہ
 استقام یہ ہے کہ مومن متقی کو در یافت کرنا جذبہ عنایت عطا ہاری تعالیٰ و شناخت عمل اصلاح
 باطن و پوشش اسم ذات و ملازمت حفظ قلوب و پاسبانی یا دہی تعالیٰ و استقامت دل کا معرفت
 ایمان ہے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے التماس کیا کہ یا رسول اللہ معرفت ایمان کی دل میں
 کب طور پر ہے حضرت نے فرمایا کہ اے عمر بچا تانا اطاعت باطن و دریافت جذبہ عنایت عطا
 حق تعالیٰ و فرمانبرداری ملازمت حفظ قلوب و متابعت نبوت و استقامت عمل اصلاح باطن
 و پاسبانی یا دہی تعالیٰ و کمالیت عبادت خفیات و عبادت ظہور و بیعت کا معرفت ایمان یہ ہے

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوۃ الاصلیۃ والایمان والیاع والخلق اعصی لعل فی قلوبہم
 داء یمین یعنی نماز نبیا اور اولیا اور خلفا پڑھتے ہیں دل میں ہمیشہ اسی عمر جو کوئی کہ مستقام
 جذبہ عنایت امان پانے حق تعالیٰ سے معرفت ایمان کی اپنے دل میں دھونڈے
 اور چاہے کہ با ایمان رہوں اور اس جہان سے با ایمان جاؤں تو پاسانی رفقین حقیق
 واستقامت ایمان معراج قلب کی عمل میں لاوے اور معرفت جذبہ امان حق تعالیٰ استقامت
 ایمان سے صلوۃ رحمانی شکرانہ ایمان کے دل میں ادا کرے اور جو کوئی استقامت ایمان کی معرفت
 جذبہ اصلاح باطن و امان حق تعالیٰ سے دل میں نہ رکھے تو عنایت امان پانے حق تعالیٰ ایمان
 سے دور رہے اسے عمر مومن متقی کو استقامت ایمان و دایم الصلوۃ رحمانی و یاد حق تبارک و تعالیٰ
 حفظ قلوب کی دل میں حاصل ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المؤمن مرآۃ اللہ تعالیٰ
 یعنی دل مومن کا خدا کا آئینہ ہے پس اس دل میں ماسوا اللہ ہونا چاہیے کہ کفر معصیت آخرت
 وغفلت نسبانی غیر درست ہے کس واسطے کہ کفر معصیت آخرت لایق آئینہ حق کے نہیں ہوتا
 اور نہ کسی مذہب میں درست ہے اسے عمر جو کوئی تربیت مرشد کامل و معرفت جذبہ اصلاح باطن
 و پاسانی تلاوت حفظ قلوب سے استقامت دل میں لکھتا ہے وہ عنایت امان پانے حق تعالیٰ
 با ایمان ہوتا ہے اور اس جہان سے با ایمان جاتا ہے اور جو کوئی معرفت جذبہ اصلاح امان حقیقتاً
 واستقامت ایمان کی دل میں نہیں لکھتا ہے وہ اللہ سے بے بہرہ ہے نظم دل بدست اور کہ
 حج اکبر است ہزار ہا ان کعبہ یک دل بہتر است کہ بعبید و خلیل کدر است نہ دل نظر گاہ حلیل کہ کبر است
 ہر کہ دل دریافت تزد خالق است نہ ہر کہ میرد لاغ شمش کتر است نہ ہر متری کہ لاف زند و انکہ
 کتر است نہ عاشق کسی بود کہ برو لاف کتر است نہ نقل ہے کہ ایک روز سید المرسلین علیہ السلام
 خلوت گاہ میں تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین ارشاد واستقامت عبادت خفیات و معرفت عالم
 جبروت و تفسیر معانی آیات و حدیث و تربیت اختصار تلقین پرورش استفہام کوئے شجر کہ بہرہ
 فرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان تبدل الروح یبدل الروح فمال و الا فلا

دشمن بے شرمہات الصوفیہ یعنی اگر بدلے روح ساتھ بدلی روح کے تو کراؤ نہیں تو مرت مشغول
 ساتھ بیوہ گوی صوفیوں کی ترجمہ استفہام یہ ہے کہ اسے علی اگر معرفت انقلاب باہیت روح کی تو استقامت
 دل میں سکھتا ہے تو حق تعالیٰ کی طرف دم کو صرف کراؤ اگر نہیں کر سکتا ہے تو قدم تکلیف و عمارت
 مجازی و بابت بالفرقہ خطرات و اطاعت اعمال فضولات و شغل صوفیان بجگو کیا فائدہ کرے پس
 جسکو اہل عشق مشغول ہیں دل و روح کے ساتھ کام پڑا دوسرے ہوائے نفسانی سے جان کو برباد
 کیا امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ علماء امتی کا بنیاء یعنی اسرائیل
 کون سے ہیں یعنی علماء امت میری کے مانند نبیون بنی اسرائیل کے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اسے
 علی جو علم و فقہ اور بدار و غیرہ مردان اہل معرفت کہ سبب عمل صلاحیت اولیا رسالت خلفاء صادق
 و انسان کامل و صحبت مرشد و تربیت سالک مجذوب و تلمیذین جذبہ اصلاح باطن و استقامت طاعت
 عالم جبروت و نیاز مندی یا بحق تعالیٰ و مبالغہ عبودیت و فرمانبرداری اطاعت باطن و متابعت
 نبوت و کمالات حفظ قلوب و استقامت قرب حضرت کی اتصال مع اللہ میں خدا سے ملی ہیں انکو
 علماء امتی کا بنیاء یعنی اسرائیل کہتے ہیں پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ
 ان علماء و سرثۃ الانبیاء کون سے ہیں یعنی عالم و ارث نبیون کے ہیں سید المرسلین علیہ السلام
 فرمایا کہ اسے علی جو علم انبیاء کا تعلیم و تحصیل کسب سے نہیں ہے بلکہ از روئے ہدایت حقیقت و
 نیاز مندی جذبہ اصلاح باطن و اطاعت عالم جبروت و پاسانی حفظ قلوب براہ خلاص عشق و محبت
 علم لدنی سے ہے اور میراث او سکھتے ہیں کہ عین وہ چیز حاصل ہو پس علماء و عابد و مرو
 کامل اہل معرفت و اولیا رسالت و خلفاء صادق کہ صحبت تربیت مرشد مجذوب و دریافت معرفت
 جذبہ اصلاح باطن و تلمیذین عالم جبروت و نیاز مندی اطاعت و پاسانی یا بحق تعالیٰ و کمالات و عبودیت
 و دائم الحال استقامت قرب حضرت سے خدا رسیدہ ہوئے ہیں انکو و سرثۃ الانبیاء کہتے ہیں
 قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من اخلص اللہ اسبعین لیسلا و نصا کراصلو
 القلب ظہرت عن خزان اللہ تعالیٰ ینابع الحکمۃ فی قلبہ علی لسانہ یعنی جس نے خدا کو

ساتھ اللہ کے چالیس راتیں اور دن صلوٰۃ قلب میں ظاہر ہو جاوینگے خزانوں اللہ تعالیٰ کی سے
چشمہ حکمت کے جو بیچ دل افشکے کے ہیں زبان او سکی پر حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اے علیؑ ہر جمعہ
استغفار یہ ہے کہ جو عالم زاہل معرفت بسبب عمل صلاحیت کے راہ اخلاص عشق و محبت و اطاعت
باطن سچو حق تعالیٰ میں خالصاً غلصاً چالیس رات دن ساتھ غار حقیقی و صحبت تربیت مرشد کامل
و ستقامت دل جان کے ثابت قدم رہے گا حق تعالیٰ اس پر ظاہر کرے گا ایسی استغفار معرفت علم
لہ فی کو خزانہ اسرار اپنے سے کہ بہت حکمتیں معانی عنایت اللہ و اظہار کشف کرامت کے دل میں
حاصل ہو پس تم تربیت کرو طالبان صادق کو طرف حق تعالیٰ کے براہ حقیقت کس واسطے کہ
اے علیؑ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ساتھ اعمال نکلمات تجلیات و اطاعت اعمال فضولات راہ لہو
واسطہ ہدایت امت ضعیف کے مکلف کیا ہے ورنہ دوسرے انبیاء کو سوا عبادت خفیات ثناء
اصلاح باطن و اطاعت اعمال تجلیات راہ حقیقت کے ظہور نہیں دیا ہے اور نہ اولیاء مقرب
و اوصلاں حق امت میر کو پس تم تربیت جذبہ اصلاح باطن اطاعت فرمانبرداری یا بحق تعالیٰ
و نیاز مندی ملازمت حفظ قلوب متابعت میرے کی عمل باطن سے کرو کہ تا نازل مقصود کو پہنچیں
اے علیؑ بعض علماء زاہد و سالکان غیر مجذوب بسبب معرفت بت پرستی اعمال نفسانی شیطانی
کی اہلیت نہیں رکھتے ہیں اور نہ بت باطنی کو پہچانتے ہیں اور نہ جانتے ہیں کہ یہ بت پرستی بھلا ہے
گمان پر غلط سے سب اپنے کو موجد و خدا پرست جانتے ہیں اے علیؑ خدا کے سوا ہر چیز مصلحت
دنیا کی بجاالت عبادت دل میں تیرے آوے اور روح او سطرف کو توجہ ہووے وہ بت راہ
او جو بارادہ مقصود حاجت کا تو دل میں کھتا ہے اور دل او سکی جانب بجاالت نماز و اطاعت
مشغول ہوتا ہے اہل معرفت او سکویت زہاری کہتے ہیں اہل معرفت معانی باطن کو دیر و کثرت
و بتانہ جانتے ہیں غرض کہ جو کچھ یاد غیارت و ہوا نفسانی و تفرقہ خطرات دین دنیا سے بجاالت طلب
دل میں گذرے بت مذہب ہے اور سالکان غیر مجذوب کو بت پرستی اعمال نفسانی و انسانی شیطانی
غیر دوست کی انواع حجاب ظلمانی ہیں بیت مصلایہ زیر پا کردہ دلم بازار رخ دار و ہمین در توبہ و توبیخ

ہر منعم چہ بازار دہکے علیٰ اصحاب بت پرستی کے تو شریک بنو کہ اصحاب کثرت نے اعمال خود کی عبادت اختیار کی ہے اور تو اس کی عادت کر کہ عادت پرست ہرگز حق پرست نہیں ہوتا ہے کس واسطے کہ عادت چھوڑنا اور تربیت مرشد کی پانا بڑے مردوں کا کام ہے۔ اسے علیٰ منہ جو کچھ کہ بغیر ذکر و دست کے تفرقہ خطرات دین دنیا سے بحالت شغولی سالک کر دل میں حاصل ہو چاہے راہ حق ہے کیونکہ وہ خطرات نفسانی ہے اور نفسانی شیطانی ہوتا ہے اور شیطانی بت راہ ہے پس بت پرستی کفر معصیت آخرت ہے کہ اللہ سے بعید الوصال مکتبی ہر شخص کہ کفر معصیت کہی قسم پر ہے یعنی کفر ضلالت و کفر طاعت و کفر دیری و کفر تیری و کفر مذموم و کفر مقصوم و کفر تجاویز و کفر حقیقی پس استفہام معرفت کفر حقیقی کا جاننا چاہیے کس واسطے کہ استفہام کفر حقیقی کی مجہز معرفت جذبہ اصلاح باطن کے ممکن نہیں ہے لے علیٰ میں نہیں جانتا کہ تم کفر کو کیا سمجھتے ہو یعنی ہمیشہ پاسانی یا دحق تعالیٰ و استقامت عبادت خفیات و تلاوت حفظ قلوب کی ساتھ دل کو کرنا معرفت اسلام ہے اور غیر یا دحق و غیر ذکر و دست کا غفلت لسانی سے کرنا کفر معصیت آخرت ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الدخول فی کفر الحقیقۃ والخروج من اسلام الجائز واجب یعنی داخل ہونا کفر حقیقی میں اور نکلنا اسلام مجازی سے واجب ہے اسے علیٰ استفہام معرفت کفر حقیقی استفہام معرفت صوم حقیقی چاہیے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صام الدهر فلا صام ولا افطر صوم ساعة و افطر ساعة یعنی جس نے روزہ رکھا تمام عمر بس او سنے نہ روزہ رکھا اور نہ افطار کیا روزہ رکھو ایک گھڑی اور افطار کرو ایک گھڑی پس دریافت تعریف معانی رموزات و ہیئت کی عالم جبروت سے استفہام کفر حقیقی کا بجز صحبت مرشد کامل تلقین سالک مجذوب کی نہیں ہوتا ہے لفظ کفر حقیقی کی از قاعدہ ایمانست نہ ایمان آسان و ناکافر نتوان گشت نہ ہند و زلف دوست کہ غیر غلام اولست نہ مومن چہ کافر است کہ خست مقام است عشق پاکافری خوشی بودہ کافری خود عین درویشی بود و غرض کہ تفسیر بعضی احادیث معرفت عالم جبروت و تعریف معانی رموزات و استفہام دریافت معانی ابیات نظم قول مشائخ و تربیت تلقین

معرفت جذبہ اصلاح باطن و طہیثین ارشاد و بشارت اشارت و دریافت نظرات کی استفہام کرنا طالبانِ صادق کو فرض کلی ہے مگر ظاہر کرنا فہم معانی رموزات کا بطور اختیار کے حکم ہے بمقتضائے تکلیف الناس علی قدر عقولہم یعنی باتین کروا انسانوں سے موافق عقل اور فہم کے مصرع قصہ تو ان کردتا کی تختہ پانچا کہ تم پس مرید طالب صادق کو چاہئے کہ ایک مدت صحبت مرشد کمال و تربیت سالک مجذوب سے ساتھ تعلقین ارشاد جذبہ اصلاح باطن کے پاس بانی عالم جبروت و نیا و دنیا یا وجہ اتحالی و سہالۃ عبودیت و فرمانبرداری اطاعت باطن متابعت حضرت بنوت علیہ السلام ملائے حفظ قلوب کی کہ ہے کہ تا استقامت قرب حضرت سے کمالیت اتصال مع اللہ کو پہنچو بحسب الہی و اللہ المجاہد شہم تبلیغ عاشقان نجم زلف آن نگارہ و رہنمائی بنیشت ہی یار یار یارہ فرقت میان کہ ہے دو گیسوی آشکارہ راہی برای دوست و وزلفین یاد دارہ مدہوش ہر دو زلف چوینی میان کہ ہے خالیست و رسیان و ویدہ تو ہوش دارہ قاضی عین القضاۃ فیضیل ہدائی رحمۃ اللہ علیہ نے بیچ تمثیلات کہ میریت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لکھا ہے بروایت ابی یوسف بن علی رضی اللہ عنہ کہ کہ ایک روز سید المرسلین علیہ السلام صحن مسجدین یارون و اصحابوں اہل بہت و سخاوت سے بیٹھے ہوئے نصیحت و وعظ فرما رہے تھے کہ مگر چہ بخل علیہ السلام وحی بانی لکھ لائے اور کہا یا رسول اللہ خدا فرماتا ہے کہ تفسیر باطن استفہام معانی ظاہر تربیت مختصر اس آیت کلام ہمار کی اہل بہت و سخاوت امتی اپنی کو واسطے سمجھنے معانی رموزات بشارت اشارت کے ہو کہ تا سخاوت و بہت خیرات دل سے معرفت ہماری پاوین اور مجکوب بیچ دل کے پہچانین اور جمعہ پہنچین قولہ تعالیٰ لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون و ما تنفقوا من شیء فان اللہ علیہ یعنی ہرگز نہیں پہنچو گے بھلائی کو یہاں تک کہ خرچ کروا دوس چیز سے کہ دوست کہتے ہو اور جو خرچ کرو تم کسی چیز سے پس تحقیق اللہ تعالیٰ ساتھ اوسکے جانے والا ہے چنانچہ حضرت رسالت مآب نے فرمایا کہ اے یار و حکم خدا ہو چاہے کہ سخاوت میں بہت دل کی کرو واسطے راضی کرنے خدا کے یعنی چھوڑ کر تمہارے دل کے نزدیک بہت پیاری و عزیز ہوا و سکو سخاوت و بہت دل سے صرف کرو

کہ تاحق تعالیٰ اوس سخاوت و مہمت خیرات دلی کو تحاری قبول کرے چھٹا پنچہ ایک صحابی نے
اویں وقت اوٹھکر کہا کہ یا رسول اللہ میرے پاس روپیہ کئی لاکھ تجارت کا جن ہے اور میں اسکو
بہت دوست رکھتا ہوں کہ صفت غنیوں کی ہے پس میں وہ روپیہ واسطے رضا خدا براہ خدا
خیرات کرتا ہوں دوسرے صحابی نے اوٹھکر کہا کہ یا رسول اللہ میں دو عورتیں اور چالیس نڈیاں
خوب صورت نیک سیرت باادب حوروں سے جمال میں بہتر از بس دوست رکھتا ہوں کہ بزرگی
غنیوں کی بہت دوستی خیال سے ہے پس واسطے رضامندی خدا کے سب لونڈیوں کو سخاوت و
خیرات بخش کرتا ہوں کہ تا خداوند عالم میری سخاوت قبول کرے تیسرے صحابی نے اوٹھکر کہا
کہ یا رسول اللہ میں گھوڑو نکو بہت دوست رکھتا ہوں چھٹا پنچہ ایک سو کوئی گھوڑے میرے اصطل میں جو
ہیں از انجہ تیس گھوڑے تازی بیش قیمت میرے محبوب ہیں کہ انکو ایک دم جدا اپنے سے نہیں
کرتا ہوں اب واسطے رضامندی خدا کے انکو براہ سخاوت و مہمت خیرات کرتا ہوں کہ تا خدا
تعالیٰ خیرات میری قبول کرے چوتھے صحابی نے اوٹھکر کہا کہ یا رسول اللہ میں کپڑا بیش قیمت
شل کھواب و اطلس وغیرہ تجارت کا اپنے پاس رکھتا ہوں اور بہت بھگو عزیز ہے واسطے رضا
حق تعالیٰ کے فقرا و ساکین کو سخاوت و مہمت خیرات دیتا ہوں کہ تاحق تعالیٰ خیرات میری قبول
کرے غرض کہ اوس مجلس میں یا لیس شخص اہل سخا سے موجود تھے ہر ایک نے اسبطور پر محبوب
چیزوں اپنی کو براہ سخاوت خیرات کرنا بیان کیا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یا رو
غم وجود میں جان کو بہت عزیز رکھتے ہو یا نہیں سب نے اقرار کیا کہ ہاں دوست رکھتے ہیں پس
آنحضرت نے فرمایا کہ جو جان سب چیز سے زیادہ دوست و عزیز تم رکھتے ہو تو واسطے رضامندی
خدا کے براہ سخاوت و مہمت دل و جان کو خیرات کرنا فرض ہے یا رون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ
براہ سخاوت و مہمت دل و جان کو خیرات کیسے کرتے ہیں حضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے
بار و بوسن متقی و طالب صادق کو سخاوت و رحمانی تلقین جذبہ صلاح باطن بہت خیرات پاسبانی
یا حق تعالیٰ و سخاوت و رحمانی تلاوت حفظ قلوب کی بدلہ جان حاصل کرنا ہے کمال البنی صلی اللہ

علیہ السلام السخی حبيب الله ولو كان فاسقا واللعيل عدو الله ولو كان ساهدا
یعنی سخی دوست اللہ تعالیٰ کا ہوا اگرچہ ہووے فاسق اور خیل دشمن اللہ کا ہے اگرچہ ہووے سہا
افسوس استفہام معانی حدیث کی واسطے دریافت کرنے سخاوت باطنی ہمت خیرات پاسبانی
یا حق تعالیٰ و تربیت معانی اظہار کیا کوئی کہہ سکے کہ فاسق گنہگار بدکردار کو نسی سخاوت و ہمت
خیرات دل سے مقرب حضرت و دوست خدا ہوا اور عالم زابد باوجود عمل صلاحیت و ریاضت
مجاہدات متابعت اولیا کی کو نسی بخلی سے دشمن خدا بنالیں دریافت معانی حدیث و معرفت
عالم حیرت کے سوائے تلقین مرشد کامل و تفرع جذبہ صلاح باطن کی نہیں ہو سکتی ہے قال
النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا تكلمون الناس من أسرار الحسرات ولا هوت إلا بالعارفين
جواباً مسنوداً یعنی مت بات کرو ساتھ خلق کے بھید و ن حیرت و لاہوت سے مگر ساتھ عارفین
بدوہ پوشیدہ میں پس قول شاخون کے واسطے دریافت کرنے معانی ابیات نظم ربوزات
کے بہت ہیں نظم ہر سو کہ نشان میں بچوئی ہمن در دل توام چہرامی پوئی و در غلوت دل ناگنی الفت
توحید و حق رائنسانی و ہر عشق بخوئی معرفت اٹھویں بیج دریافت کرنے شرح کفر ضلالت
و کفر طاعت و کفر دیری و کفر تناری و کفر مذہب و کفر معصوم و کفر مجازی و کفر حقیقی و معرفت توبہ
اختیاری و توبہ تقوی و توبہ مجازی و توبہ حقیقی کے واضح ہو کہ معرفت کفر ضلالت کی یہ ہے
کہ دل انسان کا عالم ناسوت میں بایں فضل نجات و مغفرت آخرت کو توجہ رکھو در حالت عبادت
تجلیات انسانی کے یعنی خطرات باطنی جہر ص ہو اجنب و نیاز مندی جو قصور و حصول استقامت
درجات عالی مقام و امید حاجت نعمت ارفراوان و عبادت مناجات طالبان باخوف و فرخ
و تلخی جانگنی و سوال و جواب منکر مکر و حساب و کتاب روز قیامت انسانی نیز ان پل صراط کی بجا
طاعت دل میں پیدا ہوں اور اس خوف ورجا سے عبادت زیادہ کرے کہ تاہلاکت شدت
غذاب و فرخ سے نجات ہو یہ اعمال نفسانی اپنے وجود کی آسائش کے لئے ہیں خدا کے
واسطے ملین ہیں پس جو طاعت کہ نفسانی غیر خدا ہے وہ رخانی نہیں جسہ او جو کہ نفسانی

وہ بہت راہ ہے اور بہت پرستی کفر ضلالت ہو مخلصان کرام اہل معرفت ایسے تفرقہ خطرات باطنی کو کفر ضلالت کہتے ہیں استقامت عالم ناسوت میں بہت کی زیادہ و صدمت ہی پرستندہ
 من سکین کی راہی پرستہ اور معرفت کفر طالت عالم ناسوت کی یہ ہے کہ مردم اس میں
 مطلوب دنیا کی طرف کہ جسکے طالب و راغب ہیں دل سے متوجہ ہوں ساتھ فعل خواہشات
 رسمی و تفرقہ اعمال ناقص کے یعنی صدر مجلس کو چاہنا اور طاعت و عبادت پر بھروسہ رکھنا اور
 امیدیں و دنیا کی دل میں لانا اور فریاد کرنا اور طاعت مردمان اور رعایت شمعان چاہنا اور
 فتوحات پر دل لیجانا وغیرہ ایسی امیدوں پر طاعت کرنا اس میں خود پرستی ہے نہ حق پرستی
 پس جس دل میں کہ اخلاص حق پرستی کا نہ ہو بہت راہ ہے اور بہت پرستی شیطانی ہے نہ خدا جانانیت
 و اہل معرفت ایسی تفرقہ خطرات باطنی کو کفر طالت کہتے ہیں سہ کجا مانہ مسلمان چورہ اگر کفر خیر
 مسلمان کے شود مومن جو کفر از غرض بر خیزد معرفت کفر دیری عالم ناسوت کی یہ ہے کہ توجہ
 باطن و خواہش دل آرمیوں کی چاہنے والی ہو اے نفسانی دنیوی کی کہ اسطے لذت کو نہیں کر
 دل میں ہو کثرت اعمال فضولات و عبادت عالم ناسوت اس جہان آراستگی طہات و عبادت
 تکلفات استقامت عالم ملکوت اور متاع سہ ساتھ دعا و مناجات کے ہو سہ یعنی حرص
 ہو اسطے عیش و خوشی کے دل میں کئے ایسے تفرقہ خطرات و دل کو بہت
 باطن کہتے ہیں پس سالک پرست حق پرست ہرگز نہیں ہو سکتا ہے اور نہ کسی سہب میں نہ پرست
 اور نہ کچھ مقصد حاصل ہو مخلصان کرام اہل معرفت عمل صلاحیت ایسے خطرات نفسانی کو کفر دیری
 کہتے ہیں سہ دل خاہد عشق معرفت اسرار ربانی و خاہد دیوت راجہ دل بخوانی و اور معرفت کفر زاری
 عالم ناسوت کی یہ ہے کہ دل آرمیوں کا کسی آشنا کی چیز یا اسباب بخندہ دنیوی کی طرف متوجہ ہوا و بحالت طاعت
 و قیام قعود کی غبت سے دل اس کے جانب نظر ہو کر کشش کرے وہ بہت زار اور غم سے بدیل و حلال
 سالکان مجذوب مخلصان کرام اہل معرفت اس خطہ باطنی کو کفر زاری کہتے ہیں نظم بہت بود در راہ
 حق چون غیر دوست ہزارہ حق بہت سکون پائیدار ہونے گروہ طین چاشقان را وطن پائیدار

اور معرفت کفر مذہم نہ نامہ اسوت کی جیسے کہ آدمیوں کے دل میں غفلت کلمہ عذاب ہے فقر
ہو جس قالب انسانی ہو یا غیبت و سخن سازس ماتحتوں سے خطرہ ہلاکت نفسانی زیارت کا دل میں
یا عجب دیکھ ب و غیب و غیبت و مسد و مستعد و غفلت بجاالت طاعت دل میں بخ یادہ ہوا یا تو
مشغولی کے یہ خطرات دل میں پیدا ہوں اور روح ادس طرف کو کچھ بہت مذموم ہے کس خطرات کہ
دل میں یہ خطرات بجاالت طاعت پیدا ہوں اور دل میں خدا کمان ہو پس یہ نفس پرستی ہے
۱۰ نفس پرستی کفر معصیت آخرت عند اللہ بعد مخلصان کرام اہل معرفت ایسے خطرات نہیں کہ کفر مذہم
کتے ہیں ۱۱ گریو درازہ زرنہ پہلی بصرہ ہنرم خشک ست دوزخ را اگر معرفت کفر معصوم عصمت
شرعی یعنی خطرات طبعی تقویت عبودیت تفرق قلبی کی جیسے کہ اگر مرد نماز تنہا یا جماعت کی شروع
کرے اور اور بعد تکبیر اولہ کے دل میں یہ خطرات گزریں کہ قرأت لینی ہو یا کوتاہ زور سے پڑھو یا آہستہ
پڑھو یا فرق تسبیح و سجود و رکوع و تشهد ہو یا گنتی کرنا رکعت کا یا قاعدہ اول اکثر کا خیال کرنا یا قیام
و قعود و سلام کو یاد کرنا تفرق باطن ہے پھر خدا و دل میں کمان جبکہ بجاالت نماز سنت خیال
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ و بجاالت نماز فرض خیال خدا کا نہ کفر معصیت ہے پس ایسے خطرات
باطن میں ہوں وہ عند اللہ بعد الوصال ہے مخلصان کرام اہل معرفت اسکو کفر معصوم کہتے ہیں
نظم پرستم من گمراہ تو زابہ دانی و دین کہ تسبیح بدستم نگری زنا راست ہلے موزن چہ مرا حاجت بجد
خوانی ہر و بجد کہ مرا مائی و شاہد کار است معرفت کفر مجازی جیسے کہ کثرت اعمال فضولات
و برسی عبادتوں سے شہرت در بیان خلافت کے ڈھونڈنا اور عبادت تجلیات لغافی و ربائی و
خود بینی و ظاہر کرانی اور اطاعت اعمال تکلمات مدح خوانی سے صفت ذمہ پانا کہ معصیت دل میں
و یا منفعت انعام و خیرات سے اوٹھنا و یا شدت ہلاکت کی مخلوق کی طرف سے تصور کرنا و خدا
کو در بیان میں دلانا اور اسکی طرف سے بجاننا یہ سب کفر و شرک و بہت مذموم ہے پس مخلوق
کو حاجت روا جاننا اور دل او پر فتوحات مخلوق کے باندھنا کہ غیر اللہ ہے مخلصان کرام اہل معرفت
از روے حقیقت کے ایسے خطرات نفسانی کفر مجازی کہتے ہیں نظم محراب سجد بہت ہر خلق را فنا

[illegible]

مختاربات اللہ تعالیٰ ینال مع الحکمة فی قلبی وعلى لسانہ یعنی حسیں اخلاص کیا اللہ کے ساتھ چنانچہ
 یقین اور دن بچ ناز قلب کے ظاہر ہو جاوینگے عزائم ان کے سے ہشی حکمت کنج دل اوسکی
 کے اوپر زبان اوسکی کے پس لے عزیز وہ شخص مذہب مجازی سے دور ہو اٹھ کر بولے بیٹا ہی
 است مذہب عشق بہ چار صحت کرویک آیت نیست عشق را بوعیفہ درس نگفت ہشامی را در درو
 نیست ہمالک از کار عشق خیر است ہشامی را در دروایت نیست ہلا بجز و بجز تا اجل است ہعلم
 ہاق را نہایت ترست ہشامی کہ معرفت معضود مذہب سے وہ راہ ہے کہ ایسا مذہب اختیار کر کے
 کہ طالب کو ساتھ ملاو بیچھود کے پہونچاوے پس کوئی راہ بہتر و افضل تر ابتداء حالت میں ترک
 عادت کو نہ سے نہیں ہے کیونکہ عادت پرستی مذہب حقیقی سے دور ہے جبکہ طالب صادق
 مقام ہوتا ہے پہونچتا تو وہ ترک کوئی مذہب سے اسے مذہب محبوب کے اختیار کر لیا اور بقایا ہر
 ملاوت حفظ قلوب کے اور مذہبوں سے منہ پھیر لیا کہ تالایق محبت و مذہب حقیقی کا ہو اور اگر کسی کو مذہب
 خدا تک پہونچا وہ ہی اسلام ہے و اگر کچھ اوس سے آگے نہوئی نزدیک طالبان حق کے وہ کفر
 پس نزدیک چلنے والوں راہ حقیقت کے اسلام وہ ہے کہ مرد طالب کو خدا تک پہونچاوے اور
 کفر وہ ہے کہ طالب کو کاحق میں ایسا گٹھا دے کہ مطلوب تک نہ پہونچے پس سالک مجذوب رسید
 حضرت محبوب کو کمالات مذہب حقیقی کے ساتھ خدا کے ہوتی ہے نو مردم اہل معرفت سو مذہب
 خدا کوئی مذہب دوسرا نہیں رکھتے میں فطرت انش بزم بسوزم این مذہب خویش ہ عشقت نہم بجا
 مذہب خویش ہ تا کی دارم عشق نہان در دل خویش ہ مقصود حق است ندین است و کہ میں اسخو
 سالک کو ایک مقام ہے بیچ مرتبہ انا علی مذہب ربانی یعنی میں اوپر مذہب رب اپنے کے
 ہوں کہ تربیت مرشد کامل سے بیچ اطاعت باطن و پاسانی قرب حضرت کر عالم جبروت تک
 پہونچا ہو اور اگر بیچ مذہب کے ارادہ ملازمت حفظ قلوب نے غلبہ کیا بند ہی ہے عند اللہ بعید
 کیونکہ مرید مردہ دل لگے مرشد کامل کے مثل ہیما تیش طیب کے گیا اور خود کو جانتا ہے مخلوق
 کو دیکھتا ہے اور مقام خود کو نہ پہونچا اور فنا در فنا ہوا اور علم شریعت پر قدم طریقت کا کرتا ہے

محبوب سے لاواصل ہے چنانچہ قطب الاولیا خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی مرید نے پوچھا کہ آپ کس کے مذہب پر ہیں کہا انا علی مذہب ربی یعنی میں اور ہر مذہب خدا کے ہوں پھر پوچھا کہ مذہب کیا ہے فرمایا کہ مذہب دو قسم ہے مذہب شریعت مذہب حقیقت مذہب شریعت مسلمان علماء و اہل اعمال تجلیات شریعت ہے و مذہب حقیقی اطاعت پاسبانی عالم جبروت یعنی جو مقتدا و پیشوا و رہنما ہو وہی مذہب ہے لیکن راہ قلب کے چلنے والے کا خدا سے ملنا ہوتا ہے پس وہ خدا کے مذہب میں ہوتے ہیں قطب الاولیا خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین گروہ ہیں ساتھ خدا کے رہتا ہوں اور خدا کے کہتا ہوں اور خدا سے سناتا ہوں اور مخلوق یہ جانتی ہے کہ ہمارے ساتھ رہتا ہے اور ہم سے کہتا ہے اور ہم سے سنتا ہے ایک مرید نے پوچھا کہ آپ کس مذہب پر ہیں خواجہ نے کہا کہ میں مذہب خدا کا رکھتا ہوں کس واسطے کہ پیغمبران اہل معرفت مذہب حقیقی خدا کا رکھتے تھے چنانچہ حضرت رسول مہبول علی الصلوٰۃ والسلام بھی کہ پیغمبر اولین و آخرین تھے مذہب حقیقی خدا کا رکھتے تھے اس طور پر اولیاء کا ملل اہل صلاحیت بھی بسبب اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت مآب کے مذہب حقیقی خدا کا رکھتے ہیں سلطان عارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ جس عارف نے ابتداء و انتہاء حالت عدم وجود و اوج وجود و عرش و فرش و آسمان و زمین وغیرہ کل مخلوقات و موجودات کو چھوڑا مذہب خدا کا پایا اور قید حصول و ناس حصول کی خود پرستی اور مٹھائی وہ حیت کیا اور جو امید دید و نادید و دست و پاکی ہوا سب بلا و آفت سے چھوٹا یعنی کوئی بلا سخت زیادہ بخیر خواہش عادت پرستی کی ترس و جوہن نہیں ہے اور کوئی ذمہ قائل یا وہ اس راہ میں بجز ترس و آرزو سے مزید کرنیکی نہیں پس جس سالک جتنا مزید کرنیکی کرتا ہے مقام عالی کو نہیں پہنچتا ہے اسے عزیز اب خواہش پرستی کو چھوڑا اور مذہب حقیقی کو حاصل کر کہ حقیقت مذہب کی یہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تخلقوا باخلاق اللہ تعالیٰ یعنی خلقت پر کرو تم خلقت اللہ کی نحو ملک مذہب بہتر قسم ہے اور میں مذہب خاص و فاضلہ مذہب حقیقی معرفت عالم جبروت و استقامت قرب حضرت پر معرفت کہ حقیقی

کی وہ ہے کہ مومن شی و سالک مجذوب ساتھ اطاعت باطن متابعت نبوت کی پاسبانی قرب
 حضرت کو دل سے پہنچاؤ سکون کعبہ حقیقی کہتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المؤمن
 بیت الکعبۃ و قلب المؤمن بیت الاقصی و قلب المؤمن عرش لقائے یعنی دل مومن کا کعبہ بیت
 و عرش اللہ کا ہے افسوس کہ حقیقی نہ سیدھی طرف ہے نہ اولیٰ طرف نہ اوپر نہ نیچے نہ آگے
 نہ پیچھے نہ دور نہ نزدیک بلکہ راہ او کی حصول استقامت قوت حضرت ساتھ دل کے ہے پس ایک
 قدم او سکون کعبہ قولہ تعالیٰ دمع نفسا فتعال یعنی مجبور دے نفس اپنے کو پس آؤ
 پس حضرت رسالت آب سے نین مناسبتے تو نے کہ یاروں نے آپ سے پوچھا کہ یا
 رسول اللہ خدا کہاں ہے فقال فی قلوبہ عبادا یعنی کہاں دل بندوں کے ہے
 پھر پوچھا کہ دل کہاں ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المؤمن مرآۃ اللہ تعالیٰ
 بین الاصبغین من اصباح الوجود یعنی دل مومن کا آئینہ ہے اللہ کا درمیان دو انگلیوں
 انگلیوں میں سے پس وہ کعبہ حقیقی ہے اگرچہ دریافت صورت ظاہری کعبہ وجہ مجازی کی
 ہر کوئی کر سکتا ہے لیکن پانا کعبہ حقیقی وجہ المساکین کا بیج دل جان کے ہر کس و ناکس کا کام
 سنیں ہے کیونکہ حصول حج صغر کعبہ مجازی میں ایک ٹھنی زرعی ہوتا ہے اور وصول حج اکبر
 کعبہ حقیقی میں دل جان صرف کرنا پڑتا ہے پس یہ امر کون قبول کر سکتا ہے اور یہ خلعت معرفت
 کون پہن سکتا ہے غرض کہ طواف کعبہ حقیقی کا سوال معرفت و صاحب تصوف کو کوئی نہیں سمجھتا
 ہے کس واسطے کہ ان مساجد اللہ بیت الکعبۃ و بیت الجمعۃ یعنی تحقیق مسجد اللہ کی کعبہ ہے
 اور جامع مسجد ہے واقع ہوا ہے پس جمال کعبہ مجازی کا گل سنگ سے ہے کہ حاجی
 اوس سے مقصود کہتے ہیں اور کعبہ حقیقی عرش اللہ تعالیٰ نور سے ہے کہ قیامت کے نور
 واسطے زیارت زایرون و شفاعت عامیوں کے ظاہر ہوگا انظم دل کسے دریا بہ حج اکبر ہے
 از ہزاران کعبہ یک دل شہر است ہا کعبہ بنیاد خلیل آفر است د دل نظر کا جلیل اکبر است پس
 ہے اسے عزیز زیارت کعبہ حقیقی کی فو نے اس عمر میں کی کس واسطے کہ کوئی کعبہ کی طرف

خود کو دیکھتا ہے اور جو کوئی کہہ دل کی طرف جاتا ہے خدا کو پاتا ہے نظم دریا ب دل خراب کہ
 اُن ج اکبر است ہر گور مردمان بزیارت چہ میروی ہر دل را خراب کردن بود بدان ہر دل عرش
 خالق است بزیارت چہ میروی ہر آنکہ سوئی کعبہ نکردند رخ خویش ہر گمراہ کساند کہ در کعبہ و پند
 معرفت قبلہ حقیقی کی وہ ہے کہ ہر ایک چہرہ کا قبلہ ہو اگر تا ہے اور نہ اوس چہرہ کا از راہ صورت
 یا معنی کے اوس قبلہ کی جانب ہوتا ہے مگر عشق کا نہ کسی قبلہ کی طرف نہیں ہے جبکہ عاشق کو شہا
 عشق میں بالکل گلیا جاتا ہے اور نہ اپنا قبلہ سے پھیر کر طرف عالم چہرہ و محبوب کے کرتا ہے اور اسکو
 اپنا قبلہ جانتا ہے تو جمال مشوق کا اسکا شغ ہوتا ہے پس اسکی طرف توجہ ہوتا ہے کہ وہ اسکا
 قبلہ ہے اور اگر کسی کا عالم صورت و سنی میں قبلہ ہو بغیر جمال مشوق کے تو وہ عشق میں صاف نہیں
 اور اگر عاشق نے طرف قبلہ جمال مشوق کے منہ کیا اور خاص اسکو قبلہ حقیقی جاننا تو پاسانی تلاوت
 حفظ قلوب و اطاعت باطن کی کرنے لگا اور اگر اپنے اختیار سے توجہ قبلہ مجازی کا ہوا تو شرک ہے
 اور اگر یعنی بیخانی میں اسکو جلوہ دکھائے تو بت کی طرف توجہ ہو جائے اور زنا کر میں باز نہ لے لے
 ادھر ادھر کے غم سے چھوٹ جائے غرض کہ عاشق کو اس مشوق کے جس چیز کی طرف توجہ ہو گا وہ
 اسکی حجاب راہ ہے نظم قبلہ و محراب جہاں بند زبں و روئے دلم سوئے رخ بارشہ قبلہ بدلت گشت گریہ مرد
 نیز بدان راہ بدین قبلہ وہ جو کہ نماز میں شریطن بہت میں الا شرط اصلی اسکی قبلہ ہے پس قلوب غالب کا
 بموجب اس آیت کے ہے قوله تعالیٰ قد افلقک وجہک فی السماء فلنولينک قبلہ توفیہا
 یعنی دیکھتے ہیں ہم پھر انامہ تیر کیا بیچ آسمان کے پس تحقیق پھر ایسے ہم تجکو طرف قبلہ کے جو
 پسند رکھیں گے تو اسکو اور قبلہ جان عاشقوں کا دل ہے بیت موضع شادی است چون قبلہ
 دل خود کو تم ہر قبلہ ماروے دوست قبلہ ہر کس حرم معرفت محراب حقیقی کی وہ ہر قال النبئی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رجعنا من الاصل فی الحرب الا کبر یعنی رجوع کیا تھے
 لڑائی چھوٹی ہے طرف لڑائی بڑی کے جو کوئی ہنگام حضور ہی پہنچا جاتا ہے جس جہاں خدا
 کی طرف توجہ ہو کر رہا تھے نفس و شیطان کے محاربہ و مقاتلہ میں مشغول نہ ہوا پس یہ جہاں

اوسکی محراب وقت ہے نظم زاہر و دہشیدہ تاجہ خوانی نہ مایم و زلف و شاہد محراب ماچہ دانی
 اہل معرفت و اصحاب حقیقت جس مطلب و مقصد کی طرف دل انسان کا متوجہ ہوتا ہے اوسکو محراب
 کہتے ہیں پس وہ محراب قبلہ دل ہے طرف حق تعالیٰ کے غرض کہ جب قید تعلقات جسمانی و نفسانی
 سے تو نے بالکل غلامی پائی اور کثرت اعمال تلاوت حفظ قلوب سے طرف عالم جبروت و جانی
 کے راہ چلے اور قلب نے اوس طرف کو توجہ کی اور اول جبکو قبلہ مقصود جانتا تھا اوس رگ و راہ
 کرے تب محراب حقیقی پائے واضح ہو کہ تو اول جو عبادت تجلیات محراب مجازی میں کرتا تھا
 خدا کے واسطے تھی بلکہ اپنے مطلب و مقصد و حصول درجات کے واسطے تھی یعنی بامید بہشت
 و حصول قصور باخلاص کی عذاب و فزع و یا ثواب عمل نیک و یا نجات سختی گناہ دنیا و آخرت کی تھی
 پس تو اس خیالات سے روگردانی کر اور اخلاص عبادت میں صفات جسمانی و آسمانی سے نکل اور
 بیچ صحبت مرشد و تربیت سالک مجذوب کی معرفت جذبہ اصلاح باطن و یقین پاسبانی عالم جبروت
 جمہوری کو اپنے انہما ہے دل میں حاصل کر تب محراب حقیقی کو پایہ نگاہ و بیچ عشق و استغراق کمالیت
 محبت کے تو ثابت قدم رہیگا نظم قبلہ و محراب و زلف قرب خسارہ ماست بہ سلطان جہان مدام
 در دل بچارہ ماست نہ شور و شر و شرک و کفر و یقین نہ در گوشہ و بد باخون خوارہ ماست نہ معرفت
 مسافرت چارم ہے یعنی مسافرت صلتی و مسافرت قناعتی و مسافرت طریقی و مسافرت
 حقیقی پس اول مسافرت مصلحتی وہ ہے کہ بادشاہان صادق و سوداگران سابق واسطے مصلحت
 اپنے خواہ اسلام لانے کافروں و فرما برداری کرنے مال گذاروں و خواہ تجارت سوداگری کرنے
 و نیا داری کے ہم سفر ہر سال اختیار کرتے ہیں اور خلق اللہ کو بیچ اطاعت ظاہر تا بہت نبوت
 کے مدد و امن دیتے ہیں اور کفاروں کو سلمان کر کے اپنا ماتحت کرتے ہیں چنانچہ حضرت
 رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے استقامت معرفت علم شریعت کے اور حضرت سلمان
 علیہ السلام وغیرہ انبیاء ایسے طور پر ہم سفر اختیار کر کے برضائے خدا غزاکر کرتے تھے اس لیے
 اوسکو مسافرت مصلحتی کہتے ہیں یہ امر بہتر ہے دوسری مسافرت قناعتی وہ ہے کہ وہ ہم سفر

شہ زں و فرزند یاد و پیش ابرو و ثراشان و حیدریان و قلندر ان و غربت بان گذری پوٹن بسبب فقر
و قناعت کے سفر اختیار کرتے ہیں کہ اگر دن میں کھانیکو ملا تورات فاقہ میں گذرتی ہے اور بعض
سے مادر و پدر واسطے تجارت دنیا و معلوم کرنے سختی ہر ملک و ہر شہر و دیار کے رزق کے لئے فرست
کرتے ہیں اور ملک و ملک کو دیکھتے ہیں مگر خدا کے کار آخرت کے واسطے بہت کم جانتے ہیں فقط پیٹ بھر
کے واسطے سفر کرتے ہیں پس یہ مسافرت شکم پرستی ہے اور غیر یاد خدا کے کچھ فائدہ نہیں کھتی یہ
تیسری مسافرت طریق و وہ ہے کہ حاجی و زائر واسطے زیارت خانہ کعبہ و مدینہ منورہ کے تشریف
لیکر مسافرت کعبہ مجازی کہ براۓ شکی و تری اختیار کرتے ہیں اور شہر بشہر پہنچتے ہیں اور زیارت
قلوب و زیارت قبور کی کرتے ہیں اگرچہ یہ مسافرت طریق بہتر ہے کہ معرفت اسلام ہے لیکن
طالبان صادق اس مسافرت میں کچھ بوسے معرفت حق تعالیٰ کی نہیں پاتے نیز کس واسطے
کہ مسافرت راہ حقیقت بخیر صحبت و تربیت مرشد کمال کے خدا تک راہ نہیں چوٹھی مسافرت
وہ ہے کہ دریافت کرنا مسافرت کعبہ حقیقی و استقامت راہ حقیقت کو معرفت حق تعالیٰ و یقین ارشاد
مسافرت باطنی متابعت حضرت رسالت و استقامت دل و جان و ہونچنا بشرط ہا سہانی قہر
حضرت کو ہمیشہ رات دن ساتھ تربیت مرشد کمال کے دل و جان میں بشرط سہج و معرفت حقیقت
کے مکرر صحبت و تربیت مرشد کمال کے اسکا دریافت ہرگز نہیں ہوتا ہے نظم مسافر با شایم
ماہ میر و ہ قدم باہوش نہ در یاد حق ر و ہ سفر از دل بدل خود با بدت کرد نہ در دنیا زمین ہو و ہوش
معرفت و سنوین بچ دریافت کرنے معرفت خلفاء صادق و معرفت محمد حقیقی و معرفت جاں
قصات و معرفت صلوة حقیقی و معرفت پیر کمال و معرفت مرید صادق و معرفت صوم حقیقی و صوم
مجازی و صوم صودی و صوم سنوئی معرفت مراقبہ و معرفت احکام کاف کو واضح ہو کہ دریافت کرنا
عبادت مقبول و تعلیم معرفت حقیقی و معرفت عبادت جسم مجازی و دریافت اطاعت باطن
عبادت خضیات و معرفت صلوة حقیقی و عرفانی و معرفت عبادت مجازی انسانی و دریافت
مرشد انسان کمال کہ معرفت راہ حقیقت اطاعت باطنی عمل صلاحت تربیت حضرت مرشد کمال

و در یافت معرفت میدان طالب صادق کلا این صحبت و تربیت و بیعت و ارادت کمالیت
 کے ہون و در یافت معرفت صوم مقینی و صوم مجازی و صوم صوری و صوم معنوی و در پا
 معرفت مراقبہ حقیقی حصول پاسبانی قرب حضرت متابعت انبیاء و اولیاء سالکان ہمدوق کو بجز
 مراقبہ اصلی کے چارہ نہیں و در یافت معرفت احکام مجازی نفسانی و در یافت معرفت
 خلفاء انسان کامل کو راہ حقیقت و اطاعت باطن بہ صلاحیت متابعت سلاطین صادق کی حاصل
 کی ہو صحبت و تربیت مرشد کامل سے ضرور ہے چنانچہ مقتدا الخلفاء تاج الاولیاء سلطان ابراہیم
 رحمۃ اللہ علیہ بیچ لغو ظلمات اپنی کے غلامت کمالیت سلاطین صادق و واصلان حق کی کشتہ پزیر
 کہ جو کوئی مدت تک صحبت تربیت مرشد کامل و ارشاد معرفت جذبہ اصلاح باطن سے ساتھ طاعت
 عبادت خفیات متابعت حضرت رسالت و استقامت یا بحق تعالیٰ بدل و جان کمالیت
 کرامات پاسبانی رات دن و تربیت حضرت کو خدا تک پہنچا ہوا و سکو خلفائے بین پس رہا بشاہ
 صادق و خلفاء حق کو واجب ہو کر واسطے خیریت کار آخرت و دریافت استقامت دین و ایمان
 وقوع ثمرات دنیا بنظر روشنی اسلام کے ان چھ شرائط و علامات کمالیت کو فرض جانیں شرط اول
 وہ ہے کہ ایک مدت صحبت تربیت مرشد کامل و یقین ارشاد راہ حقیقت باطاعت باطن عبادت
 خفیات متابعت حضرت رسالت سے بہر حال ملازمت حفظ قلوب کی دیکھنے و سننے و کھانا پینے
 و پاسبانی قرب حضرت سے رات دن کر کے ساتھ اتصال مع اللہ کے خدا تک پہنچے شرط دوم
 وہ ہے کہ دریافت اطاعت باطن کو ظاہری عمل صلاحیت و عقلی عبادت معاملات و معادات
 سے اور استقامت راہ شریعت کو محاسبے تقسیم و تصرف و ولایت و ملک کی حاصل کر کے جمع تہذیبی
 و سفوح حضرتین ساتھ خلائی کے رہے اور استقامت صحبت تربیت مرشد کامل و یقین ارشاد راہ
 سے اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت کو دائم الحال کرے بیٹھے پاسبانی قرب حضرت کی
 کر کے رات دن ساتھ خالق کے رہے شرط تیسری وہ ہے کہ واسطے دفع تصرف و خطرات ثمرات
 حصہ ارباب اللہ استقامت کو در یافت کرنا استقامت دس چیز مراطی اصلی متابعت بنیاد و خلفاء کامل

بادشاہانِ مہادق کو شرط ہے کہ تاہم لشکر کشی کو ملک گیری میں دفع خطرات تعلقات ترقی ملکیت کی سفر سفر میں وکٹریٹ بیٹھے محبت تربیت متابعت ربط امر مقرر شد سے کرتا رہے اور غفلت لسانی غیر برحق تعالیٰ دلِ جان میں نہ آنے دے شرط چوتھی وہ ہے کہ دریافت کرے آتش کی انگلی انگلیاواولیا کو تعریف مشایخون سے اور حاصل کرے متابعت خلفاء برحقہ اور استقامت حنایت و احسان زیارۃ القلوب و زیارۃ القبور کو اور شفقت کرے شکستہ دلون و غریبون و بیوہ زولوں و یتیموں کو عاجزون و فقیروں و مسکینوں پر کہ واسطے عبادت آخرت کو تازہ کرنا دلوں کو فرس ہے شرط پانچویں وہ ہے کہ اوپر حاکمان ہر گناہت و صوبہ جایت و قصبہ جایت قاضیان و خطیبان و گماشتگان کے حکم جاری کریں کہ تا اطاعت شریعت و عمل صلاحیت و نماز روزہ و امانت و دیانت و دینداری کو نگاہ رکھیں اور اوپر سکروں میں کار بند زمین کس واسطے کہ آخر زمانہ میں عالم و ظیفہ دار ساتھ یا وفاق و عمل صلاحیت ملے دیانت کے ثبوت بخوار و رعایت دار و بیکار و بدکار بہت ہونگے اور اس وقت میں سمجھ روشنی اسلام کی نیکی اور تاریکی جہان میں طاری ہوگی اور حق تعالیٰ اس وقت برکت و حرمت بہت کو جہان سے اٹھا لیگا اور بلا اسماں سے نازل کرے لکھنیاذباللہ یعنی پناہ دے اللہ صحبت اعلیٰ پس متابعت رسول اللہ کی وہ ہے کہ خلیفہ ولایت کو واجب ہے آگے اون کو کہ کلی کہ جو عمل صلاحیت و دین داری کے لایق کام کے ہوں و زینتین چائے کہ کل قیامت کے روز ہر کام حساب کے شرمندگی ہوگی شرط چھٹی وہ ہے کہ امر معروف کی تاکید کرے اپنی تمام دارالسلطنت میں اور ہر عوام مسلمانوں کے کہ تا نماز روزہ پانچون وقت ساتھ عمل صلاحیت و استقامت براہ شریعت متابعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ادا کریں کہ اس روشنی ایمان و معرفت اسلام ہو پس خلیفہ ولایت کو لازم ہے کہ آخرت کے کام میں غفلت نکوسے تاکہ حق تعالیٰ اس کو اپنی پناہ میں با ایمان رکھے بکرمہ و فضلہ معرفت حقیقت حق وہ ہے کہ قال البیہقی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قلب المؤمن بیت الجمعة یعنی الجمعة المساکین فی قلوبہم یعنی دل دسویں کا جامع مسجد ہے اور جہ مسکینوں کا بیج دل اونکی کے ہے واضح ہو کہ طرف معرفت حقیقت

خدا سے چاہتا ہے، پیکرہ قدم مکان اوعل توڑنا اور دل خدا سے اوٹھانا اتصال خدا سے انفعال چاہتا ہے ساتھ زبان و پاؤں و آنکھ کے پس علماء سالک و خلفاء صادق ساتھ مع خلائق و عوام مسلمانوں اہل شریعت کے سچ اطاعت ظاہری متابعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جمعہ اور کھانے کو جاتے ہیں اور قضا نہیں کرتے ہیں کس واسطے کہ خلفاء اہل صلاحیت کو اتباع رسول اللہ کا کرنا چاہئے کہ تاحق نقالی راہ حقیقت کی دل میں کھولے لیکن بعض مفسرین کرام عاشقان حضرت الفان کامل و سالکان مجذوب کو ابتدائی حالت میں ایک مدت تک میں جانا شرط ہے کہ تا اطاعت جذبہ اصلاح باطن متابعت نبوت و نیاز مندی استقامت باحققا و سبالہ عبودیت و کمالیت حفظ قلوب میں ثابت قدم آدین اور واسطے تفرقہ خطرات باطن کے اطاعت ظاہری سے قدم باہر نکالنے میں محتار ہو وین قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من عرف اللہ قطع امر جلہ وکل لسانہ یعنی جس نے پہچانا اللہ کو کٹ گئے پاؤں اور کٹ گئی ہو گئی زبان اور کھل نظم باران شنیدہ عام کہ بیابان گرفتار اندہ بی طاقت از ملامت خلق از برای یارہ ہر کس میان جمعہ و مدی گھوشتہ بیکانہ خلق باش تو شواشنائی یارہ حکایت منقول سے کہ ایک وز تاج الاولیاء خواجہ یازید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ پر سر گذر گاہ خلائق زیر سایہ درخت کھڑے تھے کہ چند مردم اہل صلاحیت جاتے تھے خواجہ یازید کو دیکھ کر سلام کیا خواجہ نے علیکم السلام کہا کہ لوگوں کو چاہئے کہ عزیز تم کمان جاتے ہو عرض کی کہ واسطے نماز جمعہ کے خواجہ نے یہ حدیث پڑھی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیاتی علی الناس یجتمعون فی المساجد ویصلون ولبس فیما بینہم صومع یعنی جلدی ایک اور پردہ یون کے ایک ایسا وقت جو جمع ہو دینگے مسجدوں میں اور نماز پڑھیں گے اور نہیں ہونگے سچ اوکے مومن اور کمال عزیز و معہ کیسا بزرگ و زچہ ہو کہ بزرگ دن کو عبادت خدا کی دو چن کر چاہئے نکلا اور دو رکعت فرض کم ہو جائے اب تم میرے پاس آؤ اور چار بار میرا طواف کرو اللہ تعالیٰ جمعہ تمہارا قبول کرے گا پس انھوں نے بصدق دل ویسا ہی کیا خواجہ نے کمال عزیز و اپنے گھر کو پھر جاؤ مگر وہ صدق دل سے کھڑے رہے کہ خدا غیب سے

آئی کہے بایزید جس نے صدق دل سے یہ الطواف کیا جس کو ملاحتے قبول کیا جبکہ انہوں نے پندار
 فیہی سنی وہیں سے لپٹے گھر و نکو چہرے کے نظم عارفان و درو و عید کنند و می و دیگر حج و نہ عاشق
 است دل بجمہ نہ بارفتن حج و عاشقان و سب سہرہ درہم عشوق و حقیقی در دل است و
 مجازی آن حج حکایت سچ ملفوظات قطب الاولیا خواجہ ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ کہ
 منقول ہے کہ خواجہ نے چوالیس برس تک قریب شہ کے ایک ویرانہ میں عزت اختیار کی اور کسی
 آیا و کیونہ آئے ایک روز یکا ایک خلیفہ مصر واسطے ملاقات خواجہ کے آیا اور بکلام گفتگو کے خواجہ
 سے پوچھا کہ آپ کتنی برس سے یہاں تشریف رکھتے ہیں اور اس ویرانہ میں ایک تو تنہائی اور
 دوسرے شب تاریک نکو کنوئیں خوش آتی ہے خواجہ نے کہا کہ اے بادشاہ میں جیسے کہ اپنے
 دوست کے پاس بیٹھا ہوں جو کچھ کہتا ہوں اس سے کہتا ہوں اور جو کچھ سنتا ہوں اس سے
 سنتا ہوں اس وقت میں تنہا ہوا ہوں کہ جو تجھ سے ملا ہوں کس واسطے کہ اب دوست مجھے رو
 گردان ہوا اور درمیان میرے و دوست کے پردہ آگیا بادشاہ نے عرض کی کہ اے ہر گوار
 اگر آٹھ روز میں جمعہ کی نماز کو شہر میں آپ تشریف لاؤ میں تو خلاق لکھواؤں کہ آپ کے قدم مبارک سے
 بہت خیر و برکت حاصل ہوگی خواجہ نے کہا کہ اے بادشاہ جامع مسجد میں مخلوق جمع ہوتی ہے
 اور خالق مخلوق میں نہیں ملتا ہے جو کہ خالق تھا و واحد ہے پس جو کوئی وحدانیت اور سکی
 خلوت و تنہائی میں نہ ہونے کا تقاضا اللہ عز و جل یعنی شاید پاویگا بعدہ خواجہ نے یہ شعر پڑھ کر نظم
 سب سے شراج شاید تو مسجد بخوانی ہا مست اسودتوان نماز کروں ہا ہم بکوسے شاہستی و سجود را
 مستی حق ہستی مخفی نماز کروں حکایت منقول ہے کہ تاج الاولیا خواجہ ثنائی رحمۃ اللہ علیہ
 ایک مدت تک باہر شہر کے کسی ہر گوار کے گنبد مزار گورستان میں رہتے تھے اور برس چھپنے
 میں باد کیو جایا کرتے تھے دفعتاً خلیفہ شہر واسطے ملاقات خواجہ کے آیا اور بکلام گفتگو کے کہا کہ
 اے خواجہ نکلو اس مزار گورستان میں کتنی برس ہوئی کہ آبادی میں مخلوق سے جا کر نہیں ملے اور
 اسے اطاعت عبادت ظاہری متابعت حضرت رسالت کے کیوں نہیں نماز جمعہ کو آئے

خواجہ نے کہا کہ لے بادشاہ آج جکھو میں پس ہوئے کہ عینے اس شخص سرکش و دشمن بد راہ کو اس کو نشان
میں قید کیا ہے اور اس کی گھسیائی کرتا ہوں اگر کسی طرح ہر قدم باز نہ لوں تو تفرقہ چلنے و دیکھنے سے
دل و جان خطرات میں ہے اور تھکے کان و زبان بیج حرکت کے آویں اور آراہنہ اطاعت
رحمانی سے طرفہ نہ نما، حیوانی کے جاوین چہنا پنچہ خواجہ سنا یہ حدیث ا وقت ہڑعی قال النبی
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من ذان حلاوة العزلة والحلوة استغنی عن کل دواء یعنی جس نے
چکھامزہ کو شہ نشینی و خلوت کا تحقیق سے پرواہ نہ ہو اسے سب مزوں سے اسے ہارستہ ہو گا اور
دن اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و نیاز منہ می یا و حقنوا اسے
و پاسانی قرب حضرت و دایم الحال عند الوصال سے ساتھ خدا کے رہتا چہا ابتا بہ و زبہ است
خدا کے شرمندہ نہو نظم بت پرستم من گمراہ تو زار بدانی و دین کہ تسبیح بدستم نگر می نام است
موزن چہ مرا جانب مسجد خوانی و رو بسجہ کہ مرا ماسی و شاید کار است و منقول سے کہ قطب الایا
قاضی جن القنات فیضیل جہانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملفوظات میں لکھتے ہیں کہ شریعت میں و
وریافت کرنے اطاعت ظاہر و نماز سمجہ کی شرائط بہت ہیں لیکن از انجملہ شرط اصلی وہ ہے کہ امام
جامع مسجد خطیب بیت الجمع طہسان پوش ساتھ متابعت حضرت رسالت اہل حضرت علم العبرۃ
واہل صلاحیت علم طریقت کے دل بالکل حق تعالیٰ سے باندھے ہو اور غفلت تلاوت سے اوراد
وظایع میں مستعد ہو یعنی رات دن دایم الصلوٰۃ و عبادت تجلیات سے مقام زہد و صلاحیت
میں ثابت قدم ہو اور بسبب عمل ناموس و اطاعت ناقص کے خطرات انسانی سے نجات پا کر نہطر
محراب مسجد کے لایا ہو کس واسطے کہ بزرگواران و صاحبان و صدیقان و مخلصان کرام و اولیاء رب
و بادشاہان صادق و عابد و علما و حافظ و زہاد و امرا و فضلا و اکابر و زائرین و خلائق عوام سب کے
اقتدار کیلئے اور متابعت اس کی مثل متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ہے جبکہ امام ایسا ہو تو
نماز امام مخلص کی قبول کرے اور مقتدیوں کی بھی نافرہ یا فرمائے پس امام جامع مسجد کو صلاحیت
اخلاص کی شرط ہے کہ ایمانست و اقامت و خطابت و جماعت جامع مسجد کی کرنا بزرگام و عالی مقام ہے

اگر امام جعفر علیہ السلام نے خلافت ان کے بعد سنبھالی تو ان کے ہاں اور تارک مصلوٰۃ رہ چکا تو چھپا ہوا ہو تو فی اقامت
وہ ہر محنت کر گیا اور سکو ہر کز لذت و انعام دل میں نہ مل سکا پس آخر میں اس بات میں پہنچا
تکڑا چاہتا ہے کس سے کہیں یہ نہ ہو کہ اس کے دل میں نہ ہو تو ضرور فطرت انسانی و انسانی دل میں پیدا
ہو گئے اور فطرت انسانی و فطرت انسانی ہو گئے ہیں اور شیطانی بت راہ ہے پس بہت پرستی کفر معصیت
آخرت و عند اللہ بعد و نے نصیب ہے غرض کہ ایسی امامت کرنا اور اس نماز گزار حقیقی جاننا
کب درست ہے کیونکہ خدا تعالیٰ اسی نماز کو قبول نہیں کرتا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا صلوة الا بحضور القلب یعنی ہنہیں ہے نماز مسلم کی مگر ساتھ سنو راہ کے پس اے کے
پہنچا اختیار کرنا چاہیے خلیفہ شہرہ والی ولایت کو اس امر پر نظر چاہئے کرنا جو آدمی کے اہل صلاحیت
و دیندار و الیق امامت و خطابت و مجاہد کے ہوا و سکو مقرر کرنا واجب ہے کہ تاقیامت کے مردمان
اہل شریعت و اہل طریقت و صاحب تحقیق انکی رہنمون مصدع میر کر کا فر بود تاج سلطان کے شود
یہ بات اور خطیب کے مطابق ہر معرفت گمان قضات وہ سے کہ تاج الاولیا فاضلی اندر
رحمۃ اللہ علیہ نے ملفوظات میں تحریر فرماتے ہیں کہ حاکمان دارالقضا بادشاہ والی ولایت کو بہت
خطبین ہیں از انجملہ شرط اصلی وہ ہے کہ جو قاضی فتوے جاری کرتا ہو وہ اہل معرفت علم شریعت و فہم
علم کتاب و علم تفسیر قرآن و اہل معرفت علم طریقت و عبادت صلاحیت و دایم الصلوٰۃ و دیانت دار
و اوراد و طایف میں مستعد کار ہووے کہ جس باب میں حکم دے خلافت کتاب میں پس ایسا دیکھ
و متقی قاضی چاہے اور اگر قاضی شہر از روئے شریعت و طریقت کے نے علم عنہ اخلاص و خلافت
ان شرطوں کے ہے یعنی دنیا دار و نہ معرفت گرد کا و بد کردار و رعایت دار و دل آزار و رشون خوا
ہے پس حکم اور کا از روئے شریعت کے نا سمع ہے کس واسطے کہ اگر حکم بموجب کتاب کے حکم کرتا
سید ہے اور اگر حکم دیتا ہے شقی و گنہگار ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم القاضی نے
الجنة والقاضی فی النار یعنی قاضی جنت میں اور قاضی دوزخ میں پس آخر زمانہ
میں حکام شریعت و علماء غیر مجرب و بے معرفت جذبہ صلاح باطن کی از روئے دیانت کے حکم دینے

بہت کم و نادر ہوں گے کہ کسی نے اسے کہ سکھ موجب کتاب کے نکرینے بلکہ ازراہ نفاق و شہرت کے
 و شکا پس نیا یہ الہیت کو اس امر کی تحسین واجب ہے کہ کوئی اطاعت شریعت سے غافل نہ ہو
 یعنی جو شخص کہ عالم و متقی رو یا نہ ہو کار و دیندار اس کے لئے کہ اس کو اس پر کومت پر موقوف
 ان اہل انہ تر اینہ کم نہ جاری ہو بہت فاقہ ان حکم شریعت دار و رمی و ریاض سالان باطل
 پسند و متقی رشتہ ستان نہ منقول ہے مقتدر خفا تاج الان لیا نیا سجاد سلطان ابراہیم ادھم رحمہ اللہ
 عیدہ سے کہ خلفاء و اہل حق خدا مجازی ہیں پس یاد شان و اوصاف نورانہم ہے کہ او پر عام
 مسلمان قصبات و قریات دارالافلیح اپنی کے واسطے کہ انہ امر معروف و دینے پانگہ و
 اقامت و جماعت و صلاحیت خلائق کے تاکہ کرے اور رہا دہ کو شمش فرماتے کہ نوشنودی خدا
 و رسول کی مافار صادق سے یہی ہے کس واسطے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ انہ احکم امحکم اور پڑا تھ
 حاکمان صادق و امیران خلق کے رکھا ہے اور متابعت و محبت انہ صلی اللہ علیہ
 والہ وسلم کی وہ ہے کہ خلق اللہ کو او پر ہدایت کے اگر کہ انہ نیکو معاشرہ انہ اولاد امر کی
 سب پر واجب ہے اور مخلوق کا صلاحیت میں کو شمش انہ راہ خدا کو بچانا واسطے دین
 کام دنیا کے روشنی ایمان و اسلام ہے بلکہ او پر غلایق مرد و زن و عورت و باخوار کی بہت تاکید
 کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شامت اعمال سوہنواروں میں
 نمازوں سے تاریکی ایمان و گرفتاری آخرت و عدم اجابت دعا مساجد ہوتی ہے اور جامع
 شایخ اہل صلاحیت رحمۃ اللہ علیہم کا اس امر پر ہے کہ حق تعالیٰ عام مساجد صالحون و
 صدیقوں کی بیج حق خلفاء صادق کے اجابت فرماتا ہے اور ان کو قوی بہت کرتے بحسب
 النبی آلہ و اصحابہ معرفت صلوة حقیقی صحافی وہ ہے کہ اطاعت فرمانبرداری یا دحق بجا
 و متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و مداومت تلاوت حفظ قلوب و مسالحتہ
 عبودیت و پاسبانی قرب حضرت کی کرنا ساتھ تربیت جذیہ اصلاح باطن و تلقین مرشد کامل کی
 استقامت توجہ باطن کی معرفت سیر فی اللہ میں ہو اور ملازمت کرنا حضور قلب میں ساتھ

مداومت عبادت و خفیات کی کفر خدائوں بلکہ اپنے بھرنے و باتیں کرنے میں بھی ہوا یہ ساتھ خود
 کے ہولے عزیزیہ نازر حمانی کچھ اوس نازکے مانند نہیں ہے جو کہ ہم تم قیام قعود و رکوع و سجود میں
 ادا کرتے ہیں قولہ تعالیٰ الذین ہم فی صلواتہم و ایمون یعنی وہ لوگ جو وہ بیچ ناز
 اپنی کے ہیں ہمیشہ نظم من مست خرابات نازی کہ گزاریں دروے نہ قیامی نہ رکوعی نہ سجودی
 در خلوت دل تابنا و الفت توحید حق را نتوان یافت ازین قیام و قعودی و منقول ہے کہ
 ایک روز خواجہ شبلی علیہ الرحمتہ اوٹھے کہ تانماز پڑھوں اور یہ کہا فیکسی نہ مانا نا طویلہ ثم صلی
 فلما فرغ من صلواتہ قال یا ویلہ وان صلیت محلاً وان لم صلحک کفر یعنی پس رکوع
 زمانہ دراز تک پھر ناز پڑھی جب فارغ ہوئے ناز اپنی سے کہا اے افسوس اگر ناز پڑھوں میں مگر ہو
 میں اور اگر نہیں پڑھتا ہوں میں کافر ہوتا ہوں پس اگر ناز پڑھتا ہوں تو مگر ہوتا ہوں و اگر نہیں پڑھتا
 تو کافر ہوتا ہوں اے عزیزیہ جاننا تو نے کہ شبلی بھی اسی جماعت کے لوگوں میں سے تھا کہ
 الانبیاء و اولیاء و الخلفاء یصلون فی قلوبہم یعنی انبیاء و اولیاء و خلفاء ناز پڑھتے ہیں
 بیچ دون اپنے کے افسوس آتا ہے مجھ کو اور پر علماء رنار سیدہ و سالکان خیر محذوب کہ وہ حیوان
 ہیں کیونکہ اس ناز حمانی کو طول جانتے ہیں پس یہ وہ حلول ہے کہ میری جان اس پر قربان ہو جو
 حق حاشیہ حلول یعنی گستاخانہ اصطلاح حکمت میں اوسکو کہتے ہیں کہ خصوصیت ایک چیز کی
 دوسری چیز کے ساتھ اس وجہ پر ہو کہ اشارہ آپ کے ساتھ عین اشارہ دوسرے کے ساتھ ہو جیسے
 سیاہی لکھو بھین پس حلول قسم پر ہے سر تانی و طر تانی حلول سریانی وہ ہے کہ اجزا حال کے محل
 کے اجزا میں گھس جاوین او حلول طر تانی وہ ہے کہ اجزا حال کے محل کے اجزا میں گھس جائیں بلکہ ایک شے
 شے دوسری آگوشی شے میں ہو پس جو حلول کرتی ہے اوسکو حال کہتے ہیں اور حسین حلول کرتی ہے
 اوسکو محل کہتے ہیں قولہ تعالیٰ لیس عند اللہ صباح و لا مساء یعنی نہیں ہے نزدیک اللہ
 صبح اور شام جبکہ خود کو موجود کیسے قولہ تعالیٰ ابد انہم فی الدنیا و قلوبہم فی الاخرۃ
 یعنی بدن اوسکے بیچ دنیا کے ہیں اور دل اوسکے آخرت میں ظاہر ہو گا اس مقام میں گویا ہوا تھا

نہ دن سپہ پس کیونکر کمال ہشتراق جو میں پانچون وقت نماز کو ادا کر سکتا ہے قسط نماز بجا است
 دالما بادہ ست پر کردہ تو چہ دانی نمازستان راہ اگر سائیدہ خواہی کہ ذات جنس یعنی نہ دنی تمار برہنہ
 دل پر بیان راہ جو کہ اصحاب ظواہر یعنی ظاہرین لوگ نماز پڑھتے ہیں اور دنیا اور کج ذالیات انسانی
 سے بجا پریشان ہوتا ہے بایہ سبب انہی نفس کی ہے اور بہت زیادہ انسانی ہے شیطان سے
 او شیطان بت پرستی ہو کر بت عاقل خدا اس نماز مانا کہ رہا نہیں جانے میں کہتے تھے
 کہ غیر اللہ دل میں حاصل ہوتا ہے بلکہ دل کو کفر خدا اللہ و ابطالت میں آتا ہے پس اگر اس امر
 میں کچھ شک نہ لانا چاہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صلی صلوۃ طویلاً فی المساجد
 من زیمة البدن من الثواب والعمامة فی المناظر الخ لا یمنی و ما کان فی قلبہ الا جہاد
 من نیاس الدمار من لا صلوۃ ولا یصل یعنی جسے نماز بڑی بیج سے جہاد کے واسطے
 زینت بدن کے جہ و عمامہ سے بچ نظرون خلق کے اور نہ گواہ دل اس کے میں مگر جہاد چاہئے
 دارین سے نہ نماز میں نہ پڑھتا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولیاء تحت قبائی لا یمیز
 غیری یعنی اولیائے قبائری کے ہیں نہیں جانتا ہے کوئی اور کو سوا میرے ترجمہ حقیقی
 وہ ہے کہ اکثر ساکان غیر مذہب واسطے مشہور ہونے خلق اللہ میں جبہ و دستار پہنکر نماز میں بیٹھا
 و آخرت کی روش پر چلتے ہیں اور خدا سے دور رہتے ہیں اور نہ کچھ بڑے معرفت حق پرستی عارفی
 کی دل میں رکھتے ہیں اور سبب اعمال انسانی کے خدا سے غیر ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 لا یقبل اللہ صلوۃ الا من طریق القلب یعنی نہیں قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ نماز کو اگر دل کی راہ
 جو ہو نماز قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصلوۃ ثلثة انواع فی العالم صلوۃ من اللہ فی
 العالم الناسوت و صلوۃ الی اللہ فی العالم ملکوت و صلوۃ اللہ فی العالم
 الجبروت فان صلوۃ اللہ صلوۃ حقیقہ فی قلوب العارفين یعنی نماز تین قسم ہے پہلی عالم
 کے ایک نماز اللہ کی طرف سے عالم الناسوت میں اور ایک نماز ہے اللہ کی عالم ملکوت میں اور
 ایک نماز ہے اللہ کی عالم جبروت میں پس تحقیق نماز اللہ کی نماز حقیقی ہے پہلی عالم عارفوں کے

افسوس یہ نازحانی کچھ وہ نازنین ہے کہ ظاہری لوگ حق پرستی اعمال و لغات سے سمجھ کر کہتے ہیں نظم ناز عاشقان سرسب پنهان ہو کی اودانکہ دایم در نازست و چہ دانند حق این ناز و دلان
 بعد از جان عاشق در نازست و قال البیہقی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الفرض فرض من شر جن
 الا بنیاء علیس من الا قوال و الا افعال و هو من بین الفرضین فرض من اللہ
 و فرض من الی اللہ فہو اعراض الفرضین فرض عند اللہ صلوة حقیقہ من بنیاء الجن
 یعنی فرض فرض ہے فرض نہیں ہے اقوال و افعال سے اور وہ در بیان و فرضوں کے
 ہے فرض من اللہ اور فرض الی اللہ پس وہ روگردانی ہے و فرضوں سے نزدیک اللہ کے
 صلوة حقیقی ہے چاہے حق سے افسوس یہ نازحانی دل کے سوا نہیں ہوتی ہے اور بجز عار و
 وصا بہ قصود کے کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے کس واسطے کہ بغیر تربیت مرشد کامل کے ہرگز ہرگز ہرگز
 نہیں آتی ہے قال البیہقی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المؤمن مشاہد من ذکر الخفی فہو مو
 و ہونا ظہری قلوب المؤمن یعنی دل مومن کا دیکھنے والا ہے ذکر خفی سے پس وہ مومن کو دیکھنے
 والا ہے طرف دل مومن کے قال البیہقی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المؤمن مرآة المؤمن واللہ اعلم
 یعنی دل مومن کا آئینہ ہے مومن کا اور اللہ مومن ہے پس دریافت معانی حدیث و معرفت عالم
 جبروت کی بجز تربیت جذبہ اصلاح باطن کی استقامت میں نہیں آتی کس واسطے کہ حاصل کرنا عبادت
 خفیات کا دل جان میں ہر سید کا کام نہیں ہے و نہ ہر عالم جانتا ہے و نہ ہر سالک دریافت کر سکتا
 پڑھنے والا کیا کہے و سنے والا کیا سمجھے پس جانتے و سنے جانتے ہیں ہزار سالکوں میں سے
 ایک اور بہت زیادہ و نین سے کوئی اور جو کوئی جانتا بھی ہے تو اوں سالکوں میں سے جانتا ہے
 کہ ایک مدت اسنے صحبت مرشد کامل تربیت سالک مجذوب کی پائی ہے اور اطاعت اہل
 فضول اہل عالم ناسوت کو چھوڑ دیا جب طالب صادق اللہ کی عنایت سے پاسانی قرب و گناہ
 مطلوبہ مقصود کو پہنچا معرفت پر مرشد کامل سالک مجذوب کی وہ ہے کہ کوئی شخص کسی
 بزرگ کی صحبت سے تربیت جذبہ اصلاح باطن و نیاز مند علی عالم جبروت و اطاعت فرمانرواری

بالنسبہ باہانی قرب حضرت کی حاصل کر کے اتصال مع اللہ میں خدا تک پہنچا اور اسے تہذیب و تعلیم
 وارتداد سے مدد دے اور طالب صادق کے مثل طبیب حاذق کے ہوا تو لازم ہے کہ اس وقت
 تربیت تعلیم کی پرورش کرے اور محبت و ارادت کیوں اور خدا تک پہنچا دے اور اگر تہذیب
 مرید کا یہاں نہ پہنچا سکے تو وہ ہنوز طالب مبتدی ہے اسکو محبت و ارادت لینا و تربیت
 و تعلیم کرنا درست نہیں اور نہ اسکی تربیت و تعلیم سے کچھ مقصد حاصل ہوگا اگر تو چاہتا ہے
 کہ جمال اس سرکار کا تجھ کو جلوہ دے اور منہ دکھلائے تو ایک مدت صحبت مرشد کامل و تربیت
 سالک مجذوب کی تو حاصل کرتے تو ساتھ تعلیم جذبہ اصلاح باطن معرفت صلوٰۃ حقیقی حافی
 و نیاز سندی اتلاوت حفظ قلوب و سبب لغت عبودیت و فرمانبرداری یا بحق تعالیٰ اطاعت باطن
 متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی و ایمان بحال عند الوصال و پاسبانی قرب حضرت
 و ہمت و کثرت کرامت مقام الوہیت و کمالیت اتصال مع اللہ کو پہنچا دینا کا نظم کرتے
 کامریش گیر و ہلاکت راز بہر غیث گیر و اگر نلی پیر کا ریش گیر نہ ہی در بند شیطانی سیری معرفت
 مرید طالب صادق کی وہ ہر طالب صادق تربیت جذبہ اصلاح باطن و تعلیم سالک مجذوب
 مرشد کامل کی طرف رجوع کرے اور مبدع پاسبانی یا دقت تعالیٰ کی دل سے بچھوڑے اور رات دن حاضر
 و غائب مرشد کی اطاعت باطن و صلوٰۃ احمالی کو ترک کرے اور نیاز سندی ملازمت حفظ قلوب و متابعت
 رابطہ امر و نہر پر چلا جاوے اور جو کچھ عبادت تجلیات و اطاعت اعمال فضولات کو ترک کرے یا حکم ہو
 تو ترک کرے اور دائم بحال رابطہ امر و مرشد کو بچھوڑے چپکے ایک مدت اس انتقامت پر گذری تو مرید
 طالب صادق تھوڑے دنوں میں پاسبانی قرب حضرت سے مطلوب مقصود کو پہنچ جاوے گا بہریت
 و جلوئی کہ میند عاشق جمال جانان نہ باید کہ در میانہ عبرت نظر نہ باشد عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ
 کہتے ہیں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ جو واسطے ارشاد مرید و اطہار تربیت و پرورش کی فرمائی ہے
 قال البیہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادۃ الانبیاء والا ولیاء والخلفاء حلیس الجواس و عبد
 الانفس عند القلوب من نیاز المحبوب یعنی عبادت انبیاء و اولیاء و خلفاء کی بہر نیاز و حلیس

اور کتنی نفسوں کی ہے نزدیک دلوں کے چاہئے محبوب سے پس واسطے دریافت کرنے معانی
رموزات معرفت عالم جبروت و معانی اظہار کی چند باتیں کہنا چاہیے واضح ہو کہ طاعت باطن
کی نماز حقیقی روحانی ہنہانی قرب حضرت ہر سید ہی طرف سے ہے اور نہ اولیٰ طرف سے ہے
نہ دوسرے نہ نزدیک ہے بلکہ راہ حقیقت حصول نلاوت حفظ قلوب سے دل میں ہے مگر پھر
ترتیب یقین مرشد کامل کے ہرگز ہتھکڑیاں نہیں ہوتی جیسے اسست عارفان را سجدہ پیشا
نماز عاشقان در دل اگر دانی نہ خواہش علیہ سے یہ حدیث نبوی منقول ہے کہ جو واسطے
ارشاد مومنین کے تربیت اختیار و تعلیق اظہار کی پرورش فرمائی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
و سلم صلوة الہ نبیاء والاولیاء والخدماء یصلون فی قلوبہم دایم یومنین
نماز انبیاء و اولیاء و خدما پڑھتے ہیں بیچ دل لپٹ کے ہمیشہ یہ نماز حقیقی روحانی ہنہانی و حصول
قرب حضرت ربانی وہ نماز نہیں ہے کہ جو مرام حرکت قیام قعود و رکوع سجود اطاعت عالم
ناسوت انسانی میں بجا لاتے ہیں اسے عزیز ایک مدت میں عبادت مال نہ ملا : : : : :
عالم ناسوت میں عمر اپنی صرف کی مگر کچھ بوجے معرفت حق پرستی استقامت اصلاح نیاز مندی کی
ول ہنائی الایہ نماز حقیقی روحانی دایم الحال عند الوصال سے قیام و قعود و رکوع و سجدہ کے
ول جان میں رہے نظم مردان راہ حق کہ نکر و ندہی نماز از سر بہار عاشق در دل بود نماز فکیر
در دوزخ است آن نماز کہ بروے مردم گذاری دراز معرفت صوم حقیقی کی وہ ہے کہ صوم
یعنی روزہ حقیقی مراد اوس قبض دل سے ہے کہ فکر دنیا و مہمت دین کی حفاظت اسرا میں کر
سے قلع ہوا اور افطار بھی اوس روزہ کا اوی جس سے ہے کہ جس سے قبض ہوتا ہے اور
ٹوٹا اوس روزہ کا فکر یا سوا اللہ سے ہوتا ہے یا اندیشہ قیامت سے اور جو فکر دنیا کے واسطے
قوت و لباس مالا بہ کے ہو تعلق دین سے رکھتا ہے اور نوشتہ آخرت ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم الصوم غلبۃ عن سر وایت مادیون اللہ الو بیت اللہ اف لذ ردت اللہ عن
صوم ما افطار یعنی روزہ ترک ہوتا ہے دیکھئے ماسوا اللہ سے ہنہانی حق تعالیٰ پرستی

چینے نذکیا واسطے محرم کے روزہ و افطار یہ روزہ حقیقی سوائے لقائے اللہ کے نہیں ہوتا ہے
پس حال اس روزہ کا کیا کوئی کہہ سکے اور کیا کوئی سمجھ سکے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
صوموا بالوہیت و افطروا بالوہیت یعنی ابتدا اس روزہ کی لقائے اللہ سے ہوتی ہے اور آخر
افطار بھی اسکی لقائے اللہ سے ہوتی ہے پس یہ روزہ بجز لقائے اللہ کے نہیں ہوتا ہے قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اما صوم حنبلہ یعنی روزہ ڈھال ہے اسکو کہتے ہیں یعنی ڈھال تلوار پر کڑکھی
روزہ اور کبھی افطار کر افسوس کہ روزہ عجب چیز ہے کیا کوئی کہہ سکے قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم من صام الدھر فلا صام و الا فطر صوموا ساعتہ و افطروا ساعتہ اما صوم
حقیقۃ و افطر طریقۃ یعنی جسے روزہ رکھا تمام عمر پس نہیں روزہ رکھا اور نہ افطار کیا روزہ
اکھوا ایک گھڑی اور افطار کر و ایک گھڑی یعنی روزہ رکھو تم ازراہ حقیقۃ کے اور افطار کرو تم ازراہ
طریقت کے پس کیا کوئی سمجھ سکے کہ اول وہ روزہ کس سبب سے ہوتا ہے اور آخر ازراہ طریقت
کس میں ہے کس واسطے کہ روزہ حقیقی وہ ہے کہ دم بھر میں روزہ ہو اور دم بھر میں افطار نہ ہو
صوموا خفیاً و افطروا جلیلاً یعنی روزہ رکھو تم پوشیدہ اور افطار کرو تم ظاہر قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم للصایہ فرجتان عند الافطار فرحۃ عند لقائہ بالجسم یعنی واسطے
روزہ رکھنے والے کے دو فرحتیں ہیں ایک وقت افطار کے اور ایک وقت ملاقات اللہ کے
کے افسوس عوام الناس کا اول روزہ ہوتا ہے اور بعدہ افطار اور روزہ حقیقی کا اول افطار
اور آخر روزہ ہوتا ہے واضح ہو کہ سالک مجذوب خدا رسیدہ کا نہ ہمیشہ روزہ ہوتا ہے اور نہ
ہمیشہ افطار ہیج عالم حقیقت کے کس واسطے کہ روزہ کو فطر شرط ہے اور افطار کو روزہ شرط ہے
پس سالک مجذوب کبھی صوم حقیقی کے ایک گھڑی روزہ اور ایک گھڑی افطار شرط ہے
معرفت صوم مجازی اسکی وہ ہے کہ تمام الناس روزہ رکھتے ہیں کمانے پینے و مجاہد
کے بند کرنے سے پس ہر روزہ فنا پذیر ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کی غفالت سے ہوتا ہے
کس واسطے کہ ہیج روزہ مجازی کے تفرقہ غفلت و خطرات نفسانی بسبب حرکت پاؤں و کلمہ

وزبان اور قول و عمل مذموم انسانی غیر امت کو دل میں پیدا ہوئے ہیں پس یہ روزہ رحمانی نہیں ہے بھوکے و پیاسے رہنے سے کیا فائدہ کیونکہ آخرت میں یہ بقائ نہیں رکھتا اور عاقبتاً انہی روزہ مجازی کو روزہ رحمانی جانتے ہیں اس بات میں ساکون کو کچھ شک نہ لانا چاہیے

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اشبع یوماً واجوع یومین یعنی پیٹ بھر کر کھانا پھون میں ایک دن اور بھوکا رہنا ہوں دو دن اسکو صوم صوری کہتے ہیں سوائے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسرے کھل نہیں ہو سکتے لیکن ابتداء حالت خاص علماء و زاہد و سالک غیر مجذوب کو فحش و رسالت مآب نے دیا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المومن لا یأکل ولا یفقه یعنی مومن نہ کھاتا ہے اور نہ فاقہ کرتا ہے چنانچہ آنحضرت نے یہ روزہ خاص علماء و امانت کو رکھنے کا حکم دیا ہے و افطار اسکا تنہا سے نہیں استفہام معانی صوم صوری کا کرنا چاہئے یہ استفہام بجز تربیت و تکامل ہونا محال ہے معرفت صوم معنوی کی وہ ہے کہ ساکان انسان کامل اربع معرفت علم حقیقت یعنی مافوق کو دیکھ کر کے وقت اس روزہ کو افطار کرنا شرط ہے و لیکن ساتھ مافی دلوں پاکہ شرط نہیں ہے معرفت مراقبہ کی وہ ہے کہ ساکان صادق کو چار اخلاص ہیں کے معرفت مراقبہ کے کھٹ سے معلوم نہوگی جتنیک کہ تربیت یقین مرشد سے خدا تعالیٰ راہ حقیقت کی نکھوسے واضح ہو کہ استفہام میں مراقبہ کی قسمیں بہت ہیں لیکن اولیاء کبار و سالکان صادق کورات دن مراقبہ میں جہاں شرط ہے کہ وجود نفسانی بغیر مراقبہ کے طرف اٹھ رحمانی کے نہیں بھرتا ہے کس مسئلے کہ مراقبہ اصلی وہ ہے کہ جیسے آنحضرت مراقبہ کرتے تھے یعنی مربع پیشنا و وولون زالنون زمین پر کھنا و سر جھکانا اور نظر ناف پر رکھنا اور زبان ٹھیکنا اور لب بند کرنا اور دل میں طاعت باطن و مادی حق تعالیٰ کا ہونا یہ مراقبہ جو کو نہایت نفع دینا یعنی نسل و کوفت و سستی کو وجود میں لے نہیں دیتا ہے اور دل بالکل معرفت حق کو رکھتا ہے ہمیشہ لب بہ بند و شہم بند و گوش بند گریہ جہنمی سر حق رہا بخندہ مراقبہ دوسرے ساکون کا وہ

کہ خلوت گاہ میں جاننا پڑے پشیمانی یعنی گنہگار کو باندھ کر تاکوئی بات کان میں نہ آوے
 اور اگر وہ پشیمانی کو دوزخ و ناز و نون پر رکھے اور چشم و زبان بند کرے اور تفرقہ خطرات سے دل کو
 خالی کر کے عبادت خفیات و ہاسبانی یا دحق تعالیٰ کی جاری کرے یعنی اُتقہ دل کو دوزخ یعنی
 صیقل کرے تاکہ کوئی تفرقہ خطرات دنیا و عقبی کے دل میں نہ آوے اور کمالیت عالم حیوت کی
 وہ ہے کہ سالک صادق جب مقام محویت کو پہنچے تو اتصال مع اللہ صلوہ کرے اور دایم محال
 مراقبہ میں قوی ہوتے رہے اور دل بالکل خدا کی معرفت کے ساتھ گھمڑے لے لے یہ دونوں مراقبہ
 رسول اللہ سے ہیں اور جمیع انبیاء و اولیاء کو معرفت خدا کی طرف مراقبہ میں رہنا شرط ہے اور جو سالک
 کہ معرفت مراقبہ کی تربیت مرشد سے دل میں نہیں رکھتا ہے خدا سے دور ہے اور اگر خدا تک
 نہ پہنچے گا بیت از کنا خویش یا ہم ہر دم من بوی یار و چون نگیرم خوشیتن را و اما اندر کنار
 اعتکاف کرنا اور چلے میں بیچنا تین قسم ہے یعنی اعتکاف ناسوتی و اعتکاف ملکوتی
 و اعتکاف جبروتی اول اعتکاف مجازی کہ ابتداء حالت میں واسطے معرفت عالم ناسوت
 کرتے ہیں چنانچہ بہت علماء زہاد و سالکان غیر مجذوب یعنی مبتدی صواعت تربیت تلخیص مرقا
 کے مسجدوں میں بسبب ریا و نفاق و شہرت خوداری خلافت کے عشرہ ماہ رمضان میں باہر
 میں مشغول ہو کر روزہ دار رہتے ہیں اور وظیفہ پڑھتے ہیں اور تلاوت قرآن کی کرتے ہیں اور
 دعا و نفل شب کو پڑھتے ہیں اور بعد افطار کے ہر شب باخانہ کو جاتے ہیں یا تنہا شہر میں
 و مرید کرے کے تفرقہ اعمال ظہور میں رات دن عمل حال کرتے ہیں پس جو عبادت کہ قال سے
 حاصل ہو بالکل انفصال ہے کہ بھروسہ و اتصال نہیں کس واسطے کہ ابتداء حالت میں اعتکاف
 کرنا اول نیت صلاحیت کی شرط ہے کہ تاتقی تعالیٰ نظر رحمت کی کرے اور تربیت مرشد کامل
 راہ حقیقت کی کھولے اور حجاب ظلمات و غولائی درمیان سے اٹھائے اور صحت تربیت
 مرشد سے کمالیت کو پہنچا دیے و دوسرا اعتکاف ملکوتی وہ ہے کہ بعض علماء اعلیٰ صلاحیت و استقامت
 عبادت تجلیات اطاعت نماز روزہ و رکنی کثرت عبادت اہم صفات منظر عبادت عارضہ و باطنی

و دعوت طالب ہو گا دنیا یا مطلوب نجات عقبی یا مقصود برآمد حاجات ہر دوسرا سے بچ دل کے
 خطرات رکھتے ہیں اور بات دن رپاضت و مجاہدہ خواہشوں کو مین مین کرتے ہیں اور لذت
 کو مین کو نہیں چھوڑتے مین اور مرشد کمال سے تربیت کمالیت کی نہیں حاصل کرتے مین اطمینان
 باطن حق پرستی کی دل مین نہیں پہچانتے مین اور واسطے اثر مین نے دعوت مین ترک حیوانیت
 کرتے ہیں اور عالم قال ظاہر پرستی کو اختیار کرتے ہیں اور کچھ معرفت تربیت عالم حال جذبہ
 باطن سے خبر نہیں رکھتے مین غرور کمالہ طور کے سالکان مبتدی بہت ہیں اولاد و تکاف و انوار
 شہرت ناموسات خلائق مین جائز نہیں ہے کس واسطے حق تعالیٰ عبادت نو دینی ظاہر پرستی کو
 پذیرا نہیں فرماتا ہے ہمیت مین زہر ربائی و اطلب مین پارسانی راہ راکن خود نمائی راہ و صلاح
 باطن مین و تہذیب اعجاز حیرت حقیقی ہتقامت تربیت جذبہ اصلاح باطن و دریافت معرفت
 عالم جہوت روحانی رحمانی و حصول ہتقامت قرب حضرت غیبت دو جہانی ہے چنانچہ انکار
 انبیاء و اولیاء و خلفاء و صالحی و عاشقان و واصلان حق کا یہ ہے کہ صحبت تربیت مرشد کمال و تلقین
 سالک مجرب و کمالیت عبادت خفیات و ہتقامت تلاوت حفظ قلوب رات دن تربیت نکاح
 و دریافت اطاعت علم حقیقت براہ اخلاص عشق و محبت و دایم الحال یاد حق تعالیٰ سہل حال
 و پاسانی قرب حضرت سے واسطے اتصال مع اللہ کے عشرہ رمضان مین یا چلہ مین یا ہمیشہ غافل
 مین اعجاز کرتے ہیں اور کسی سے نہیں بولتے مین کہ تفرقہ خطرات دنیا و عقبی کا دل مین آو
 اور کسی کی بات کان مین ہے اس اعجاز مین ہر دم کھڑے بیٹھے و لیٹے و لیٹے دسٹے کھانے
 ہے مین دل و جان سے بوجہ تربیت مرشد کمال کو پاسانی یاد حق تعالیٰ کی کرنا شرط ہے
 پس باعجاز حقیقی روحانی خاص سالکان مقرب و واصلان حق کا ہے اور اس اعجاز مین
 سالکان تربیت یافتہ مرشد کمال راہ مذکور و حقیقی درود مجازی و ہم افطار و ونون روز و ناک
 ہو کر تہذیب اسکا بجز تلقین و ارشاد کے مشکل ہے واضح ہو کہ خاص کر سالکان کو
 واسطے افطار کے کسی چیز کے کھانے پینے سے انکار نہیں ہونا ہے اور بعض اولیاء تہذیب

شب کے واسطے معراج یعنی عروج کے قدم باہر نکالتے ہیں اور بعضے سائون شب کو اور بعضے
کامل حال سو میں رات جب آخر کو پہنچتی ہیں باہر نکلتے ہیں اور بعضے اولیا کی ولایت کا
کمال یہ ہے کہ سبب استقامت و استقامت حفظ قلوب کی سو میں شب کو ویسا چالیسویں شکیلو
کہ چلا آخر کو پہنچے قدم باہر نکالتے ہیں واضح ہو کہ خواجہ عبدالنصاری اپنے منظومات میں
تخیر فرماتے ہیں کہ موطالب صادق بسبب صحبت تربیت مرشد کامل کے دس برس میں لگتا
قرب حضرت ہو چکا ہے اور پہلی سجدہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر سالک صحبت مرشد کامل سے تیسری
برس قرب حضرت خدا کو پہنچتا ہے اور خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر سالک
عقاد و انسان کامل صحبت تربیت مرشد جذوب سے تین چار میں قرب حضرت کو پہنچتا ہے
پس تینوں مشائخ کرام کے قول صحیح و درست ہے یہ نظم پر بندشیں تو درکنہ دریں منزل
کش گئی ہے کہ تالیانی مگر گئی ہے اصلاح باطن کن یہ دوری پر بندہ ہم روزن درویش محکم کن ہر
بزیا و حق یکدم برو صلاح باطن کن یہ اگر بایہ ترا و صلت ہمیشہ و تو در خلوت ہر کن تر الفت
خلوت برو صلاح باطن کن یہ معرفت گیارہویں بیچ دریافت کرنے علم توحید معانی ظاہر
احادیث بحرفت عالم ناسوت و ملکوت و استغناء معانی رموزات احادیث عالم جبر و ولائہ
واسرار حقیقت علم لدنی کے واضح ہو کہ علم توحید وہ ہے کسی شخص نے قطب الاولیا قاضی احمد
غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ توحید کس کو کہتے ہیں قاضی نے فرمایا کہ جو چیز کو ایک کرنا اور ایک
جاننا اور ایک گنا توحید ہے اگر سالک صادق فرق کرے اور فرق جانے اور فرق دھونڈے
وہ فارق فرق کرے والا ہے نہ طالب صادق اسے غریزہ تو جانتا ہے کہ ایک میں ہوں اور کوئی
میرے ایک خدا ہے اور او کی ہستی ہے یہ خیال غلط ہے کس واسطے کہ تو جانتا ہے کہ یہ جو دیگر
اور خدا جو نہیں کہتا ہے اور اگر کہتا ہے تو بغیر اس وجود کے اور جو خدا ہو گا پس یہ تصور
دل میں بکھرنے چاہیے کہ کیا کیوں کہ وہ ہستی و وجود ہو گا جو ہونا ایک مانہ میں غیر ممکن ہے پس ایک
وجود موجود ہے اور وہ وجود خدا و غرور جبل و تقدس کا ہے کہ نظیر اس کے وجود کے دوسرے وجود نہیں

نہ ممکن ہے کہ ہوسکے پس ہر کیفیت کل مخلوقات و موجودات کا وجود خدا ہے اور جب تک کہ سالک اس خیال دوئی سے بیکار ہو کر خدا تک نہ پہنچے گا کیونکہ خود بین خدا بین نہیں ہوتا ہوا۔ جب تک خود کو دیکھتا ہے خدا کو نہیں دیکھتا ہے اور جبکہ خود بینی درمیان میں فری تو خدا بینی پیش ہی پس سالک جب تک اپنی خودی سے نہ بھاگے گا خدا تک نہ پہنچے گا اور خدا سے دور رہے گا اور محبت قرب حضرت کی نہ پاوے گا غرض کہ دوئی نہیں ہے اور اگر کوئی کہے کہ کل مخلوق ہے یا کہے کہ کل روح ہے تو اس صورت میں بھی ایک ہی دوئی نہیں ہے اور اگر کوئی کہے کہ موسیٰ علیہ السلام عمران کے بیٹے مصر میں تھے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد اللہ کے بیٹے مکہ میں تھے اور عیسیٰ جو تھے پس موسیٰ محمد منین ہو سکتے ہیں ہونکہ موسیٰ کامل تھے خدا تک پہنچے اور محمد بھی انسان کامل تھے خدا تک پہنچے اس صورت میں موسیٰ محمد ہے و محمد موسیٰ ہے مراد اس امر سے ہے کہ دوئی نہیں ہے ایک ہی ہے پس انتقام اسکا یہ ہے کہ تمام کل مخلوقات موجودات کی شہم خدا ہے اور گوش کل مخلوقات و موجودات کے گوش خدا ہے اور زبان کل مخلوقات موجودات کی زبان خدا ہے تو وہ نہیں انگوں ہے دیکھتا ہے اور نہیں کانوں سے سنتا ہے اور نہ ہی باتیں کرتا ہے قولہ تعالیٰ وهو بكل شیء علیم یعنی تحقیقی امتداد ہر کل شے کے علم رکھنے والا ہے صد سالا دلہاء قاضی عین القضاة فیضی سہدانی رحمۃ اللہ علیہ کے فی سوال کیا کہ توحید کہا ہے قاضی نے کہا یہ توحید ہے الدخول فی الکفر الحقیقی والخروج منہ لا المجرى یعنی داخل ہونا بچ کفر حقیقی کے اور نکلنا اسلام مجازی سے بیت کفر حقیقی کیے اور قاعدہ ایمانست ایمان انسان نبوہ کا فری توان گشت قاضی نے کہا کہ اسے شخص وہ خود کہہ رہا ہے تو بخانہ کہ قاضی کہتا ہے کہ کفر نیک ہے اور اسلام ادنا نہیں ہے یعنی تعریف کفر کی کرتا ہے اور مذمت اسلام کی مگر از روئے معنی حقیقت کے اسلام وہ ہے کہ مسلم طالب صادق و پاد سے خدا تک پہنچا دے اور کفر وہ ہے کہ مسلم طالب صادق کو یا د حق تعالیٰ میں غفلت و تقصیر کرے کہ کو خدا تک نہ پہنچے دے پس یہ اسلام کہ مسلم کو خدا تک نہ پہنچا سکے یہ کفر ہے یہ بیت

بغیر از خدا ہرگز اس پرستی و بندگی مردان بود کافر ہی نہیں جانتا ہے تو کہ اسلام کیا ہے اور اسلام
کس کو کہتے ہیں یہ اسلام نہیں ہے کہ کلمہ پڑھنا اور مسلمان ہونا اور اسلام میں آنا اور کلمہ پڑھنا
رکھنا جبکہ اس کلمہ نے آج مسلم کو گناہ کرنے سے باز رکھا کل آتش و دوزخ سے بھی باز رکھ گیا اس
علوم ہوا کہ یہ کلمہ دل و جان سے نہیں کہتا ہے فقط زبان سے کہتا ہے اور زبان سے کہنا
قال ہے پس قال سے کیا فائدہ چنانچہ سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ بھی
ایسی ہی کلمہ قالی سے توبہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں توبۃ الناس من ذنوبہم ولو متی من
قول لا الہ الا اللہ یعنی توبہ آدمیوں کی ہے گناہوں اور نکلے سے اور توبہ میری ہے کہنے لا الہ الا اللہ
سے فقط ہم عشق را با کافر ہی خوشی بہ وہ کافر ہی خود عین درویشی بود و ہندوی زلف دوست
کر غیر غلام دوست آدمیوں چہ کافر است کہ جنت مقام اوست؛ پس سیرالی اللہ استقامت عالم
ملکوت میں منزل و مقام بہت ہیں اور سیرالی اللہ استقامت پاسبانی حفظ قلوب عالم بیروت میں
کوئی منزل و مقام نہیں ہے مگر عوام خلائق کو ساتھ دوزخ کے سمجھنا مشکل ہے غرض کہ سیرالی اللہ
میں اول جذبہ و وسوسہ سلوک تیسرا عروج چوتھا قریب ہے یعنی جذبہ شش کو کہتے ہیں
اور سلوک کو شش کو کہتے ہیں اور عروج شش کو کہتے ہیں اور قریب بحق کمیز شش کو کہتے ہیں
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان فی الدنیا من معرفت الحق اعلمی فهو فی الآخرۃ
اعلمی یعنی جو شخص کو سچ و سچا کے معرفت حق سے اندھا ہے پس وہ سچ آخرت کے اندھا
پس معرفت حق تعالیٰ کو بجا اہل تصوف کی صورت سے یا ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے چنانچہ
قول مشایخ رحمہم اللہ تعالیٰ کہ واسطے دریافت کرنے معرفت علم توحید و وحدانیت حقائق پاسبانی
استقامت عالم حیرت و تربیت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسطے سمجھنے معانی حروف
علم لدنی و دریافت کرنے تعریف سخن روزات اسرار حقایق و یقین ارشاد آیات و حدیث معانی حق
و حصول طاعت باطن پاسبانی قرب حضرت کو کلمہ مگر نیز تربیت مرشد کامل کے حروف علم لدنی
ہرگز استقامت میں نہیں آتے ہیں واضح ہو کہ سوالات علم حقیقت و دریافت کمالیت خدا

حق تعالیٰ کی بیچ استفہام حروف اول کو وہ ہے کہ قطب الاولیا قاضی عین القضاۃ فیض
 ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قولہ تعالیٰ ان الذین یسایعونک انما یسایعون اللہ
 یعنی تحقیق وہ لوگوں جو بیعت کرتے ہیں تجھ سے سوا اسکے نہیں ہے کہ بیعت کرتے ہیں اللہ سے قولہ
 ومن یطیع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی جو شخص متابعت کرتا ہے رسول کی پس وہ متابعت
 کرتا ہے اللہ کی اگرچہ دریافت کرنا اطاعت ظاہر اعمال نفسانی متابعت حضرت رسالت کا عبادت
 تجلیات ظاہری سے کئی قسم پر ہے لیکن باطاعت باطنی استقامت اعمال و دعائی رحمانی و حصول
 پاسبانی قرب حضرت کی کرشمہ لب تر درجہ انسان کا ہے خاص ساکان صادق کے دلخ بان میں
 کس قسم پہنچتی ہے حروف دوسرا وہ ہر امام العظیم شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو
 فرماتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاتصال مع اللہ فی العالم الملکوت والافصال
 من اللہ فی العالم الجبروت یعنی وصال ساتھ اللہ کے ہے عالم ملکوت میں اور جدائی
 اللہ سے ہے عالم جبروت میں خدا تعالیٰ نے مابین اپنے اور بندہ مومن کے واسطے استقامت
 قرب حضرت کی چار منزل حجاب نورانی عبارت و عمارت کی قائم کی ہیں یعنی جاننا عبارت عالم
 ناموس اس جہان و عالم ملکوت اس جہان کا اور دریافت کرنا عمارت عالم جبروت قرب حضرت
 ہا نشان نہ یہ جہان نہ وہ جہان و معرفت عالم لاہوت نے نشان کا پس استقامت دریافت عالم
 جبروت ہا نشان قرب حضرت کیا نشان رکھتا ہے بیت عشق را در درہ علم خود تعلیم بیت بیعت راہ
 علم عشق سے تعلیم نے نشان حروف تیسرا وہ ہے امام المرشد خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس
 حدیث کو قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا اہتاد من الا و مستاذ عندا سرا الجبروت ولا ہوت
 عندا الوصال الا من اللہ یعنی نہیں ہے آگئی او ستاد سے وقت بھیدون جبروت لاہوت
 کو وقت وصل کے مگر اللہ سے واسطے دریافت کرنے تربیت حق تعالیٰ و سبق جذبہ اصلاح باطن
 و تکمیل جہاد خفیات و استقامت عالم جبروت و پاسبانی قرب حضرت و حصول اطاعت باطنی
 عاشقان صادق کو دلخ جان سے تربیت ہون الہی کی کس طور پہنچتی ہے بیت لہ رکشہ

حج

کتاب محل بیخودانہ بخیر سبق بخوان علمی بزلت درج نانش حروف ہو بحق و متہ امام المعظم خواجہ
 بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث کو قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصلوۃ
 ثلثة انواع صلوۃ من اللہ فی العالم الناسوت صلوۃ الی اللہ فی العالم المملکوت
 و صلوۃ اللہ فی العالم الجبروت فان صلوۃ اللہ صلوۃ حقیقہ فی قلوبہم
 یعنی نماز کی تین قسمیں ہیں ایک نماز ہے اللہ کی طرف سے عالم الناسوت میں اور ایک نماز ہے اللہ
 کے عالم ملکوت میں اور ایک نماز ہے اللہ کی عالم جبروت میں پس تحقیق نماز اللہ کی نماز حقیقی ہے دلون
 اپنی میں دریافت کرنے صلوۃ حقیقی سو سے معرفت حق تعالیٰ و تربیت جذبہ اصلاح باطن ملقبین تلاوت
 حفظ قلوبہ حصول قرب حضرت و اطاعت باطن سے استقامت دلون اولیاء صادق و اصلان حقیق
 کو پہنچی ہے پس وہ نماز حقیقی رحمانی دل جان میں کس طور پر ہے بہت نماز عاشقان سیرت پنا
 کسی دانکہ دایم در نماز است و حروف پانچوان وہ ہے امام المادی خواجہ ثنائی رحمۃ اللہ علیہ اس
 حدیث کو فرماتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلب المؤمن بیت الکعبۃ و حج الاکبر یعنی
 دل مومن کا خانہ کعبہ ہے اور حج اکبر ہے دریافت کرنا استقامت کعبہ حقیقی رحمانی و حصول حج
 اکبر کا خاص سہاکنان صادق کو بالکل فرض ہے پس طواف کعبہ حقیقی کے لئے اولیائے دہان
 قرب حضرت و اصلان حق تعالیٰ کی دل جان میں اطاعت کس طور پر ہوتی ہو حروف چھٹا وہ
 امام المعظم خواجہ ذوالنون مصری علیہ الرحمۃ اس حدیث کو فرماتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 والا اتصال بالحق علی قدر الاتصال عن الخلق یعنی اتصال حق سے ہے بقدر انفصال کے
 خلق سے اتصال مع اللہ و حصول قرب حضرت صحبت تربیت و رشد کامل و دریافت اطاعت اللہ
 سے حاصل ہوتا ہے پس عاشقان حضرت و اصلان حق تعالیٰ کو اتصال مع اللہ و قرب حضرت
 وصال کس طور پر ہوتا ہے حروف ساتواں وہ ہے امام المرشد خواجہ عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ
 علیہ اس حدیث کو فرماتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للمصالح فرحتان فرحۃ عند
 الافطار و فرحۃ عند لقاء ربہ یعنی واسطے روزہ رکھنے والے کے دو فرحتیں ہیں ایک افطار

کے اور ایک وقت ویدار کے مردان اہل بلاغت کا اول روزہ ہوتا ہے اور افضا اور اگر روزہ
 نہیں ہوتا ہے تو افضا بھی نہیں ہوتا ہے لیکن اولیاء یہ کان قرینہ حضرت واصلان حق کا صوم
 حقیقی میں اول اظہار ہوتا ہے بعد روزہ اور اگر روزہ نہیں ہوتا ہے تو اظہار ہوتا ہے پس اولیاء
 صادق واصلان قرب حضرت کو صوم حقیقی رحمانی میں اظہار کس چیز سے ہوتا ہے غرض کہ کمالیت
 ویش سالک مجذوب خدا رسیدہ کی علامت ظاہری وہ ہے کہ گئی استفہام معانی حروف علم
 لدنی ہی سببیت پر مشد کمال کے دل جان میں استقامت بالکل پائی ہو تو وہ شخص طالبان حقایق کو
 تلقین ارشاد سے راہ حقیقت کا احاطہ باطن کی دل و جان میں استفہام کر سکتا ہے اور استقامت
 قرب حضرت سے خدا تک پہنچا سکتا ہے حج ملفوظات خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے منقول
 کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اکثرہ شیان علم شریعت کی عالم ناسوت و ملکوت
 واسطے تربیت تلقین عوام خلایق و اطاعت عبادت عمل ظاہر کے فرمائی ہیں اور اکثر محدثین علم
 طریقت کی معرفت عالم جبروت والا ہوتے سے واسطے سالکان صادق و دریافت طاعت
 و استفہام معانی رموزات عمل باطن کے فرمائی ہیں چنانچہ اطاعت علم شریعت میں یہ حدیث مرقوم
 قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب الوظایف ولی فی الدنیا و ولی فی الاخرۃ یعنی وظیفہ
 پڑھنے والا دوست میرا ہو دنیا میں اور دوست میرا عقیبی میں اور اطاعت علم طریقت میں معرفت
 عالم ملکوت یہ حدیث ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترک الوظایف نقصان الدیجات اصعب
 من الموت یعنی ساتھ ترک کرنے وظیفہ کو نقصان دینا کما ہے سخت زیادہ موت غرض کہ ظاہر
 معانی ان دونوں حدیث کے موافق شریعت و موافق طریقت کے ہیں واضح ہو کہ معانی اس
 حدیث کے صحیح دریافت کو نے استفہام معانی رموزات علم حقیقت و اطاعت باطن ج استقامت
 معرفت عالم جبروت و حصول قرب حضرت کے مختلف معلوم ہوتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 صاحب الوظایف ملعون فی الدنیا و تاسرک الوظایف فی الاخرۃ یعنی وظیفہ
 پڑھنے والا ملعون ہے دنیا کے اور ترک کرنے والا وظیفہ کا ولی ہے آخرت کے

پس اگر چہ بیچ استقام معانی ظاہر کے یہ حدیث مخالف شریعت کے دکھلائی دیتی ہے مگر بیچ
استقام معانی باطن کے بموجب تربیت مرشد کامل حدیث موافق شریعت و طریقت کے ہے
واضح ہو کہ بعض حدیثین ظاہر معانی میں موافق معرفت عالم ناسوت و ملکوت کے ہیں قال
النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صام لادھر قطع النفس الهواء یعنی جس نے روزہ رکھا ہمیشہ
قطع کیا ذات خواہش کو اور یہ حدیث بیچ اطاعت علم طریقت کے معرفت عالم ملکوت سے
معلوم ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صام لادھر صمۃ دخل الجنة بلا حساب
یعنی جس نے روزہ رکھا ہمیشہ خاموشی کا داخل ہوا جنت میں منہ حساب اور یہ حدیث واسطہ درجہ
کرنے استقام معانی رموزات علم حقیقت و اطاعت باطن استقامت معرفت عالم خبیروت تحریر
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باطن میں دوسرے طور پر معنی رکھتی ہیں قال النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم من صام لادھر صام ولا فطر صوموا ساعة وافطروا ساعة یعنی جس نے
روزہ رکھا ہمیشہ پیش روزہ رکھا اور نہ افطار کیا روزہ رکھو ایک گھنٹی اور افطار کرو ایک گھنٹی غرض
بہت قسم کی حدیثیں بیچ دریافت کرنے معانی رموزات علم حقیقت و تعلیف استقام عالم جبروت کی
ہیں مگر کون سمجھ سکتا ہے بہتر تفتیش ارشاد صحبت تربیت مرشد کامل کی اگر مرد سالک طالب صوفی
ایک مدت صحبت تربیت مرشد مجذوب کی پائے اور مرشد کامل تربیت اطاعت باطن راہ حقیقت
اوسکے دل جان میں استقام کرنے اور استقامت قرب حضرت سے خدا تک پہنچا دے تو سب
صادق تھوڑے دنوں میں لایق اسرار محبت محبوب ہو کر اللہ کی عنایت سے بقدر استعداد طاہر
حفظ قلوب کی کمالات کشف کرامت کو پہنچ جاوے گا قطع ہر یک نفس کہ میر و دار عمر کو ہر سبت
کان راخراج ملک دو عالم بود بہاد بہند کاین خزانه دی را یگان بیادہ اگر روی بنجاک تنی دست
دے نوا معرفت باریعین بیچ دریافت کرنے معرفت عشق و تربیت جذبہ اصلاح باطن جمہول
اسرار حقیقی خفیات و ترک اعمال فضولات و مردودے غزایل بغروری اعمال انسانی کی معرفت
عشوق محبت سے آگاہ ہو کہ جو خطیب عشق حقیقی لباس خلافت و خلعت طہسان عشق کا پہنچ

تلاش مشغول اپنے کے عاشق کے مانند جلنا و گلنا و سرگردان پھر ناسبب استقامت و رستہ جو
 زلفین خیرین و شکوہ کو اختیار کرے تو کیونکر ایک دم و ایک قدم قرار و آرام پر کسے مگر غفلت دنیا
 و مریاں میں، آئی کس واسطے کہ دنیا فانی ہے اور کام دنیا کے خواہش لایینی ہے اور آخر کار
 پشیمانی ہے کہ انجام اسکا منفی و نہانی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لا تقنروا مع المنقرین
 ثمان العاقبة مبہمة یعنی متاخر کرد ساتھ خیرین کے پس تحقیق عاقبت ہوشیار ہے
 پس خلق اللہ کو اندیشہ دلی نجات آخرت نے اس عمرو زندگانی میں قید کر کے بعضے مردم
 علم کو سبب غفلت حرم و ہوا رنگ و ناموس و طلب دنیا کی علم قال عالم ناموس اطاعت
 اعمال ظہور میں رکھا ہے اور بعضے کو خواہش جو کجنت و نیاز مندی حور و قصور و حنہ و دل حاجت
 محبتی میں ساتھ عمل قال عمارت ظاہر آرائی و استقامت عالم ملکوت کی مشہور کیا ہے اور بعضے
 کو واسطے حاصل کرنے مال و جاہ و دیوی و طلبہ میری و سرداری و عیش و خوشی کے خواہشات
 دنیا میں مغرور کر دیا ہے اور بعضے کو واسطے پرورش بل عیال و اولاد و احفاد و خدام و غلام کی
 تلاش قوت و لباس میں سوداگری و زمینداری کر کے تفرقہ خطرات اعمال مذموم خیر یا بدیہ تمام
 میں براہ غفلت انسانی و شیطانی گرفتار کیا ہے اور بعضے کو واسطے خواہشات زہوی
 کذب و لفاق و غیبت و غضب و حسد و بغض کر کے بامید قوت انسانی تفرقہ خطرات خود
 ہستی شیطانی کی دل میں ڈالے ہیں اور بعضے کو ہمیشہ حصول قوت انسانی میں سبب فقر
 قائم و حکم ہستی کے مبتلا رکھا ہے اور غفلت انسانی جذبہ علم حقیقت و فراموشی اطاعت باطن
 عشق و محبت کو ہر ایک کے دل میں ڈالا ہے غرض کہ کل انسان ایک مادہ سے پیدا ہوئے ہیں
 بعضے کو مومن و بعضے کو مسلم و بعضے کو کافر نام کیا ہے یعنی ایک کو جنہی
 اور ایک کو جنہی اور ایک کو کسبے اور ایک بدوی نام رکھا ہے پس قسم قسم کے
 آدمی جہاں ایک ایک نام کے ساتھ پیدا کئے ہیں بعضے اوہن سے مخلص محاسب ہے کو حق
 ہستی اعمال رہائی میں اور بعضے کو خود ہستی اعمال انسانی میں اور بعضے کو نفس ہستی اعمال دنیوی

اور بعضے کو بہت بری اعمال ناری شیطان میں رکھا ہے افسوس طرح طرح کے انسان غافل
گنہگار غفل میں رہی و غور و تدبیر کو واسطے پیٹ بھرنے کے جہان میں پیدا کئے ہیں کہ بعضے کو غور
علم مال و جاہ میں خواہ تجارت و دیوبی سے اور بعضے کو غور علم دینی میں عمل عقیقی سے اور بعضے
کو غور علم حدیسی میں استقامت علم قال سے مبتلا کیا ہے مگر حق تعالیٰ نے علم حقیقت کو کہ خزانہ
اسرار و معرفت و سکری سے بہت بڑا یافتہ تربیت علم حال عند الوصال و تلقین مرشد کامل کے
بہن گمان تخریب و قاصد یہ ۱۰۰ میں سے پوشیدہ رکھا ہے اور دریافت استقامت راہ
عقل کی موقوفیت عالم ناسوت و ملکوت انسانی و نفسانی سے آگاہ کیا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
و سلم الانسان مرکب مع الفسماں و الغفلۃ معصیۃ بالقلوب یعنی انسان ترکیب کیا گیا ہے
نسیان سے اور غفلت کی گناہ سے ہمیشہ رہی غفلت کہ مار کو رکرو است ہا کہ یاد حق ز دل با
دور کر است و پس معرفت وہ ہے کہ ایک شخص کو دنیا میں واسطے مرنے و فنا ہونیکے پیدا کیا ہے
وہ خواہش باقی کی کیونکر کرے اور ایک شخص کو سوال و جواب کرنے و حساب آخرت دینے اور ناسیئال
خود پر ترقی کا ڈھنڈے اور فریاد گناہوں کی نیران میں تلنے اور تکلیف سے بھرا طہر گدڑنے اور خدا کی
آگاہی حساب دینے اور گناہ کے عمل کا جواب کرنے کے واسطے پیدا کیا و دہم ہو کر کیونکر سونے عجیب حق
سخت دلی ہم رکھتے ہیں کرات دن جین خوشی میں قرار آرام کرتے ہیں اور احوال آئندہ و حساب و
عذاب ہندہ سے بالکل خبر نہیں رکھتے ہیں مہیما سے عجیب غفلت اول انہوں کی ہے کہ علم حقیقت
چھوڑ کر اور دوست سے دل کو موڑ کر اور نفس دشمن سے پار نہ ہو کر اور فوائس میں دنیا کا دو شاہ
اور نہ کر اور مشقہ جان کو غفلت و معصیت میں توڑ کر اپنی جان پر نقاشی کوستے ہیں پس ہا
دلیل صلاحیت یا دانش و انسان کامل مردم مافیل وہ کوئی ہے کہ بیجا طاعت عام ناسوت و
ملکوت عمارت علم قیل کے مقام نکرے اور اوپر اعمال تکلمات و عمارت تکلفات و عبادت ظہور
کے قانع نہوے جب تک کہ بیچ مقام علم حال عند الوصال و تلقین عالم حیرت تربیت مرشد کامل
وہ استقامت قرب حضرت و کمالیت عشق دوست کے نہ پہنچے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الغفر لغو العیبر۔ ہو لہو القلب یعنی نیند و قسَم پر ہے ایک خواب آنکھ کی اور ایک خواب نواب کی
 کی ہے جو جانا آنکھ کا مباح اور نہ جانا قلب کا حرام واضح ہو کہ حضرت رسالت پناہ علیہ السلام
 علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اہل معرفت بمل صلاحیت و اولیاء رسالت و بادشاہ صادق و مہ کوئی
 نہ ہو کہ۔ بیت جذبہ صلیح باطن و عبادت خفیات بمل صلاحیت و اطاعت باطن بتابعت سوال
 بغیر یہ علم حال عن الوصال عالم جبروت سے بچ خلافت ربانی قرب حضرت کی خدا تک پہنچنا
 اس عاقبت تک پوشیدہ نہ ہوگی بلکہ مقام اوسکا نزدیک خدا کے مثل مقام منزل قرب
 ہو گا اور آخرت میں اوس سے حساب نلیا جاوے گا آگاہ ہو کہ عاشقان حضرت وایم احوال کو
 پوشیدہ معاملہ ساتھ خدا کے رکھتے ہیں اور بچ پاس باقی قرب حضرت کے بہت بین قولہ تعالیٰ لو کنت
 افضل من النبیوت یعنی ولایت افضل ہے نبوت سے کس واسطے کہ انبیاء علیہ السلام قرب حضرت
 تمام نبوت میں بہتے ہیں اور اولیاء و خلفاء کشف کرامت میں مقام کمال ولایت کا رکھتے ہیں
 قطع عشق و زہدین نہ کار ہر دست و عاشقی کاری بغایت مشکل است و ایزد جہان بزرگرفت
 است عنایت و بزرگ عشق نشد کفر کند کار کفایت و غرض کہ عاشق نے لذت شہوت معرفت و طین
 کی رہا۔ نے اور ذوق و مجود کا پکھا اور زمرہ قوال سے قول دوست کا اور قص کرنا ہوا اور
 دروازہ محبت عشق کے دروازہ ساقی نے مئی عشق سے ایک دم میں اس قدر شرافت کی بچ
 جام نبیستی کے بھر دے قولہ تعالیٰ و اشراق الامر فی بنور ربنا یعنی روشن ہوئی زمین
 ساتھ نور ربانوسکی کے کہ عاشق مئی مشاہدہ سے سیراب حیات ہوا اور خواب عدم سے اٹھا
 اور قبائے وجود نبیستی کی پہنی اور کلاہ شہود کی سر پر بکھی اور پٹھان شوق کا کمر باندھا اور قدیم
 صدق کا راہ طلب خدا میں رکھا اور پردہ عدم سے عین میں آیا کہ ندا دوست کی کان میں پہنچا
 اول آنکھ کھولی تو دروازہ کھلا پایا نظر اوسکی اور جمال دوست کی بڑی گوگھا لحد بیت مبارک
 شہد الا و ما بیت اللہ فیہ یعنی نہیں دیکھی مینے کوئی شے مگر دیکھا اللہ کو اوسین جبکہ خود میں نظر
 تو بالکل اپنے کو وہ پایا تو کما فسلمہ النظر یعنی غیر عینی یعنی پس نہیں دیکھا آنکھ میری

سوائے ذات اللہ کے افسوس اس جگہ عاشق عین معشوق ہو گیا کس واسطے تو خود وہی تھا
 بجز اپنے اوپر کہ عاشق ہوا تھا پس عشق و عاشق و معشوق تینوں اس جگہ ایک ہیں جیسا کہ
 کذا لیس شیء فی ذات شیء من سواہ شیء ولا فی سواہ من ذات شیء یعنی اسی
 طرح پر نہیں ہے کوئی چیز بیچ ذات کسی شے کے سوائے اللہ کے اور نہیں ہے سوائے اللہ
 ذات کسی شے کی چنانچہ چاند کے نور کو چاند کے ساتھ نسبت کرتے ہیں اور صورت محبوب
 کو محب کے ساتھ نسبت دیتے ہیں پس دوئی نہیں ہے اور عاشق عین معشوق ہے نظم ہر نقش کہ
 می بینم وصف تو در و پیدا است ہر شکل کہ می گم آن شخص در و پیدا است ہر شخص غمی بینی نقش
 نگریارے ہر سایہ ما ویم این سایہ از و پیدا است ہر شکل ایک شاگرد و مبتدیکو استاد چاہتا ہے چٹا
 تو اول خود ایک حرف لکھتا ہے اور او نگلی شاگرد کی پکڑ کے اس حرف پر لکھتا ہے اگر چہ ازلہ
 معنی کے کاتب اس حرف کا استاد ہے مگر عالم کثرت میں او نگلی شاگرد کی حرف پر پکڑ ہے
 عزیز جس کی او نگلی او پر حرف کے عاشق کے مانند بڑی دل کو خواہش بربادی کی ہی اسی طوطی
 بیچ عالم صورت کے معنی اور بیچ معنی کے صورت ہے نظم خود حقیقت بگفتہ و خود بشنید ہر دوسے
 خود بنو دم و خود بدیدم ہر با خود ہو سگویم و باز خود میشنوم ہر از ما و شما طرف بہانہ خود ساختہ ام ہر
 پس عاشق بسبب معشوق ہونے کے آئینہ معشوق کا بننا ہے کہ نا و سین اسماء ذات کو دیکھے
 اور بسبب عاشق ہونے کے یہ معشوقیت آئینہ عاشق کی بنی ہے کہ نا و سین اسماء صفات
 اپنی کو دیکھے جیسا کہ لون المحبت لون المحبوب یعنی رنگ محب کا ہے رنگ محبوب کا
 پس معشوق ایک رو و آئینہ میں نہیں دکھاتا ہے اس واسطے دوسری صورت بتاتا ہے
 یعنی ایک صورت دو آئینہ میں پیدا نہیں ہوتی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ان اللہ
 تجلی فی صورت مرئین ولا تجلی فی صورت کلاثنین یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں تجلی
 کرتا ہے بیچ ایک صورت کے دو بار اور نہیں ایک تجلی کرتا ہے دو صورتیں پس محب محبوب
 کو اپنا آئینہ دکھاتا ہے اور اپنے کو او سکا آئینہ جانتا ہے کبھی محب ناظر یعنی دیکھنے والا محبوب کا

ہوتا ہے اور کبھی محب منظر یعنی دیکھا گیا محبوب کا ہوتا ہے یعنی کبھی یہ اس کے رنگ ظاہر ہوتا ہے اور کبھی وہ اس کی صفت پکڑتا ہے اس مقام پر عاشق سببِ محبتی ماعظمہ ستانی یعنی پاک ہون میں کیا بڑی شان میری ومن منلی حل فی الدار میں کہتا ہے یعنی کون ہے مثل میرا آیا دونوں جہان میں اور کبھی لباس عاشق کا معشوق پہنتا ہے کہ تا مقام گریا و ہفتغنا سے نزول فرمائے اور کبھی محب ذکر کرتا ہے محبوب سنتا ہے اور کبھی محبوب کلام کرتا ہے محب سنتا ہے اور اس کی صفت دل میں پکڑتا ہے اور اس کے مانند ظاہر ہونا پس جو عاشق کو بیچ آئینہ اپنے کے صورت محبوب کی دیکھتا ہے وہ آپ ہی محبوب ہونا اگر اپنی صورت کو اپنے دل کے آئینہ میں دیکھتا ہے پس واسطے کہ شہود محب کا ساتھ بصر کے تھا اور بصر جو چہ اس کے سمعہ و بصر و لسانہ وید و ارجلہ واکلہ و مشربہ یعنی شنوائی اور دیکھائی و بیانی اور گو پائی اور دیکھائی اور دریدہ اور اس کی اور اکل اور شرب اور سکا عین محبوب کا ہے یعنی جو کچھ کہ عاشق دیکھتا ہے اور جانتا ہے اور کہتا ہے اور سنتا ہے عین محبوب ہوتا ہے انما نحن لہ ونبہ یعنی سوائے اس بات کے نہیں کہ ہم واسطے اس کے ہیں اور ساتھ اس کے پس یہ محبوب طالب مطلوب عاشق معشوق اور دے حقیقت کے سبب ایک ہیں مگر یہ ایک سمجھنے والی نہیں پہنچتی ہے اور بیخبر عارف کے کوئی نہیں جانتا ہے نظم ہر جا کہ بدیدیم نہ بدیدیم مگر دوست و معلوم چنین گشت کسی نیست مگر دوست بنا صورت ز روی تو در آئینہ می بینم ہر آئینہ بچشم دل معاینہ می بینم ہر آئینہ دل بچشم جان می نگرم ہر آئینہ سے تو در آئینہ بیان می بینم چہ کہ عاشق کو طرف حقیقت کے یہ دروازہ کھلتا ہے اور وہ جتنا خلوت خانہ میں رہتا ہے خود دیکھتا ہے اور خود کو دوست رکھتا ہے یعنی خود کو اور دوست کو بیچ آئینہ ایک دوسرے کے دیکھتا ہے جب آئینہ محبوب کا ہوتا ہے تو محب او میں نظر کرتا ہے اگر صورت باطن معانی اپنی کو بشکل ظاہر دیکھا تو اپنے نفس کو دیکھا ہوگا اپنی آنکھ سے اور اگر صورت غیر شکل کو کہ مقید ہے دیکھا شکل اپنے باشکل چاند یا سورج تو محبوب کو دیکھا ہوگا محبوب کی آنکھ سے اور اگر خارج شکل سے دیکھا کہ ایک

مٹے مشور ہے یا محیط ہے قولہ تعالیٰ واللہ من ورائہم محیط یعنی اور امتداد احاطہ کرنے والا ہے تو سالک پہنچ محیط کے غوطہ کھا لیگا کہ اسکو نہ عذاب کی خبر ہوگی نہ ثواب کی نہ امید کی ہوگی نہ ڈر کی نہ خوف کو پہنچائیگا نہ رجا کو کس واسطے کہ وہ ایک دریا میں غرق ہے نہ اس جگہ ماضی ہے مستقبل بالکل حال ہے اپنے حال کے وقت میں اگر جلال اور وقت پر وہ عالم ارواح میں چمکا اور محب کو خود پس ایسا نکالا کہ اسم رہا نہ رسم تو محب اس جگہ نہ لذت شہود کی پائیگا نہ ذوق وجود کا شاید اس جگہ حبیب کہ فناء من لم یکن وبقاء من لم یغنی یعنی ہمیں سے اور بقاء ہم نہیں سے اے ساتھ اسکی منہ دکھلا دیگی چاہے کہ اگے بڑی مثال النبی صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ بعد الوصل کفر لا ہجرت بعد الفتح یعنی عبادت بعد وصل کے کفر ہے اور نہیں ہے جدائی بعد کھٹنے مقام وصل کے پس محبوب نے کہ جو شہر ہزار پر د نورانی و ظلمانی اور ہر منہ سالک کے لٹکائے تھے اس واسطے کہ تا محب خود کو اور محبوب کو پس پردہ سے دیکھے اور ایک ایک پاک و رواں کھولے اور ہر پردے معرفت و دیگر عالم کی دیکھے جبکہ کوئی تجھ سے جاوے اور وہی رہے اور وہی ہووے پس جس قدر جمال پناہا ہر کر گیا عشق غالب آئیگا اور جمال اچھے طور سے دیکھیگا یہاں تک کہ عاشق جفاے معشوق سوچ پناہ عشق کے بھاگیگا اور دو گانگی سے ساتھ لگا لگی ملیگا جبکہ درویش نے بیچ دریاے نیستی کے غوطہ کھا احتیاج اسکو نہ رہی جیسا کہ الفقیر لا یحتاج الی اللہ یعنی فقر نہیں ہے محتاج طرف امتد کے اس جگہ معلوم ہووے کہ تو اتنا لا اذا نتم الفقر فهو اللہ یعنی جس وقت تمام ہو جاوے فقر پس وہ اللہ ہے نظم ہر کفرے ہر رنگ یاری خویش نیست ہر عشق وی جز رنگ و بوی پیش نیست ہر کہ باز الفین مارے کر خوش است ہر دولتی دار و دار کہ پایاں پیش نیست ہر لے عزیز جو کچھ کہ علما وغیرہ خوب بجا کتاب دیکھا نہیں نے دیکھے لیل اور جو کچھ کہ بجا کمال فضولات و اواراد و ظاہر کتب میں نے سنے لیے اور اگر کچھ محفل میں واسطے اخلاط کے بلائیں اون سے اغماض و اعراض کرے لے عزیز اگر ہو سکتا ہے تو ایک نیت حریت مرشد کمال کی حاصل کر کرنا مقصود کو پہنچا اور اگر چاہتا ہے کہ وہ دوست نہایت نیک

مقام بلند و عالی تر ہے تو وہ مقام تکبیر ہے کہ عاشق ملازمت حفظ قلوب سے اور جگہ ہوشیار
 کہ عشق دوست و وصال و فراق و ہستی و نیستی و بان کچھ نہیں ہوتا ہے کس واسطے کہ اگر فطرت
 عاشق کو نیست کیا ہے تو جو کچھ زمانہ معشوق سے او سکھ حاصل ہوا تھا وہ او سکھ منظور ہے اور
 جس چیز میں خیال کرتا ہے معشوق کو دیکھتا ہے جیسا کہ ماسرایت شمیاء الا اللہ یعنی نہیں
 دیکھتا ہوں میں کوئی نے سوائے اللہ کے و لیس فی جلیتی ماسوا للہ یعنی اور نہیں ہے
 بیج جہ میرے کے سوائے اللہ کے و لیس فی الدارين غیر اللہ یعنی اور نہیں ہے بیج دونوں
 جہان کے سوائے اللہ کے پس ہی تھا اور وہی ہوگا قولہ تعالیٰ و هو یکل شیء علیہ یعنی
 وہ سب چیز کا جاننے والا ہے نظم ہر کہ راہینگرم در نظم صورت او ست ہر کہ را و بدہ نادر و گندہ از
 جانب او ست ہر کہ راہی دارم کہ بجان صورت او ست ہر کہ راہی جانم کہ بود جہاں صورت او ست
 لے عزیز آگاہ ہو کہ یہ فقیر تحقیق کہتا ہے کہ کمال عشق کا معشوق کی طرف وہ ہے کہ ہستی اپنی و
 معشوق کی قایم رکھے اور اپنی ہستی کے حجاب کو از راہ عشق کے دل پر سے اوٹھا دے سوائے
 کہ جس عاشق کی نظر اور پر جمال معشوق کے پڑے اور عاشق عشق میں معشوق کا مغلوب ہوا ہے
 مقصد و مقصود کو پہنچا بلکہ عشق کا عجب آئینہ ہے کہ عاشق کی صورت میں جمال معشوق کا دکھانا
 نے گنتی و نہ حساب پس معنی علامہ از راہ غیر مذہب کی سمجھ میں کہ آتے ہیں منور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں سرایت مربی فی احسن الصور یعنی دیکھا اپنے رب اپنے کو بیچ
 صورت کے دیکھا قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرایت مربی بعین مربی لون المحب لون المحبوب
 یعنی دیکھا اپنے رب اپنے کو ساتھ ذات رب اپنے کے رنگ محب کا رنگ محبوب کا مثلاً اگر بچہ
 تو کہ میں اپنے کو آپ دیکھوں تو بجز آئینہ نہ دیکھ سکتا ہے پس جبکہ آئینہ ہاتھ میں لیکر تو نے میں
 دیکھا تو یہی کہیگا تو کہ میں اس آئینہ میں ہوں ایضا ایک شمع کے گرد اگر تو نے ہزار آئینہ رکھے
 اور ہر آئینہ میں او کا عکس ڈالو تو ہزار شمع جلنے لگیں اور حقیقت میں ایک شمع ہے ایضا انسان کے
 ہنگام دیکھنے کی دو آنکھیں ہیں لیکن او کی روشنی و نور ایک ہے اور نور او میں فرق نہیں کر سکتا

پس بریں ہوئیں کہ یہ فیترہ بیچ قد مذرت و لہر کے اسیر سپہ اور بان و تن نشانہ تبر تقدیر ہے
 اگرچہ ہنسنے سالکان راہ آنس فراق میں جلتے ہیں مگر یہ فقیروں وصال میں ہلاک ہوتا ہے
 آگاہ ہو کہ عاشق و معشوق دو نام ہیں کہ عاشق مقام تلویں کہتا ہے اور معشوق مقام تکلیں کہتا ہے
 موسیٰ صلوٰۃ اللہ علیہ عاشق تھے اور مقام تلویں کا کہتے تھے اور محمد رسول اللہ معشوق
 تھے اور مقام تکلیں کا کہتے تھے اس واسطے اوں دونوں نے نسبت فعل کی ساتھ اپنے کی پس
 یہ عجیب بھی ہے کہ اس واسطے کہ جو عاشق اپنے بیچ میں دیکھتا ہے تو اپنے کو معشوق جانتا ہے اور جو
 معشوق اپنے بیچ میں دیکھتا ہے تو اپنے کو عاشق جانتا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المومن
 بہ الا المومن واللہ المومن یعنی مومن آئینہ مومن کا ہے اور اللہ مومن ہے پس خدا تعالیٰ جسے
 ساتھ تیس نزدیک ہے فوارہ تعالیٰ سخن اقرب الیہ من جبل الوریث یعنی ہم نزدیک ہیں
 طرف او سکے رکب ہاں ہے اور تجھے ساتھ تیرے مہربان زیادہ ہے قولہ تعالیٰ وفیخت فیہ
 من حج یعنی اور پہنچا مینے اوس میں روح اپنی میں سے پس جمع تیری وہ ہے کہ کجا تجھے لیے اور
 خود سے خود میں مینا کرے اور میں و تو کی ہستی کو درمیان سے اٹھا دے یہ مقام شفی و اتجا کا ہے
 کہ سلطان العارفین بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ و الفضل نے مسیحائی ما اعظم شانی کہا
 یعنی پاک ہون میں کیا بڑی ہے شان میری اور خواجہ حسین منصور حلاج نے اسی مقام میں کہ
 انا الحق کہا یعنی میں حق ہوں اور اگر کہیں دعویٰ محبت خدا کا کیا اور خود کو بھی درمیان میں لانا
 وہ کافر ہے کہ اس واسطے کہ خدا کے سوا کہ فی موجود ہیں ہے اور نہ ممکن ہو کہ جو کہ پس وہ ہی ہے
 کہ وہ اپنے کو آپ دیکھتا ہے اور آپ نہتا ہے اور آپ کہتا ہے اور آپ طلب کرتا ہے مگر سی طالب
 باقی ہے براہ دل طرف معرفت عشق کے لا وجود لا اللہ یعنی نہیں ہے وجود سوا اللہ کے
 فقہم تراہون ان تو بستاندانی جملہ و ماندہ تو گر خواہی انا الحق گوئی خواہی گوئی سبحانی و اگر صد بار
 ہر روز شہید راہ دین گری ذی کلی بلذکافران با شعی خود را در میان مینی و قال النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم الدینا بعشقی و احصل الزاد فان الطریق یعیل و اخلص العمل فان النافذ بصیرا

یعنی دنیا ایک ریالکراہی حاصل کر لو تو شہ پس تحقیق رستہ دور ہے اور خالص کر عمل کو پس تحقیق کھرا کرنے والا دیکھنے والا ہے ترجمہ استفہام یہ ہے کہ فرمایا رسول مقبول نے کہ کشتی دل کو عمل حقیقت سے مضبوط کر و طرف معرفت حق تعالیٰ کے کہ دنیا ایک دریالکراہی اور تو شہ راہ آخرت کا عمل باطن سے لے کر راہ مولے دور ہے اور عمل اخلاص کو دل و جان سے اختیار کر کہ حق تعالیٰ ناظر و منظور و بصیر یعنی دیکھنے والا و دیکھا گیا اور بینائی والا ہے لے عزیز دنیا مثل دکان کے ہے اور شریعت بعد از اسٹی مانند میزان کے پس جس کسینے میزان راستی میں قدم رکھا طاعت صادق ہوا اور صحت تربیت مرشد کامل سے حقیقت کو براہ عشق پہونچا اور حقیقت کے پہونچے ہوئے نے استقامت قرب حضرت کی کمالست پائی اور سکومومن کہتے ہیں جیسا کہ الجذبۃ من جذبات اللہ یعنی و مجاہد کشتی شون اللہ تعالیٰ کی سے ہے غرض کہ مومنون نے اس طاعت و متابعت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تلمیقین مرشد کامل سے استقامت پائی و ہم سب حاصل کی اور قول معشوق پر قناعت پکڑی واضح ہو کہ دل مومن و دیر چھپن طرف راہ شوق اور وہ دل درمیان دو گشت باری تعالیٰ کے ہے قال البنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المؤمن مرآۃ اللہ تعالیٰ بین الاصبغین من اصباغ الرحمن یعنی دل مومن کا آئینہ ہے اللہ تعالیٰ کا درمیان دواؤ نگلیوں کے او نگلیوں رحم سے پس یہ آئینہ وہ دل ہے کہ او اسکو پارہ گوشت جاتا ہے اور وہ حق تعالیٰ کی نظر گاہ ہے قال البنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تعالیٰ لا ینظر الی صورکم و اعمالکم و لکن ینظر الی قلوبکم و فیما تکرہ یعنی تحقیق اللہ نہیں دیکھتا ہے صورتوں تمہارے کیو اور عملوں تمہارے کیو اور دیکھتا ہے دلوں تمہارے کیو اور تمہارے کیو تو ظلم معشوق مرا گفت نشین بردن ہنگذار درون ہر کہ ندارد دسمن ہنگس کہ مرا خواہد بخود باش ہا این مذکور کس نیست مگر در نور من ہا آگاہ ہوا اور رموز اوس ہر وہ دار حضرت کسنو کہ وہ معلم شہنشاہ فرشتوں کا تھا کیا معنی کیا اسکے شاگردوں نے تو آدم علیہ السلام کو سجدہ کیا اور اوسو نشین کیا پس یہ سبب ہے کہ حضرت عزت نے چاہا کہ اسکو کمالیت عبادت خفیہ

و اطاعت باطن و علم حقیقت و خلعت خلافت و جذبہ عنایت و کنج خزانہ اسرار مخفی کے سخنوں اور واسطے تلقین ارشاد تربیت راہ عشق و محبت سوے معرفت اپنی کے مرشد بنو نگاہناؤں مگر اوسنے اطاعت نفس پرستی اعمال ظہور اپنے کو دل میں دیکھا کہ سات طبق زمین اور سات طبق آسمان میں ایک نقش قدم کے برابر جگہ خالی نہ رہی ہے کہ میں سجدہ کیا ہے چونکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اوسکو اس امر کی خبر دی تھی کہ ایک فرشتہ مقرب بسبب غرور تفرقہ نفس پرستی کے آدم کو سجدہ نہ کرے گا اور اس سبب سے نکالا جائیگا پس یہ جو غیرت الہی سے اپنے میں دیکھا تو بسبب غرور اعمال تجلیات کے اطاعت باطن بتا بعت ارواح انبیاء و اولیاء سے روگردانی کی اور یہ بخانا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام میں عجب طلسم کیا ہے اور رتبہ جمال اپنے کو دکھایا ہے یعنی وجود آدم میں غیر خدا موجود تھا کس واسطے کہ ایک وجود میں دو وجود موجود

ہوئے ہیں ایک ہی وجود ہوتا ہی پس وہ وجود خدا ہے جیسا کہ لیس فی جنتی مسوی اللہ و لیس فی الدارین الا اللہ یعنی نہیں ہے بچ چہ میری کے سوائے اللہ کے اور نہیں ہے بچ دونوں جہان کے سوائے اللہ کے رباعی ہر آن نقشی کہ من زیر انہما دم تو زیر بامین کہ ما زیر انہما دم ہوا آدم را جدا از خود بکروم ہر جمال غولیش را صحرانہا دم ہر غرض کہ کے اندر سے آواز سنی کہ لا تسجد غیری یعنی مسد سجدہ کر غیر میرے کیو اور پردہ کے باہر سے نہ آئی کہ اسجد والادام یعنی سجدہ کر طرف آدم کے غرازیل نے تامل کیا کہ جو کچھ پردہ کے باہر سے آواز آئی ہے وہ واسطے اطاعت ارواح عوام کے ہے اور جو کچھ پردہ کے اندر سے آواز آئی ہے وہ واسطے اطاعت ارواح خاص کے ہے چوں کہ میں بھی خاص ہوں اس غیرت الہی بسبب غرور اعمال تجلیات کے دل میں دیکھا جانا کہ میں غیر کو سجدہ نہ کروں پس اس غیرت سے مغرور ہو کر سجدہ کیا اور حضرت نے نیاز سے مردود ہوا چونکہ بچ غرازیل کے معصیت عجب خود بینی و سپاہ ولی کی ظاہر تھی اس واسطے مناجات کی کہ خداوند غرازیل نے ستر ہزار برس طرف آسمان کے اور ستر ہزار برس طرف طبقات زمین کے یعنی ہر طرف میں دس دس ہزار برس تیرے واسطے

عبادت کر کے اگر کچھ طاعت میری تیرے نزدیک قبول ہے تو ایک حاجت کی عرض کرنا ہوں
 ساتھ کر رہا ہوں۔ کہ قبول فرما حکم ہو کہ مانگ کیا مانگتا ہے عزرائیل نے مناجات کی کہ خداوند
 وجود آدمی پر بدن تنوں ساتھ رکھیں اپنی قدرت سے تو نے پیدا کیں ہیں مجھ کو اجازت ہے کہ
 ہر باور میں اسوں اور رکھوں اور آدم کو کچھ خبر نہ ہو حکم ہے کہ جو کچھ تو چاہتا ہے سچ وجود آدم کے
 ساتھ کر رہا ہوں وجود آدم میں کھسا اور مقام سینہ میں قرار پکڑا اور اس مقام سے تین
 ساتھ رکھوں میں کھسا اور رکھا جبکہ ارادہ آگے کا کیا کہنا شہرک میں خلق تک پہنچوں کیا ہم
 ایسے ملعون کیا تو نہیں جانتا ہے کہ یہ مقام عنایت و عظمت و کمالیت قدرت کا حقیقی ہے
 ان نبی علی امنہ علیہ آروم قلب المؤمن عرش اللہ تعالیٰ یعنی ول موسیٰ طوشت
 اندامی نور ہے اور وایم بحال اس مقام میں عظمت کمالیت و استقامت قدرت تخت
 میرات۔ اب تو چاہتا ہے کہ میرے تخت کے قریب پہنچے لے ملعون لگے تجھ کو راہ نہیں ہے
 وجود سے باہر نکل جبکہ عزرائیل باہر آیا حکم پہنچا لے ملعون وجود آدم کے تین ساتھ رکھ
 میں تو پھر کیا دیکھا اور کیا معلوم کیا اور دل حقیقی کی سیر کی عرض کی کہ خداوند آدم کے دل
 میں کھسا اور وجود آدم کی سیر کی حکم ہوا کہ لے ملعون وہ دل حقیقی نہیں ہے کس واسطے دل حقیقی
 ہے تا ملعون کمالیت قدرت ہمارے نور سے ہے پس اس دل خاص میں تجھ کو راہ نہیں ہے تو
 دل مجازی کے اندر تو نے سیر کی ہے کس واسطے کہ یہ دل غیر معرفت کمالیت مٹی سے ہے
 اور کچھ کچھ مٹی سے ہے وہ فانی ہے لے ملعون وجود آدم میں کھسا اور حال و ملحقین کھسا و سنا
 وجود کھنا میں ہی تو ہوں اور تو نے مجھ کو اس میں بچانا اور نہ دل میں پہچانا اور نہ طرف معرفت
 میری کے دل حقیقی میں پہنچا اور غرور اعمال تجلیات سے معصیت کو لے دل میں لایا اور
 اطاعت صلاحیت سے سمد عنایت میری کو قبول کیا اور کثرت میں سچ استقامت کمالیت ہتھرق
 مستی مجھ کو نہ پہنچا اور ہمیشہ خود پرستی اعمال نفسانی سے علامت و دوزخ کی اختیار کی اس واسطے کہ
 ذوالجلال سے تو نکالا گیا اور ملعون ہوا انظم جو ہے آدمی از خود جدا رکھنا بلکہ غرض اظہار ارادہ ہے

واضح ہو کہ مخلصان کرام و عاشقان حضرت صحبت تربیت مرشد کامل تلقین عبادت حقیقات
 و استقامت سر اللہ نہانی و جذبہ اصلاح باطن کمالیت استغراق مستی محو حصول معرفت ال حقیقی و
 استقامت پاسبانی قرب حضرت سے تھوٹے دلون میں مقصود و مطلوب و کمالیت کو پہنچ
 جاویں گے معرفت تیر صوٹین پنج دریافت کرنے مضمون مکتوب حضرت شیخ سعدی شیرازی
 بلاقان حضرت علیہ السلام و دریافت تربیت معانی رموزات حقیقت و تعریف راہ اصلی و تلقین جذبہ
 اصلاح باطن عالم جبروت و لاہوت کے واضح ہو کہ تاج الاولیا شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ
 بیچ مکتوبات اپنی کے واسطے پرورش اور شاد مریدوں کے تحیر فرماتے ہیں کہ ایک روز بیگم ملاقات
 خواجہ خضر علیہ السلام کے سعادت قدمبوس حاصل کر کے سوال کیا میں نے کد شددت درکات
 درد معاصی ہو پرستی کا دل میں رکھتا ہوں اور تفرقہ خطرات غیر اللہ نفسانی سے از بس عاجز و
 درمند و حیران ہوں اور واسطے دوائے نجات و مغفرت آخرت کے التماس کرتا ہوں اگر آپ سے
 ہو سکے تو برائے رضا خدا اس مشکل کو حل کر دیجیے خواجہ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے
 غمخوار درد مند تو ایسے علاج نجات مغفرت آخرت کی دوا طلب کرتا ہے کہ شدت درکات
 درد معاصی سے واسطے دفع کرنے تفرقہ خطرات عادت پرستی ہوا و نفسانی غیر دوست و بہت
 پرستی شیطانی و ہلاکت آخرت ظاہر و باطن کی مخالفت و مخلصان تو بیچ وجود رحمانی کے آئے
 اور آخر کار دونوں جہان میں درد معاصی سے فارغ و آزاد ہے پس اے غمخوار والی
 دریافت سخن معانی رموزات کی ہوش میں لا اور معرفت علاج نجات مغفرت آخرت کی گوش
 میں لایئے بیچ حیات و دخت بے بنیاد و کمالیت اپنی سے منہر حقیقت کا لا اور گلستان
 دل و شوق دیدار یار سے ہر گ خلعت خلافت و حقائق تربیت و تلقین سعادت و اطاعت جذبہ
 حقیقت کو پا اور گلہا سے ترک معرفت شلخ زلفین غمیرین مشکبوسے اور گلستان کو گیوسے
 گو بہر شہار سے اور وانہ تخم جوہر عنایت کو دریافت کرنے میوہ ہم ذات سے عاشقوں کے مانند دل
 سجانے سے اور ہلکیل خلوت و اعلیٰ عبودیت کو ساتھ نبخیل ریاضت و ایم بحال و لا زم عبادت

خفیات دلدار و دریافت معراج نجات، مغفرت آخرت کے تلقین، راوت ادویدیکذات جذبہ سرسری
 معشوق کے مانند دل میں رہنے اور ہر قدم و ہر قدم ایک ایک دانہ اسرار شوق محبت یار کو
 دل سے اویٹھا اور دریافت تربیت بشارت اشارت و استفہام معانی رموزات و استقامت
 عافیت دنیا و آخرت و علاج نجات، مغفرت کی تلقین مرشد سے پا اور معرفت تربیت جذبہ صلاح
 باطن و تلقین پاسبانی عالم جبروت دریافت صلوٰۃ حقیقی رحمانی پنہانی سے ہمیشہ ملازمت عشق یار
 کی دل و جان سے بچھوڑا اور عبادت تکلفات و اطاعت اعمال فضولات و عمارت رسوم عادات و
 معمول و منقول و عبادت لذت ربانی سے جان کو موڑا اور غرضوں تفرقہ خطرات انسانی و
 دہشت نفسوں مذموم غیر اللہ نفسانی شیطانی و آمد دشمن زریان کار و حصول زنگار یار اغیار سحر
 ہوشیار رہا اور ساتھ استقامت صوم حقیقی با افطار آب حیات اسرار عنایت و کمالیت متعلق
 می شکر محبت کے دریا سے عشق معشوق سے شاہد کے مانند سرشار ہوتا کہ شدت دروہ معاشی
 و دفع تفرقہ خطرات ہوا پرستی نفسانی شیطانی سے ظاہر و باطن و فالصا و مخلصا عجز رحمانی آسے
 اور تفرقہ عادت پرستی بمعصیت سے بیج دل کے شفا پائے اور شدت و رکات ہلاکت آخرت کے
 فارغ و آزاد ہے غرض کہ عاشق تشنہ شوق محبت معشوق اگر آب شور کو دریا و عشق محبت سے
 پیے عاشق کے مانند زیادہ تشنہ لب طرف معشوق کے ہوئے اور دائم الحال طرف معشوق کے
 منہ کے پس دریافت کرنا مہن معانی رموزات و استفہام معرفت جذبہ صلاح باطن و تلقین عالم جبروت
 کا ہر کس و نا کس کا کام نہیں ہے کہنے والا کیا کہے اور کیا دھونڈے اور کیا پٹھے اور کیا سنے اور کیا
 جانے اور پٹھنے والا کیا سمجھے کس واسطے کہ ہر ایک سالک باتین رموزات کی دریافت نہیں کر سکتا
 ہے اور ہر زاہد نہیں پا سکتا پس جاتے ہیں جو جاتے ہیں ہزار سالکوں میں سے ایک اور
 بہت زاہد و نہیں سے کوئی اور جو کوئی کہ جانتا ہے تو اون سالکوں میں سے جانتا ہو کہ جنہوں نے
 ایک مدت محبت تربیت مرشد کامل و تلقین ارشاد و عبادت خفیات سے ساتھ دل و جان کے
 استقامت پائی آگاہ ہو کہ جانتے والا و پانے والا و تربیت کرنے والا معانی حروف علم لائق کا

ایک بتلقین ارشاد و معرفت عالم جبروت و دو جہانی و روحانی و حصول اتصال مع اللہ قرب حضرت
 ربانی کہ شد کامل و سالک مجذوب ہو کہ بجز تربیت و تلقین سخنان رموزات کی ہرگز استفہام
 نہیں کر سکتا۔ ہے لیکن جو مرید طالب صادق ایک مدت پہ صحبت تربیت مرشد کامل کے سبب
 اور معرفت جذبہ اصلاح باطن و تلقین لازمت حفظ قلوب سے متعہ طرف معشوق کے لاک اور پاسا
 یا وحی تعالیٰ کی دل و جان کے ساتھ رات دن کپور و مقام میں کھڑے بیٹھنے اور اطاعت
 باطن متابعت رابطہ امر مرشد کی پہلے تھوٹے دنوں میں سالک صادق اللہ کی عنایت سے
 بسبب استقامت قرب حضرت و کشف کراست کے اظہار کمالیت کو پہنچ جاوے گا۔ پس
 ایسا مرشد کامل پہنچانا چاہیے کہ کسی بزرگ کی صحبت تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین استفہام
 عالم جبروت و استقامت پاسا بنی قرب حضرت کو کمالیت پائی ہو اور خدا تک پہنچا ہو اور وہ اس
 تلقین عبادت خفیات تلاوت حفظ قلوب کے خاص سالکان صادق کو ارشاد کرین طیب
 حاذق ہو اور وہ نامرومان طالب صادق ایک مدت نصیحت تربیت اسکی سبب پہنچتا تراقستی
 محو ہستقامت قرب حضرت ساتھ مطلوب مقصود کمالیت کے پہنچنے واضح ہو کہ حضرت
 خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملفوظات میں فرماتے ہیں کہ ہر قسم کے علما ازاد و سالکان
 غیر خذوب بسبب دریافت علم شریعت و حصول علم طریقت استقامت عالم ناسوت ملکوت
 کے براہ عقل دل میں یقین جانتے ہیں کہ خدا ہے اور عباد کا حاضر ہے اور ہمیشہ ہستی اسکی موجود
 ہے مگر حصول اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت کے دل و جان میں راہیں میں مختلف
 فرماتے ہیں آگاہ ہو کہ بعضے قول اولیا سالک و عاشقان حضرت کا ہے کہ بجز دلالت پر ہی
 تلقین مرشد کامل و پیوستن قرب حضرت کے ساتھ خدا کے راہ دوسری نہیں ہو اور بعض
 مشائخ کہتے ہیں کہ بجز معرفت جذبہ اصلاح باطن و کمالیت علم حقیقت و تلقین لازمت حفظ قلوب
 متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خدا کی راہ دوسری نہیں ہو اور بعض
 مخلصان کرام فرماتے ہیں کہ بجز صحبت تربیت رابطہ مرشد کامل و دریافت راہ عشق و محبت کمالیت

استغراق مستی محو و پیوستن قرب حضرت کے خدا تک راہ دوسری نہیں ہے اور بعض متشیع کبار کہتے ہیں کہ بجز استقامت علم حال عند الوصال تلقین عالم جبروت روحانی رحمانی پیوستن قرب حضرت کی خدا تک راہ دوسری نہیں ہے چنانچہ یہ چاروں قول مشائخان کرام و مخلصان عظام کے سلوک میں ثابت و سموع ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تربیت تلقین ارشاد امیر المؤمنین ابی ہریرہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی اللہ عنہم کو یہ فرمائی ہے کہ دریافت کرنا معرفت علم لدنی و دائم الحال بایضاح تعالیٰ بدل و جان متابعت نبوت راندن کھڑے بیٹھے لیکن اطاعت ظاہر و باطن دیکھنے دیکھنے و کھانے پینے و عبودیت و کمالیت عبادت خفیات و استقامت قرب حضرت سے خدا تک ماہستقیم ہے لیکن بجز محبت تربیت مرشد کامل و حصول اتصال مع اللہ استقامت قرب حضرت کے ہرگز درست نہیں ہوتی ہے کس واسطے کہ تربیت سخن رموزات و دریافت معانی حروف علم لدنی کو بجز تلقین ارشاد تربیت مرشد کامل کے تلو ہے اور رموزات بہت قسم پر ہے نظم عشق بازی یار نگذارم کہ تا جان در تن است و غم نباشد پیچ مارا عالمی گردشمن است و عشق جان بازیست ہر سو مدعی و زہدان را راہ عشقت کمترست معرفت چو وہوین پنج دریافت کئے فہمون مکتوب خواجہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ کے کہ جو واسطے تربیت مریدان صادق بروایت خواجہ شبلی و ذوالنون مصری و بایزید بسطامی کے بظہر استقامت قرب حضرت و سماع کے تحریر کیا ہے واضح ہو کلام المعظم خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے پنج دریافت کئے استفہام تربیت عالم جبروت کے حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ پرورش تربیت ارشاد مریدون میں ہے تحریر فرمائی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان للذی ترمانا فی المسجد کان فیہ کفرا و سلا ما و من کان للہ فی قلبہ دایما لا یکفر فیہ کفرا لا سلا ما تا بتایم و شخص کہ ہو وہو علی اللہ کے تصویری و مسجد میں ہوتا ہے امین کفر اور اسلام اور جو کوئی ہو کہ اللہ ولین نہیں بنیں ہوتا ہے امین کفر کفر اسلام ثابت بہیات دریافت معانی حدیث معرفت عالم جبروت کو خاص علما ازادہ و سالکان غیر مجذوب کو سوا تلقین ارشاد و معرفت کے کیونکر ہو سکتی ہے کس واسطے کہ مارقان سالک عاشقان صادق صحبت

تربیت مرشد کامل، دریافت معرفت جذبہ اصلاح باطن و اطاعت عالم حیرت و استقامت عبادت خفیات و قربانبرواری یا دحق تعالیٰ و ملازمت حفظ قلوب و اطاعت باطن و صلوة تحقیقی رحمانی سر قربت کہتے ہیں اور اطاعت اعمال تکلفات و عمارت تجلیات عالم ناموس انسانی کو عبادت رحمانی نہیں جانتے ہیں کس واسطے کہ تفرق خطرات حواس و قلب و دیدہ غیر اللہ نفسانی سے دل عاجز کو حاضر نہیں پاتے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا صلوة الا بحضور القلب و لا صلوة الا من الا فی قلب یعنی نہیں نماز مسلمان کی مگر ساتھ حضور دل کے اور نہیں ہے نماز مومن کی مگر بیچ دل کے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوة الا بلبیا و الا ولیا و اختلاف اقرب من اللہ یصلون فی قلوبہم یعنی نماز اولیا و انبیا و خلقا کہ قرب اللہ سے پہنچتے ہیں بیچ دل و ان کے پس کمالیت و دلش و انسان کامل و سالک مجذوب خدا رسیدہ کی فہم استقامت جذبہ اصلاح باطن و استقامت عبادت خفیات و اطاعت صلوة رحمانی ہی پہچانتا چاہیے کس واسطے کہ مومن متقی خدا رسیدہ کو اطاعت عبادت خفیات متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و استقامت حفظ قلوب و مبالغہ عبودیت رات دن کے ملازمت دل و جان حاصل ہوتی ہے ایضاً امام الہادی خواجہ ذوالنون سہری رحمۃ اللہ علیہ ایک حرف ارشاد مریدوں سے پرورش فرماتے ہیں کہ بیچ ابتدا حالت عالم ملکوت کے مناجات کی میں کہ خداوند کو کہاں اور کجھ کو کہاں ڈھونڈھوں نہ آئی؟ انا جلیس من طریق القلب من ذکر فی قلبہ یعنی میں مصاحب ہوں طریق دل سے اوس کسی کا جو ذکر کیا اوسنے میرا دل اپنے میں ایضاً امام اعظم خواجہ بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ دوسرا حرف و چند اوسکا ارشاد مریدوں سے پرورش فرمائی کہ ابتدا حالت میں مناجات کی میں کہ خداوند کو کیونکر ہے اور میں کیونکر تجھ تک پہنچوں نہ آئی؟ انت ان ترفع من الطریق الی القلب فقد وصلت یعنی تو اگر مرتفع ہوا طرف رستہ قلب کے پس تحقیق پہنچا تو ایضاً امام المرشد خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ حرف دوسرا و چند اوسکا ارشاد مریدوں تربیت پرورش فرماتے ہیں کہ ابتدا حالت میں مناجات کی

سینے کہ خداوند سبحان جہیت کے لوگمان بہت ہے اور میں مجھ کو کس سے دھونڈھوں نہ اکی
 ۱۲۰ تا عند مصقلت القلوب من ذکر الخلفی فی قتلوہم لا جملے سے
 میں نزدیک صفائی دل کے ہوں جسے ذکر کیا خفی: سچ دل اپنی کے واسطے میرے قال البتہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا اسما شاد من الاستاد عن الاسرار الجبروت ولا ہوت
 الا من اللہ ورسولہ یعنی نہیں ارشاد استاد سے اسرار جبروت ولا ہوت و مگر سوا اللہ کے
 اور رسول اس کے کے واضح ہو کہ دریافت معانی حدیث معرفت عالم جبروت کے بجز تلقین مرشد
 کامل کے بجز استفہام نہیں ہوتی بہت بار از نقش دوست بنشدند و غمیہ جز شوق ہیچ نقش
 نیفتاد و لہذا پندیرہ معانی نقش ذات اللہ وہ ہے کہ جو نقش ہم ذات اللہ کا سبب کثرت ملازمت
 حقیقہ قلوب راتدن و اطاعت باطن حق تعالیٰ کی عاشق کے دل میں نقش ہو جاوے اس طور پر کہ نقش
 دوسرا دل میں نہ رہے تو دنیا میں سالک صادق اطاعت پاسانی عالم جبروت سے بنائیت اللہ سے
 کشف کرامت و انظار استقامت قرب حضرت کے کمالیت مطلوب و مقصود کو پہنچو بہت ہر دم
 از یاد حق ہر دو جہان را بقا ست بہ عشق تو راحت دل ست ہم تو در جان با ست آگاہ ہو کہ تہریت
 علما از اہد و ساکان غیر مجذوب کی اطاعت ظاہر اعمال عالم ملکوت نفسانی سہ اور تلقین ارشاد
 و رویشون اور عاشقون کی اطاعت باطن و استقامت معرفت عالم جبروت روحانی ہر بعض
 ساکان از اہد بجز صحبت تربیت مرشد مجذوب و بجز تلقین ارشاد معرفت جذبہ اسرار محبوب کی ہمیشہ
 بیج ارادہ جو غلاتی و خواہش پیشو اہوتے با خرقہ و کلاہ و نقیہ اہوتے تربیت راہ استقامت عالم
 ہاسوت کی پرورش عبادت ظاہری کے امر کرتے ہیں بعض ساکان غیر مجذوب بجز معرفت تربیت
 جذبہ اصلاح باطن اور عمارت ظاہری عبادت مشہور کے قناعت کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ
 واسطے حصول استقامت قرب حضرت کے شہنی و پیشوالی تربیت عمارت عالم ہاسوت و پرورش
 عبادت ظہور کی کافی ہے اور نارسیدگان قرب حضرت چچ استقامت معرفت جذبہ اصلاح
 باطن و استقامت عبادت فطیات و اطاعت تلاوت حقیقہ قلوب تربیت تلقین ارشاد مرشد مجذوب

کے بدل استقامت و بخاطر صلاح نہیں رکھتے ہیں اور معرفت حق پرستی و محبت تربیت مرشد
مجدوب سے حاصل نہیں کرتے ہیں پس غیر مجذوب بسبب عمارت و اطاعت عالم ناسوت ثابت قدم
طالب مطلوب کو محبوب کے دور میں نظم بی صحبت رہنمائی دلم صد گونہ شد و ہ اندیشہ کہ تم کہ محبت
چگونہ شود و ہ برگ بی سپیاری دہنم چونہ شود و ہ رنگ نہ بد تا جگر م خون نشود و ہ بی سپیاری چونہ
و ہ برگ رنگ پنی عشق تو عشق کی آید بچک افسوس بے صوفیان اہل قدرت و
ساکنان غیر مجذوب استقامت عمارت شہرت عرس کے و بر جوع ظالمین طعام کچا نیکو واسطے
انہما در ویشی کے اختیار کرتے ہیں جیسا کہ یہ من یلقی یس دیر قصہ قصہ بعید
مین اللہ یعنی جس نے کہ عرس کیا اور رقص کیا پس تحقیق وہ دور ہے اللہ سے اور معرفت
تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین مرشد مجذوب سیر دل میں کچھ خبر نہیں رکھتے ہیں اور بعض
نارسیدگان قرب حضرت بیچ استقامت عمارت عالم ناسوت و ثابت قدمی عبادت عقبے کے بحالت
سہو گناہ سننے ہیں اور واسطے نموداری ظالمین کے رقص کرتے ہیں پس سولے استقامت
تربیت جذبہ عشق و عدانیت و سواۓ معرفت استغراق کمال شکر محبت کے عالم ناسوت میں بجا
سوسماع سنا اعلام ہے اور اگر سالک مجذوب بیچ معرفت جذبہ اصلاح باطن و اطاعت عالم
جبروت و استقامت تربیت تلاوت حفظ قلوب پاسبانی قرب حضرت کے ثابت قدم ہے اور
شکر محبت حاصل ہے تو بحالت استغراق سستی شکر محبت و مقام محو کے عطا قدر مراتب سستی
عشق محبت کی بعضے کو سماع حلال ہے اور بعضے کو مباح ہے یہاں اکثر سالکان راہ
و عالمان غیر مجذوب سحر استعداد تربیت جذبہ عملیت و تلاوت حفظ قلوب کی ہمیشہ بیچ عمارت
اعمال فضولات و اطاعت شہرت و استقامت عبادت نمود کے قربیت رکھتے ہیں اور اطاعت
عبادت خفیات عالم جبروت و نیاز مندی تلاوت حفظ قلوب و تربیت تلقین مرشد مجذوب
و پاسبانی قرب حضرت سے دل کو آگاہ نہیں کرتے ہیں پس وہ غریب کیا کریں اگر یہ نہ
کریں نظم ہر آن کہ ہے کہ ہر گندم نہان ست و نہین و آسمان و زمین ست و ہر گندم نہان

از معرفت آب زلال و مقدار و آب شور و ارد و ہبہ سال و معرفت پندرہ صوفیوں پنج درایت
 کرنے مضمون مکتوب قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے تربیت علما و راہد بجمہول ارشاد
 جذبہ اصلاح باطن تلقین مرشدان کامل کے تحریر کیا ہے واضح ہو کہ امام المعظم قاضی احمد
 غزالی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نبوی کو واسطے ارشاد مریدین کے زیادہ پرورش کرتے ہیں
 قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من لا شیخ لہ لا دین لہ ومن لا دین لہ لا عرف لہ
 لہ ومن لا عرف لہ لا جذب لہ ولا انس لہ ومن لا انس لہ لا شیخ لہ اولیا لہ
 تحت قبائی لایعرفہم غیری یعنی وہ شخص کہ نہیں ہے شیخ واسطے اسکے نہیں ہر دین
 واسطے اسکے اور وہ شخص کہ نہیں ہے دین واسطے اسکے نہیں ہے معرفت واسطے اسکے اور
 نہیں ہے جذب واسطے اسکے اور نہیں ہے انس واسطے اسکے اور نہیں ہے شیخ واسطے اسکے
 دوست میرے نیچے قبا میرے ہیں نہیں جانتا ہر کوئی او کو سو امیرے افسوس اکثر سالکان
 غیر مجذوب بجز معرفت تربیت جذبہ اصلاح باطن و بجز تلقین تلاوت حفظ قلوب کی ہمیشہ بیخ عمارت
 ظہور و عبارت مشہور و استقامت عالم ناسوت کے ثابت قدم و طالب محبوب ہیں اور استفہام
 صحبت مرشد و تربیت تلقین سعادت کو ارشاد و مرشد سالک مجذوب سے حاصل نہیں کرتے ہیں
 اور سو ا معرفت تربیت و ارشاد و مرشد و جذبہ اسرار کی ہمیشہ بیخ عبارت شہرت جبہ و ستار و پیش
 طلبوس اولیا و کبار کو طالب مطلوب بشہرت مشہور رہتے ہیں پس پیشوا بتانا اور مرید کرنا اور مقتدا
 ہونا اور راہ یگانا او کو لائق و جائز نہیں کس واسطے کہ بجز معرفت جذبہ اصلاح باطن و بجز اطاعت
 پاسبانی حفظ قلوب کی ارادت دنیا و رست نہیں ہے مصرعے بندہ دستار برود و دست
 بدست آرہے پس جو سالک نارسیدہ غیر مجذوب کہ معرفت جذبہ اصلاح باطن و استقامت
 صحبت تربیت مرشد مجذوب و اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیخ
 پاسبانی و قرب حضرت و کمالات حفظ قلوب کی لیاقت نہیں رکھتا ہو سالک مبتدی ہو اور خدا سے
 بعید و زمالی ہے اگر وہ پاسبے کہ بیعت و ارادت دی و سکو و رست نہیں کس واسطے کہ مرید و سالک

وہ کمال کو نہیں پہونچا سکتا ہے اور نہ اوسے کچھ ہیبت و ارادت متابعت حضرت سالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست آتی ہے اور نہ تربیت تلقین اوسکی سے کچھ مقصود حاصل ہوتا ہے افسوس سالکانِ زاہد غیر مجذوب یا غیر خلافت جذبہ عشق و عدانیت و بی استقامت کمالیت قرب حضرت کی سخیال نموداری و عبارتِ شہرت آرائی ارادت دیتے ہیں کفر مذموم ہے یعنی گناہ مردم غیر استعداد کی اپنے اوپر اختیار کرتے ہیں تو یہ قبول مشائخون کے کفر نفاق ہے غرض کہ جو سالک مبتدی معرفت ملازمت جذبہ صلاح باطن و صحبت مرشد و تربیت تلقین تلاوت حفظ قلوب سے کمالیت پناے اور استقامت پاسبانی قرب حضرت سے بعید الوصال ہے وہ اگر ارادت دے تو یہ مرید دونوں پر کفر ضلالت و بطالت کے پڑیں اور جو درویش کہ نظر باطن معرفت مرید کی نہیں رکھتا ہے تو ضرور اوسنے خلافت ربانی و تربیت اصلاح باطن و تلقین مرشد مجذوب سے استقامت دل میں نہیں پائی ہے اور جو مرید کہ اطاعت باطن و تربیت مرشد و فرمانبرداری یا وحیِ تعالیٰ و پاسبانی تلاوت حفظ قلوب کی دل میں نگاہ نہ سکے اور نفقت سے اپنا کام کرے وہ مرید پیر کا نہیں ہے اور معرفت خدا سے محروم ہے معرفت ابتدائی مال درویش مجذوب کی وہ ہے کہ بیج صحبت نظر باطن کی آئینہ دل مرید طالب صداق کو معرفت جذبہ صلاح باطن و تلقین تلاوت حفظ قلوب سے برا و تربیت صیقل کرے بعدہ ہاتھ پکڑے اور ارادت دے اور صحبت و تربیت سے کمالیت کو پہونچائے پس

۲۔ لشیخ پیچھے وہ میرٹ یعنی شیخ جو ہے زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے وہ ہے کہ ابتدا مال میں صحبت نظر باطن سے مرید مبتدی مردہ دل کو تربیت تلقین استقامت معرفت جذبہ صلاح باطن و پرورش تلاوت حفظ قلوب سے زندہ دل کرے اور بعدہ دست ارادت پکڑے اور خدا تک پہونچا دے اور جو درویش مرید کو خدا تک نہ پہونچا سکے اوس سے کچھ ہیبت ارادت و تربیت متابعت و رشتہ بھوک اور اگر کسی مرید نے شیخ سے ہیبت و ارادت پائی مگر صحبت و درویش و تربیت کمال بلاغت کی نہ پائی یعنی شیخ سے جدا رہا تو اوس شخص کو فرغ نہ کہ تربیت معرفت

جذبہ اصل باطن و ملقین ملازمت تلاوت و تفتہ قلوب کو صحبت تربیت و اطاعت کلاہ محبت
 دوسرے مُرشد کمال سے حاصل کر لے تاکہ استعداد استقامت قرب حضرت کی کمالیت بطلان
 و مقصود کو پہنچ کر پس جو مُرید طالب صادق تربیت مُرشد مجذوب و سہج استقامت ملازمت
 حفظ قلوب کے رات دن جمیع دنیائی و دُکوح مقام و حاضر غائب موافق امر مُرشد کے چلتا استقامت
 کمالیت عالم جبروت و مقام الوہیت سے پہنچ پاسبانی قرب حضرت و اتصال مع اللہ کو مقصود تک
 پہنچ کر اور سالکان زاہد غیر مجذوب اکثرین کہ پہنچ استقامت اعمال فضولات و رسم عادت عالم ناشو
 کی ثابت قدمی عبارت اظہار و روشنی کی اختیار کی ہے اور خواہش دونوں جہان کی معلوم
 کر کے لذت کونین کی چھوٹے اور نہ صحبت مُرشد کمال سے تربیت مالی اور نہ استقامت
 کمالیت عالم جبروت کی پہچانی بلکہ معرفت حق پرستی سے دل اٹھایا اور جان کو غفلت صحبت
 بین الاء و معرفت جذبہ مقبول حضرت کو نپایا رنگ شہرت کو کپڑا نیشل عطار کے معمول دیری و
 منقول نہ تازی سے خوشبو و اہرست ہن مصرع خرقہ پوشان ریائی را و تائی چاک شد نظم تانہ افت پر تو
 مروی را نظر کے بیانی راہ دل از جان خبر و زہدت کچہ کار آید چون راندہ در گاہی بہ قشت چہ زبان
 وار و چون نیک سرانجامی و واضح ہو کہ اگر کسی مُرید نے صحبت شیخ سے ہماہ پایا اور خرقہ و کلاہ
 نہ پایا و سکی ارادت درست نہیں ہے کس واسطے کہ مقصود ارادت سے خرقہ و کلاہ ہی اور اگر
 مُرید نے صحبت شیخ سے ہماہ حاصل کیا تو اسکو نہ حدودی بلکہ خود اپنے اور فاصلہ کسی کو تیریو سے اور
 اگر مرید گئے میرے مخلوق نہ ہو یا شیخ سے علیحدہ رہا کہ اب مخلوق نہیں ہو سکتا ہی تو مشایخ کرام
 نے ایسا فرمایا ہے کہ کلاہ شیخ کو آگے رکھے اور دوکانہ نماز ادا کے کے مخلوق ہو جاوے آگاہ ہو کہ
 مردمان اہل معرفت و درویشان کمال کہ لائق بیعت ارادت و لائق تربیت و پرورش کے ہیں دو
 کردہ ہیں اول کردہ کے بدویشوں نے ترک مال و جاوہر ترک شہنی و پیشوائی کسی کے خلق
 و آواز ہوئے اور غلت و غلویت و غموت و قناعت اختیار کی ہے دوسرے کردہ کہ مشائخ نے
 بعد تاک ہوئے کے مالاہد پر رضا و تسلیم اختیار کی ہے پریق و کردہ کے لوگ لائق شجادہ و بیعت

ارادت و تہذیب پرورش میدون کے جملہ میں ہیں اور ہر مہم کو لازم ہے کہ پیر و مرث کا کل کو جیتا کر
 نہ پہچانے تب تک اس کا مرید نہ ہو جائے اور جو کہ وہ اول کے درویشوں نے خلوت و غفلت
 اختیار کی ہے تو اس واسطے کہ اوتھوں نے بالیقین یہ جانا ہے کہ شہد کھانی سے گرمی اور
 کافور سے سردی ہوتی ہے اسطور پر صحبتِ اختلاط اہل دنیا سے تفرقہ و غفلت مل ہوتا ہے
 کس واسطے کہ کہنے سننے دینے پھرنے اور مخلوق کے ملنے میں تفرقہ کلی ہے اور اگر کاش کوئی
 دنیا دار انکی ملاقات کو گیا اور کچھ نذرانہ پیش کیا اگرچہ وہ مال ملال و بے شہر ہو مگر وہ قبول نہیں
 کئے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور بھلے گئے ہیں بلکہ اودیون سے ایسا بھلے گئے ہیں کہ جیسا
 کوئی شیر و چیتے سے بھاگے اور جنگل کو کہ وہ بیابان میں گوشہ گیر ہو کر براہِ شجرہ و تفریقہ مشغول بحق
 بہتے ہیں اور دوسرے کر وہ کے مشائخوں نے بعد ترک دنیا کے قوت و لباس و مکان لاہر
 یعنی ضروریات میں رضا و تسلیم پر ہر نظرہ حق اختیار کیا ہے اور بالیقین جانا ہے کہ آدمی
 اکثر کام کو نہیں جانتا ہے کہ انجام کار کیا ہے اور کبھی ایسا کام آتا ہے کہ اس کام کے ہو جائیے
 خوشی دل میں چل ہوتی ہے اور زبان بھی اس کام میں ہتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس
 کام کی ہر مہم سے انسان ناخوش ہوتا ہے اور حقیقت میں وہ اس کی نفع کی چیز ہے پس
 باوجود اس اگلی کے اپنی تعریف و تہذیب کو درمیان سے اٹھا کر راضی برضا و تسلیم بہتے ہیں
 اور اگر دنیا داروں کی ملاقات کو آتے ہیں تو وہ منع نہیں کرتے اور اگر نہیں آتے ہیں تو وہ ناخوش
 نہیں ہوتے اور اگر کوئی چیز تحفہ دنیا کی لائے ہیں یا نہایتے ہیں تو قبول کر لیتے ہیں۔
 کلاس و کلاسینے قبول کرنا اور رو کر نا خلق کا ادب کے نزدیک ایکسان ہے کس واسطے کہ
 اوتھوں نے اپنے تعریف کو اٹھا لیا ہے اور خدا کی رضا پر راضی ہیں بقول اسکے کہ ہر چہ از
 وجہ غیب است بل غیب است قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخر ما یخرج من روتہ
 الصل یقلین حب لجنہ لایمیز آخر اون چیز و کجا جو خارج ہوتی ہیں خیال مدنیوں سے محبت جہا
 کی ہر نظم عاشق بودا کہ از سیم و ز فریو دیا از قوت و لباس خشک تر خیزد بشنو کہ شنیدہ ام پیر صابون

عاشق آن بود آنگاه زہستی خود بر خیزد و طالب منصب فانی نشود صاحب عقل و مافیل است کہ
اندیشہ کند پایان را با معرفت سید محمد بن پنج دریافت کرے مضمون مکتوب خواجہ عبد اللہ
انصاری بمعرفت مرشد کامل و استقامت خلافت ربانی و معرفت مریدان قبل بعیت پیر و مرید و دریافت
مالاہد و ترک فضولات کہ واضح ہو کہ امام الہادی خواجہ عبد اللہ انصاری علیہ الرحمۃ حدیث نبوی
پنج ارشاد مریدین کے تربیت اظہار کی پرورش فرماتے ہیں قال البقی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
الاعمال من الاقوال بلا وصل فی العا اہل ملکوت الا اعمال بالقلوب عند الوصال فی
الاعمال لیل و نین عمل قواہن سے سب بلا وصل عالم ملکوت میں اور عمل دلوں کے ساتھ سہ
وقت وصل کے عالم جبروت میں دریافت کرنا استقامت عالم جبروت و حصول قرب حضرت کا بجز
تربیت تلقین مرشد کامل کے ہرگز استفہام نہیں ہوتا آگاہ ہو کہ بہت سالکان غیر مجذوب مثل
مرغان ضعیف مختصر مدت کے عاجز ہیں اور دانہ خواہش عادت پرستی رسم انسانی پنج بلا و ام بھو
و خواہش حرص ناموس و عاجز تفرقہ جو اس قلب غیر اللہ انسانی و رات دن طالب قوت طعام
و تفرقہ خطرات لباس درول و جان و ہمیشہ تشویش جہان واسطے پیٹ بھرنے کے عاجز و گرفتار
ہیں اور عبادت اخلاص و استقامت خود پرستی رحمانی و حصول قرب حضرت سحر دور ہیں
آگاہ ہو کہ تربیت خزانہ اسرار علم لدنی اور استفہام معرفت عالم جبروت سالکان غیر مجذوب کی
سمجھ میں نہیں آتی سب لیکن سالکان مستعد و طالبان راہ حقیقت کو شرط اہلی یہ ہے کہ واسطے
رفع تفرقہ خطرات انسانی کے استقامت قوت و لباس مالاہد کی پانا فرض ہے کہ تا اندیشہ خطرات
قوت طعام و تفرقہ تعلق ملبوس سے جزوی و کلی تشویش دل میں حاصل نہ ہوے اور تربیت
مرشد کامل سے بقدر استعداد ملازمت فقط قلوب کے لیاقت اسرار محبت محبوب کی ہو و سے
آگاہ ہو کہ فضولات سے ترک مراد کرنا فرض ہے اور درویش کا تصرف کرنا شرط ہو کہ تا خطرات
تفرقہ انسانی دل و جان میں نہ آنے پائے آگاہ ہو کہ سالک اہل معرفت جھڑپی سی چہ بچہ بھی
پتایت جانتا ہے اور زیادہ کو تصرف نہیں کرتا ہے نہ مانند اہل تقدور کہ کہتے ہیں کہ تو یاد دہشت

رکھتے ہیں اور صرف نہیں کئے ہیں اور نہ خود اتر آہ سخاوت کے لئے سکتے ہیں پس تو مانند
 اصحاب دنیا کے ست کر کس واسطے کہ موافقت کرنے میں مروت شرط ہے آگاہ ہو کہ جس درویش
 کے پاس مالیت بہت ہوتی ہے نہ ظلمات بہت ہوتی ہیں اور جو خطرات بہت ہیں حرکات بہت ہیں
 اور جو حرکات بہت ہیں تشویشیں بہت ہیں اور جو تشویشیں بہت ہیں معصیت بہت ہیں اور
 جو معصیت بہت ہیں حساب بہت ہیں اور جو حساب بہت ہیں عذاب بہت ہیں پس یہ عذاب
 اوس درویش پر رکھا جاتا ہے اس صورت میں تمام چیزوں سے مالا بد بڑی نعمت ہے اور
 درویش اہل معرفت خلوت گزین کا مالا بد وہ ہے کہ جس قدر درویش اہل عیال و اولاد و احفاد
 و خادم و غلام کی جمعیت متعلق رکھتا ہے او کی قوت و لباس و مکان و سوال سالکوں کی حاجت
 روانی کی تہیہ بکرا پڑے کہ تا تفرقہ خطرات انسانی نفسانی دل و جان میں حاصل نہ ہوئے اور
 ترک فضولات وہ ہے کہ پیسے افزونی مال کی سالک کو مانع راہ ہے اسی طرح ترک کرنا مالا بد بھی
 مانع راہ ہے کس واسطے کہ سالک مجذوب کو قوت و لباس و مکان بقدر ضروری فرض ہے اگر
 ترک کرتا ہو تو محتاج و دوسرے کا ہوتا ہے اور طمع میں پڑتا ہے اور طمع امر الخبائث یعنی مان
 سب برائیوں کی ہے پس جو کوئی مالا بد رکھتا ہے نعمت عظیم رکھتا ہے اور جو مالا بد نہیں رکھتا
 محنت عظیم رکھتا ہے اور تفرقہ خطرات بالکل دل میں پاتا ہے اور خدا سے دور رہتا ہے کس واسطے
 کہ قوت و لباس و مکان مالا بد دنیا و اولیا کو بھی نعمت عظیم ہے کہ تا خطیر ہر ایک چیز کا دل میں
 نہ آئے و نہ گزریں اور ترک عبادت وہ ہے کہ سالک بت پرستی نکرے اور بہت پرستی تک پہنچے
 کس واسطے کہ جو چیز سالک کو اپنے ساتھ مشغول کرتی ہے اور مانع راہ سلوک کی ہوتی ہے
 اس کو بت کہتے ہیں قال البیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من شغلک عن اللہ فهو جہنمک یعنی
 جو مشغول کئے تجھ کو اپنی طرف اللہ سے پس وہ بت برابر ہے اگرچہ وہ کام دنیا کا یا آخرت کا ہو اور
 ترک کرنا چاہیے چنانچہ ایک شخص کے پاس مال بہت ہے اور ایک کو خواہ ہے اور ایک
 نماز بہت پڑھتا ہے اور ایک روزہ بہت رکھتا ہے اور ایک تلاوت قرآن بہت کرتا ہے

اور ایک وظیفہ بہت اور ایک تسبیح بہت اور ایک دعا میں بہت پڑھا ہو اور ایک سجادہ نشین
 چاہتا ہے اور ایک ارادت طلب کرتا ہے اور ایک مخالفت مانگتا ہے اور مانند اسکے بہت چیزیں
 ہیں کہ مانع راہ سالک کی ہوتی ہیں یہ سب بہت راہ ہیں الا جس چیز کو ترک کئے تو باجائز
 پر مرشد کئے اور جس اعمال فضولات کو ترک کرے اسکے واسطے مرشد کہے ترک کرے تا منزل
 مقصود کو پہنچے اور کمالیت درویش سالک مجذوب خدا رسیدہ کی علامت ظاہر وہ ہے
 کہ درویش نماز تسبیحات و تلاوت و وظیفہ و ادوار بہت پڑھے اور صلاحیت ظاہری دھو نہی
 تو ساتھ یقین کے جاؤ کہ کمالیت قرب حضرت کی نہیں رکھتا ہے اور خدا سے بعید الوصال ہے اور
 اوس سے ہمیت و ارادت و متابعت ہرگز دوست نہوگی کس واسطے کہ اوس سے معرفت جذیہ
 اصلاح باطن و استقامت عالم جبروت و اطاعت باطن و پاسبانی قرب حضرت کی تربیت تلقین
 مرشد مجذوب سے نہیں پائی ہے اور ہنوز بیچ مقام قابلیت علم حال عند الوصال کے کمالیت بلاغت
 کی نہیں رکھتا ہے پس ایسے شخص سے مرید ہونا درست نہیں ہے چنانچہ بعض شخص اور پیر
 مردہ کے اعتقاد باندہ شیخین اور ارادت لاسقہ میں اور قبر کے پاس جا کر محموق ہوتے ہیں پس
 ایسی ارادت بیچ کسی مذہب کے درست نہیں ہے کس واسطے کہ ارادت میں شرط یہ ہے کہ پیر مرشد
 ہاتھ پرکھے اور کلاہ چارتر کی پہنے ہاتھ مرید کے سر پر رکھے اور پند و نصائح مریدوں کو کئے
 اور ذکر گفت نماز کی پڑھا خے اور اگر پیر مرد و انہوتا تو ہر کوئی اور مرید منورہ حضرت محمد
 مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جا کر ارادت کر لیا پس بیچ شریعت و طریقت و حقیقت
 کے درست نہیں ہے چنانچہ کسی مرید نے شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ سے چار سوال کئے
 کہ بیعت کیا ہے اور ارادت کیا ہے اور پیری کیا ہے اور مریدی کیا ہے شیخ نے فرمایا کہ بیعت وہ ہے
 کہ کسی مرید کا ہاتھ پیر مرشد و نصیحت و پند و نصائح و متابعت پیر پر عمل کرنا
 اور ارادت وہ ہے ۱۔ ملازمت ۲۔ ترات ۳۔ العادۃ ۴۔ یعنی عادات قدیمہ
 روگردانی کرنا ۵۔ نصیحت پیر مرشد کو قبول فرمانا ۶۔ بیعت بیچ طلب حق تھا کہ دنیا و آخرت

اور پیری وہ ہے کہ نظر باطن پر مرشد کی بسبب دریافت سخاوت معانی رموزات و حصول راہ
حقیقت کی تربیت سے آئینہ دل مرید مردہ دل کو ساتھ تلقین ارشاد ہستقام معانی جذبہ صلاح
باطن کی حقیقت کیسے اور کثرت تلاوت حفظ قلوب مرید کے دل کو زندہ کیسے اور نصیحت و تربیت
سے مرید کو کمالیت و استقامت قرب حضرت تک پہنچا دے اور مریدی وہ ہے کہ حاضر و غائب
پیر و مرشد کا ادب دل میں رکھے اور ہمیشہ پیچ صحبت پر مرشد کے واسطے استقامت تربیت کے
بدل و جان حاضر و سنے والا ہے اور دل میں خیال رکھے ادب سے باتیں کرنے اور جو بات
کہ شعر و نظم میں پیر و مرشد سے خلاف شریعت کے دیکھے اور از روئے معانی رموزات کو ہستقام
میں نہ آوے تو ہرگز اس سے انکار نہ کرے اور تنہائی و خلوت میں معانی اس کے پونچھ لے اور جو
اعمال ربانی و خود پرستی و ظاہر آرائی کے ترک کر نیکو فرما دے تو چھوڑ دے اور رات دن اطاعت
پیر و مرشد و ملازمت حق تعالیٰ پر ہو جب فرمان مرشد کے چلا جاوے اور دائم الحال عند الوصال
مستابعت امر پیر مرشد کی دل و جان سے باخلاص و ماذب رہنا وہ ہے کہ اگر مرید پیچ نماز کو مشغول ہو
اور مان باپ پکارتے ہیں تو ہرگز آواز نہ دے اور اگر پیر مرشد پکارتے تو واجب ہو کہ نماز میں نہ
لبیک کہے یعنی ہاں صاحب کو کس واسطے کہ اطاعت و فرمانبرداری پر مرشد کی مثل متابعت
حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے غرض کیا کہ لو پیر مرشد کا ظاہر و باطن دل میں
رکھنا ضرور ہے کہ مرید طالب صادق ساتھ اطاعت باطن سبقت و استقامت ہے حضرت
کی خدا تک پہنچنے پیچ ملفوظات قاضی عین القضاۃ فیض الہدیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے منقول ہو
کہ پیچ خدمت مرشدی قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کیا کہ پیری کیا اور مریدی کیا
قطب لادیا قاضی احمد غزالی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ پیری وہ ہے کہ مرید طالب صادق کو تربیت
کر کے افعال مذمومہ و کارنامہ مشرعوہ و نامسموع اعمال نفسانی و شیطانی سے بچا دے اور فلاہی
سے دل و جان مرید کا باز رکھے اور صحبت تربیت و تلقین بارخدا سے دریافت جذبات صلیح
باطن متابعت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و یا حق تعالیٰ کو دل و جان میں استقامت

کرتے کہ تامل مرید کا بیچ پاسانی ملاوت حفظ قلوب کی یاد حق تعالیٰ سے بالکل ہٹے اور اعمال
فضولات و عبادت رسمی و اطاعت عبادت ریائی و خود بینی و ظاہر آرائی سے روگردانی کر لیں
فرمائے اور طالب صادق اہل معرفت و صلاحیت کو بعد معرفت لینے و ارادت و غریب قرب حضرت
پہونچا دی اور معرفت مرید طالب صادق کی وہ ہے کہ مرید طالب صادق بیچ اطاعت
تربیت و فرمانبرداری و رہنمائی الی اللہ فرمودہ پیر مرشد کمال کی راستہ و حاضر غائب پاسانی
یاد حق تعالیٰ و اطاعت باطن پر دیکھنے و سننے دکھانے پینے میں موافق رہد اور مرشد کی دل و
جان کے ساتھ پہلے اور جو کچھ اعمال فضولات تخلیقات سے ترک کرنے کو کہے تو بروہیہ فرمائے
مرشد کے چھوڑ دے اور اگر چھوڑ گیا تو مرید انسان کامل و طالب صادق نہ ہو دیکھا اور نہ ہرگز
استقامت قرب حضرت کی کمالیت کو پہونچ گیا قطب الاولیا خواجہ شمس علی رحمۃ اللہ علیہ بیچ
ملفوظات اپنی کے تحریر فرماتے ہیں کہ کمالیت درویش انسان کامل و ہر ایک مجتہد کی وہ ہے
کہ جس شخص نے صحبت و رویش اہل معرفت مرشد کامل سے تربیت جذبہ اصلاح خلافت ربانی
یا ایک ہی مرشد کے ارشاد سے استقامت پائی ہے تو وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ مرید طالب صادق کو
تلقین ارشاد جذبہ اصلاح باطن کی استفہام کرتے اور کثرت لازمیت حفظ قلوب و استقامت
قرب حضرت سے خدا تک پہونچا دے اور جس درویش سالک غیر مجتہد نے بیچ اطاعت
باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و تربیت جذبہ خلافت ربانی کی علم حاصل
عند الوصال و معرفت حروف علم لدنی و تلقین ارشاد مرشد کامل سے استقامت کی دل و
جان میں کمالیت نہیں پائی ہے وہ مبتدی نارسیدہ و عند اللہ بعید ہے جامع خلافت و رویش کا
اوسکو دینا و سنت نہیں اور نہ جانے کس واسطے کہ مرید طالب صادق کو تربیت کرتا و تلقین ارشاد
معرفت جذبہ اصلاح باطن سے استفہام دینا و مرید مبتدی کو ساتھ کمالیت کے پہونچانا نہیں سکتا
پس اوس سے بیعت و عبادت و تربیت متابعت کرتا و سنت نہیں ہے قطب الاولیا
خواجہ خیر اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل حق پنا اور مقراض چلاؤ اور مرید کرنا اور مقراض

ارشاد تربیت کرنا اور مریدوں کو خدا تک پہنچانا راہ بزرگ و کار عظیم ہے اور بکھر تربیت مرشد کامل کے مرید مبتدی طالب صادق استقامت قرب حضرت سے خدا تک نہیں پہنچا سکتا ہر راہ بعضی درویش مبتدی سالک غیر مجذوب سوا استعداد و پاسبانی قرب حضرت کی مرید کرتے ہیں اور بیعت و ارادت دیتے ہیں اس نیت سے کہ ہماری پیشوا بھی مرید کرتے ہیں اور ارادت دیتے ہیں پس ارادت دینا یا و نفاق سے ہے اور کسی مذہب میں درست نہیں ہے افسوس کہ ہر مرید دونوں بیچ کفر ضلالت و بطلالت کے پڑینگے اور اگر مبتدی سالک غیر مجذوب صحبت تربیت مرشد مجذوب سے پہنچ معرفت تلقین تلاوت حفظ قلوب و پاسبانی قرب حضرت کی کمالات کو پہنچ کر پاتا ہے کہ بیعت و ارادت دے اور مرید کے تو اوّل درویش سالک مجذوب سے خلافت حاصل کر لے واضح ہو کہ واسطے مرید کرنے ارادت دینے کی شرطیں بہت ہیں مگر اوہیں شرط اصلی یہ ہے کہ اوّل مرشد کامل اپنی صحبت تربیت و دریافت آخراہ جذبہ اصلاح باطن سے آئینہ دل مرید مبتدی کو ساتھ تلقین ارشاد کے صیقل کرے کہ تامل و طرف معرفت حق تعالیٰ کے طالب صادق ہو بعد از تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز کی پڑھاؤ اور دست بیعت و ارادت مرید کا پکڑے اور پند و نصیحت فرمائے اور گلاہ چار ترک کی اس کے سر پر رکھے اور سر کے دونوں طرف کے بال مقراض سوکترے اور خدا کو سوپنے اور بعض سالکان غیر مجذوب کہ مرید زن کو سو اسے تربیت تلقین جذبہ اصلاح باطن کی دست بیعت و ارادت کا پکڑے خرقہ دکلاہ دیتے ہیں خود مبتدی و محبوب ہیں کس واسطے کہ مرید طالب صادق کو نہیں پہچانتے ہیں یقین ہو کہ وہ خود استعداد کمالات کی روشنی نہیں دیکھتے ہیں پس سالکان غیر مجذوب اس بات میں کچھ شک نہ ہو حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ترقیم فرماتے ہیں کہ خلافت مجازی و خلافت حقیقی پس خلافت مجازی وہ ہے کہ مرید طالب صلاح بعد حصول بیعت و ارادت و خرقہ دکلاہ کے نظر صحبت درویش خدا رسیدہ و جامعہ خلافت پائے اور واسطے بیعت و ارادت مرید کرنیکی اجازت لیوے اس کو خلافت مجازی کہتے ہیں۔

اور خلافت حقیقی رحمانی وہ ہے کہ مومن متقی طالب صادق کو ایک مدت تلقین و ارشاد و صحبت تربیت مرشد کامل و دریافت جذبہ اصلاح باطن و تعریف عبادت خفیات و استقامت راہ حقیقت و کمالیت علم حال عند الوصال متابعیت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غلعت ولبوس مبالغہ عشق و محبت و حصول خلافت ربانی و اتصال مع اللہ و پاسبانی قرب حضرت کے پہنچے اور اگر کوئی درویش مبتدی استقامت غلعت خلافت حقیقی رحمانی کی تلقین مرشد کامل سے دل میں نہیں رکھتا ہے اسکو جامہ خلافت دینا درست نہیں اور درویش کامل خدا رسیدہ کی علامت اہل وہ ہے کہ سالک صادق کو استقامت کمالیت علم حال عند الوصال سے کہ اہل معرفت ہے خدا رسیدہ پہچانے کہ لائق جامہ خلافت مرشد کامل کے طبیب صادق ہو گیا ہے اور مریدان طالب صادق کو تلقین ارشاد سے ساتھ کمالیت کے پہنچا سکتا ہے اسکو جامہ خلافت دینا واجب ہو اور جائز ہے اور اگر کسی درویش مبتدی نے غلعت خلافت حقیقی میں محبت تربیت مرشد کامل سے بدل و جان و استقامت نہیں پائی ہے وہ طالب مبتدی ہے اور نزدیک اللہ کے بعید الوصال ہے پس اسکو جامہ خلافت ولبوس درویش کامل کا دینا نچا ہے اور نہ سالک مبتدی کو بھی جامہ خلافت کا درویش سے لینا اور پٹنا اور مرید کرنا جائز ہے اور اگر درویش مبتدی و سالک غیر مجذوب صحبت مرشد کامل الحال و اہل حقیقت سے استقامت پاسبانی قرب حضرت تک نہیں پہنچا ہے اور واسطہ شہرت رحمانی و متابعت پیروں اپنے کے مرید کرتا ہے اور خلافت دیتا ہو بغیر اتصال مع اللہ و کمالیت حاصل کرنیکی تو وہ پیر و مرید دونوں بیچ کفر و ضلالت و بطلان کرتے ہیں اور اگر درویش سالک راہ حقیقت نے تربیت جذبہ اصلاح باطن و استقامت عبادت خفیات و تلقین مرشد کامل سے کمالیت غلعت خلافت ربانی کو حاصل کیا ہے اسکو جامہ خلافت دینا جائز ہے اور درست ہے کس واسطے کہ اس درویش نے تلقین ارشاد مرشد مجذوب سے خلافت و کمالیت قرب حضرت کو پایا ہے اور تربیت کر کے مرید و مکر ساتھ کیا ہے پہنچا ہے

غرض کہ مرید کرنا اور نصیحت و تربیت سے خدا تک پہنچانا اور خلافت دینا بڑے مرد و نکاح کام ہے
 معرفت ستر حق میں پیچ دریافت کر کے مضمون مکتوب میں القضاۃ ہمدانی بترتیب جذبہ
 اصلاح باطن و تلقین عاشقان و ریاضت حقیقی و تلاوت حفظ قلوب و ربط حقیقی و مجازی سے معرفت
 حق تعالیٰ کی واضح ہو کہ امام المرشد قاضی عین القضاۃ فضیل ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ حدیث نبوی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام کو واسطے ارشاد مریدین کے تربیت پرورش کی فرماتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ
 و آلہ وسلم طاعت العلماء و الفقہاء و الزاہد اعم عن اللسان حبلہ و عبادۃ
 الاولیاء و الاولیاء و الاخلفاء من قلوب الخلفاء یعنی بندگی عالموں اور فقیہوں اور
 زاہدوں کی جو ظاہری زبان سے اور عبادت انبیاء اور اولیاء اور خلفاء کی پوشیدہ دلوں میں پیچ شکستہ
 دل اول یہ جانتا تھا کہ سلوک کرنا و تلقین ارشاد و تربیت سے پرورش کرنا قریب حضرت خدا
 تک پہنچانا ساتھ ریاضت و مجاہدہ و عمارت اعمال فضولات و اطاعت عادت رسمی استقامت
 عبادت مشہور و کثرت تکلیفات عبادت ظہور کی ہے لیکن جو پردہ غفلت کا پھٹا اور نظر اہم
 جمال لایزال کی پڑی اور سرسبز مناظر اغم البصر و ما طغی یعنی اور میل نکمیا چشم محمد صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم نے اور نگہری اوس حد سے کہ مقرر تھی کپاچ دیدہ و دل کے گایا یا سائیت برائی بعین مانی
 یعنی دیکھا یعنی رب اپنی کوسا تم ذات رب اپنے کے نمودار ہوا معرفت لون المحب لون المحب و ب
 یعنی رنگ محب کا رنگ محبوب کا حامل ہوا اوس وقت معلوم ہوا کہ یہ تمام اعمال فضولات تکلیفات
 زبانی و خود بینی و ظاہر آرائی قرب حضرت کی کفر فضولات و بطلالت ہر پس جبکہ باطن پدید
 ظاہر و صوفی سے کیا ہوتا ہو نظم مرثیہ بجا ناست و انما بادوست پند کردہ توجہ دانی نماز ستا
 اگر معائنہ خواہی کہ ذات حق تینی پد و می قرار بدہ این دل پریشان را پد قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
 ۲ الفرض فرض من فرض الاولیاء لیس من الاقوال والافعال من بین الفرضین فیاض
 عند اللہ صلوٰۃ حقیقۃ فی قلوبہم یعنی فرض فرض ہے انبیاء و ان سترین قولون و فعلون سے
 اور وہ درمیان دو فرضوں کے فرض ہے نزدیک اللہ کے صلوٰۃ حقیقی سے پیچ دلون و لکی کسم

افسوس کہ تربیت عارفانہ حق باقیین عاشقان محقق و سالکان مجذوب و روزگان راہ قلوب
 و رسیدگان قرب حضرت مجذوب تربیت جذبہ اصلاح باطن و پرورش خلائق خلایق و
 استقامت عبادت و نجات و کمالیت مبدویت و اعلیٰ باطن متابعیت و فرستادہ رسالت
 علی اللہ علیہ و آلہ وسلم و عظمت کمالیت معرفت عالم جبروت و الوہوت و قدیم صلاہت صدق
 ثبوت پیشوای خرقہ کلاہ و مقتدا سے تربیت راہ و استقامت حضرت حضرت درگاہ و تمام عنایت
 کمالیت بارگاہ و پیوستن قرب حضرت عالی پناہ و دستگاہ اقبالہ نعمت الہی و اتحاد عطار
 ولایت ابدی براہ اخلاص و استقامت اسرار محمدی پیوستن تربیت جذبہ مقبول حضرت
 صمدیت کہ شریف تر و جہ آدمی کا ہے و معرفت جذبہ عشق معشوق و تفکر و تحیر معانی حروف و
 استقامت عبادت اسرار معرفت باشتیاق و استغراق حروف و شکر محبت و تربیت تلقین مقام
 عالی سبب نہایت اتصال مع اللہ کی ایک راہ بزرگ و کاغذ عظیم ہے اور بحر صحبت مرشد کامل و
 تربیت سالک مجذوب کے اتصال مع اللہ ہرگز درست نہیں ہوتا ہے اور بحر شکر محبت کے
 ہرگز راہ نہیں کھلتی ہے مگر طالب صادق سالک راہ عاشق ہووے کہ تامل و تعمق و معرفت
 راہ عشق محبت کی دل میں کھولے اور سالک و باقی پنج اطاعت پاسبانی عالم جبروت و
 فرمانبرداری تلاوت حفظ قلوب و استقامت قرب حضرت کی کمالیت مطلوب و مقصود کو پہنچو نظم
 اسرار غرائب بحر نیست نہ اندیشہ ہشیار چہ داند کہ درین پردہ چہ راز مست چہ نماز عاشقان سریت پناہ
 کے او داند کہ دائم و نماز است چہ داند شقی این سزاوان چہ ہمیشہ جان عاشق و نماز است چہ
 پس جو سالک بتدی نارسیدہ استقامت محبت مرشد و تربیت سالک مجذوب و معرفت جذبہ
 اصلاح باطن عالم جبروت و اطاعت خلافت ربانی و تلاوت حفظ قلوب ہو مقام اولوہیت
 کمال گو پہنچا و سو وقت پیشوا ہو کر دست ارادت کا پکڑنا اور وقت راہو کر تربیت راہ کی کرنا اور
 استغراق سستی و شکر محبت میں گمانا سنا و دست و جائز ہے کہ تا تربیت مرشد کامل و سالک
 مجذوب مرید طالب صادق بسبب ملازمت حفظ قلوب کہ قرب حضرت کمالیت کو پہنچے

پس سالکان غیر مجذوب قسم قسم کے ہیں اور ہر کوئی ایک قول و ایک فعل و ایک عقل و ایک معرفت و جد و ایک غفلت خواہش تربیت کی رکھتا ہے اور سوائے صحبت مرشد و تلقین سالک مجذوب کے ہر ایک اپنی راہ کا مختار ہے لیکن تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین استفہام معرفت عالم جبروت و حصول استقامت قرب حضرت متابعت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہر ایک عالم نہیں جانتا ہے اور نہ ہر ایک پاسکتا ہے اور نہ ہر ایک زاید جان سکتا ہے پس پانے والے استفہام معرفت جذبہ اصلاح باطن کے سالک مجذوب ہیں نظم ہر عالمی چہ و اذ این راہ عشق بازی ہے کیوں درہو پریدن باشد محال بازی ہے کہ کعبہ حقیقی دریافت کس ندارد دیگر گرفت دل بکلی این مجازی پیچ معرفت الاسرار کے لگتا ہے کہ ایک مرید طالب صادق نے پیچ خدمت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کیا کہ اے خواجہ تم کون سے عمل کے سبب سے خدا تک پہنچے خواجہ نے کہا کہ ریاضت و مجاہدہ کرنے اور دائم الحال نیاز مندی یا دحق کی دل و جان میں رکھنے اور کم کھانے اور کم سونے اور کم ملنے غلاتی و ہمیشہ تلاوت حفظ قلوب دل میں رکھنے سے خدا تک پہنچا خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ نے ملفوظات میں تحریر فرماتے ہیں کہ ریاضت و تقسیم پر ہے یعنی ریاضت مجازی و ریاضت حقیقی پس ریاضت مجازی کم کھانا و کم سونا و کم کہنا و کم غلاتی سے ملنا ہے اور ریاضت حقیقی صیقل کرنا آئینہ دل کو و کوششی و فرمانبرداری یا دحق تعالیٰ بدل و جان و اطاعت جذبہ اصلاح باطن کہنا استقامت بات و ان کی پیچ مشاہدہ و مجاہدہ کے طالب صادق کو قرب حضرت خدا تک جلدی پہنچا دی یعنی خدا کے واسطے بیٹ بھر کے کھانا لہذا توں کے لیے اور خدا کے واسطے دیر تک سونا بشار توں کے لیے اور خدا کے واسطے دیر تک بیٹھنا حاجتوں کے لیے اور خدا کے واسطے بہت کہنا مناجات میں اور خدا کے واسطے بہت مشغول رہنا مقامات میں اور خدا کے واسطے بہت سنا کر امتون کو ہے پس دریافت قول مشائخ و استفہام ستخان معانی رموزات کا بحر تلقین ارشاد مرشد کامل کے ہرگز استفہام نہیں ہو سکتا چنانچہ مرد طالب صادق واسطے دریافت کئے معانی جذبہ

اصلاح باطن و تخلیق ارشاد کے ایک مدت پنج صحبت تربیت مرشد تذبذب کے پہنچو اور پہنچ پاسبانی
رات دن استقامت قرب حضرت و متابعت رابطہ امر مرشد کی طے تو بقدر استعداد تلاوت حفظ
قلوب و اتصال مع اللہ کی مطلوب مقصود کمالیت کو پہنچو واضح ہو کہ حفظ دو قسم پر ہو یعنی
حفظ تجازی و حفظ حقیقی پس حفظ تجازی وہ ہے کہ علماء زائد غیر مجذوب بغیر دریافت
کرنے معانی کلام اللہ کے قرآن حفظ کرتے ہیں وہ حفظ مجازی ہے سمیت ہمان قاری کہ
خستہ نمکند ہر روز از قرآن اگر حرفے از آن داند ہاندا اید حیران ہوا و حفظ حقیقی واسطی و صلا
حق تعالیٰ کے وہ ہے کہ دائم الحال عند الوصال ملازمت عبادت خفیات و پاسبانی یاد حق تعالیٰ
بدل و جان و ہمتن تلاوت حفظ قلوب کے دل میں ہے واسطی استعداد قرب حضرت کے
مشغول ہے کہ کسی بزرگ نے بیچ خدمت خواجہ ثنائی رحمۃ اللہ علیہ کے سوال کیا قال النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا اتصال بالخلق علی قدر الانفصال عن الخلق یعنی وصل
قداسے ہی موافق فصل کے خلق سے کہ اولیاء صادق و واصلان حق تعالیٰ کو اتصال
مع اللہ و استقامت قرب حضرت و وصال کسلور پر ہو تا ہے خواجہ نے کہا کہ مردمان اہل
معرفت ہمیل صلاحیت و عاشقان حضرت و مخلصان گرام و واصلان حق تعالیٰ نے کہا ہو کہ جو
مومن متقی بسبب ہمیشہ ربط امر مرشد کامل و استقامت عبادت خفیات و بذل و ہمتن ملازمت
حضرت و ہمالیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و پاسبانی یاد حق تعالیٰ بدل و جان و کمالیت حفظ قلوب کی
استغراق ہستی جو سر محبت میں خودی و خود پرستی و خود بینی و ہستی اپنی سے فارغ ہو اوہ استقامت
قرب حضرت و اتصال مع اللہ کو پہنچو خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس
ساکلک صادق نے اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت کو صحبت تربیت فرشتہ کامل سے
جامل نکلیا تو اسنے بیچ غزلت و غلوٹ کے استقامت اعمال تجلیات کو گپ پلایا ایضاً اور جس
ساکلک صادق نے اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت کو بیچ استغراق کمالیت سعی سکر
فحیت عالم جبروت کی جامل نکلیا تو اسنے بیچ استقامت اعمال فضولات و جہی غلات صلاحیت شب

بیداری کی کب پائی پس اتصال دو قسم پر ہے یعنی اتصال مجازی و اتصال حقیقی آگاہ
ہو کہ اتصال مجازی وہ ہے کہ ہنگام مشغولی جذبہ صلاح باطن و پیوستگی ذکر خفی و استقامت
کمالیت عبادت خفیات و استعداد عالم جبروت و لاہوت روحانی رحمانی کی سالک صادق کو
پیچ ملازمت فقط قلوب کے دل و جان میں شکر محبت مائل ہو اور استغراق کمالیت مستی عشق
محبت و پاسبانی یا دحق تعالیٰ میں جو مقام محو کا ایسا پہونچ کہ او میں کچھ تفرقہ خطرات کلی و
جزوی پیچ دل سالک صادق کے دخل نہ پڑے اور کمالیت مقام محو کی وہ ہے کہ دل سالک کا
مانند وارہ سپن کے شاخ آہو پر قرار پکڑے اگر کجالت مشغولی باطن دل سالک کا پیچ ربط حقیقی
کے قرار پکڑے اور عشق میں ثابت قدم ہو تو سالک پیچ اتصال مجازی کے کمال کو پہونچے گا اور
اتصال حقیقی کو سالک صادق بجز باہر ضرورت کے نہیں سمجھ سکتا ہو پس جو خودی خود پرستی و
خود بینی و ہستی اپنی سے تو فارغ ہو یقین جان کہ اتصال مع اللہ کو تو پہونچا اور جو سالک خود کو
دیکھتا ہے ہرگز فدا کو نہیں دیکھتا ہو کیونکہ خود بین خدا بین نہیں ہوتا ہے پس جس سالک نے
خودی کو در میان میں نہ کیچھا دائم الحال عند الوصال اتصال مع اللہ کی کمالیت کو پہونچا
سیت تو آگے رو خبر یابی کہ از خودی خبر گروی پڑے تو آنکہ روی او بینی کہ از خود رو بگردانی واضح ہو کہ جو
سالک صادق تلقین مرشد کامل و ہمیشہ ملازمت حفظ قلوب سے بدل ہو جان استقامت پختہ ہو اور
کمالیت استغراق مستی عشق محبت سے مقام محو کو پہونچے تو بقدر استعداد ملازمت حفظ قلوب کی
شکر محبت دلیں کو دیکھا اور موافق مبالغہ شکر محبت کے سالک صادق معشوق کے مانند عشق میں
ثابت قدم ہو گیا اور اگر سالک نے ایک مدت محبت تربیت مرشد کامل و حصول کمالیت عشق
محبت و تلقین ارشاد سے عشق میں رسائی نہ پائی اور استغراق کمالیت مستی محو نے دل
میں باقی ماندت پکڑی اور پیچ مقام محو کے نہ پہونچا وہ سالک خدا سے دور رہے نصیب
ہو ہرگز اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت نیا دیکھا منقول ہے کہ کسی مرید طالب
صادق نے قطب الاولیاء خواجہ شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ مرید طالب صادق کتنی

شرطین بجا لاؤ کہ یہ مقام کمالیت قرب حضرت کو پہنچنے میں ہے فرمایا کہ اولیاء کبار و مخلصان کرام و واعلان حق سے منقول ہے کہ چار شرطیں بجالانے سے استقامت قرب حضرت و انھما کشف کرامت و کمالیت اتصال مع اللہ کو پہنچتا ہے یعنی سالکان صادق کو ایک ۔ ت ۔ استقامت صحبت تربیت میں متابعت ربط امر مرشد کامل کی کرنا شرط ہے اول شرط یہ ہے کہ اگرچہ سالک نے مرشد کامل سے تلقین ارشاد راہ حقیقت و استقامت تربیت کی بدل و جان پائی مگر واسطے دفع تفرقہ خطرات خواہش زمین و آسمان اعمال انسانی نفسانی و حصول استقامت خلوت غمومت کی مرشد کامل سے صحبت نیائی ہرگز اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت کو نہ پہنچے گا دوسری شرط یہ ہے کہ اگرچہ سالک صادق ثابت قدم نے ایک مدت تک راتین مرشد کامل سے صحبت پائی مگر تلقین ارشاد و دریافت معانی اسرار حقیقت و تربیت ثابت قدمی کی نیائی خدا سے دور رہے نصیب نہیں دے گی تیسری شرط یہ ہے کہ اگرچہ سالک صادق نے ایک مدت صحبت تربیت و تلقین مرشد کامل سے استقامت علم حقیقت و معرفت جذبہ اصلاح باطن کی بدل و جان کمالیت پائی مگر متابعت ربط حقیقی امر مرشد کامل و استقامت دل حقیقت معرفت جذبہ اصلاح باطن کی بدل و جان کمالیت نیائی ہرگز اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت تک نہ پہنچے گا چوتھی شرط یہ ہے کہ اگرچہ سالک صادق و ثابت قدم متابعت نیوی نے بسبب استقامت کمالیت ربط مرشد کامل کی ہمیشہ ساتھ ربط حقیقی کے ملا مگر امیر الدین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو ربط حقیقی میں بدل و جان مافر نہ لایا خدا سے دور ہے اور استقامت مقام کمالیت کو نہ پہنچے گا کس واسطے کہ جب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہ عراج کو تشریف لے گئے تھے تو اول سے دربان حضرت رسالت علی کرم اللہ وجہہ بھی گئے تھے اور جو حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت رسالت پناہ سے نئے ہزار باتین معانی یسوزا و تلقین ارشاد و تربیت نصیحت کی فرمائی تھیں علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی حق تعالیٰ سے تلقین ارشاد و تربیت کی پائی تھی پس علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے متابعت حضرت رسالت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو درجہ تربیت کمالیت کی پائی ہے: ایک گاہ کہ اگر سالک صادق
 متابع علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پہنچ رہا ہو تو فی سبیل و جان استقامت نہیں کرتا
 ہے کہ سالک عالم زاید علی حد حدیث علامہ روزگار ہوا اور ریاضت و مجاہدہ میں ہزار سال گزار
 یوں کر جیسا ہے ویسا ہی بیگنا اور بے معرفت حق تعالیٰ سے بنی نصیب ہوگا پس
 رہا۔ و قسم ہے کہ ربط مجازی و جہاد حقیقی یعنی بیچ دونوں ربط کے کمالیت چار مقام کی جانا
 تا قیام مرشد سے فرض ہے لیکن سچے تلمیذین مرشد کامل کے وہ لکھنے سے سمجھیں نہیں آتی ہیں
 اول ربط مجازی وہ ہے کہ ہر روز صبح کے وقت ہمیشہ حضور قلب سے شجرہ پیران طریقت
 اپنے کا ابتدا سے انتہا تک سالک صادق پڑھا کرے اور نافذ کرے اور اس متابعت
 ربط پیران طریقت اپنی سے کمالیت عالم جبروت کی مدد کے لیے دعا مانگا کرے کہ تار حقیقی
 متابعت حضرت رسالت کی دل و جان میں استقامت پائے دوسری ربط حقیقی وہ ہے کہ ہر
 روز صبح کے وقت آخر شبے چاشت تک ہمیشہ مشغولی عبادت خفیات کی کہ جو تلمیذین مرشد نے
 فرمائی ہے سالک صادق دل و جان میں استقامت پکڑے اور ہمیشہ متابعت ربط حقیقی
 دل و جان میں نگاہ رکھے اور ہر صبح ساتھ اخلاص و حضور قلب کے دل میں پڑھا کرے کس
 واسطے کہ دفع تفرقہ خطرات انسانی نفسانی کے لیے ربط حقیقی امر مرشد کو دل و جان میں
 نافذ کرے کہ سالک صادق استقامت قرب حضرت کی کمالیت کو پاوے اور بیچ اشتیاق
 عبادت خفیات و کمالیت ربط حقیقی و متغراق مستی محو کی سالک صادق استقامت پسائی
 قرب حضرت و کمالیت مطلوب و مقصود کو پہنچے واضح ہو کہ واسطے دفع تفرقہ خطرات نفسانی
 شیطانی کے متابعت ربط حقیقی کی تلمیذین ارشاد مرشد کامل سے شرط ہے کہ سالک صادق
 کے خطرات غیر اللہ دل و جان میں نہ آویں اور اگر درویش سالک غیر مجذوب متابعت
 ربط حقیقی کی تلمیذین امر مرشد کامل سے بیچ دل و جان کے استقامت نہیں کرتا ہر وہ مبتدیان
 ہو اور تفرقہ خطرات غیر اللہ نفسانی اوسکے دل میں آجائے کس واسطے قسم قسم کے تفرقہ خطرات

دنیا و عقبیٰ کی انسانی نفسانی دل میں آئی ہیں پس وہ خدا سے دور ہے واضح ہو کہ اگر وہ بشر
 سالک، غم مجذوب یا مجرّب تربیت مرشد کامل و مجرب استقامت متابعت ربط و قیامی آپس
 مشہور ہو، نیکی کے خلائق میں مرموم کو بیت و ارادت سے ہیں پس مجرب و صادق کہ بتا
 میں درست ہو، اس واسطے کہ مرید طالب صادق کو تلقین ارشاد سے کمالات کہ تہذیب و
 سکے میں جیسا کہ بتا جس نے متابعت رباط حقیقی کی تلقین مرشد کامل سے کمالات و استقامت
 دل و جان میں نیائی ہے کہ وہ خود سالک ہوتا ہی نارسا ہے۔ بتا و پس۔ مکتوبات میں
 سے یہ بات ہے۔ ہاں پس پروردگار و مرشد تینوں بیچ نشانہ و ایالات کے ہو و پیش
 چاہیے کہ سالکان اہل حقیقت کہ اسات میں ہمہ تنک نہ اور دہائش سالک ہونا۔ پ کور
 دن ہدیت متابعت رباط حقیقی، تلقین مرشد کامل کی شرط ہے۔ ہاں استقامت رباط حقیقی کی ہر
 تلقین ارشاد مرشد کامل کے لکھنے سے سمجھ میں نہیں آتی ہے غرض کہ اکثر درویش سالکان غیر مجذوب
 حصول معرفت رباط حقیقی و تلقین مرشد کامل سے خیر از زمین ہیں اور مہذب ہے۔ مہذب معرفت
 اٹھارویں بیچ دریافت کرنے حال کمالات سلطان ابراہیم ادہم و کمالات سلطان محمد
 غزنوی و حال کمالات ولانا جلال الدین رومی کی کہ انھوں نے اپنے اپنے مرشدوں سے
 کمال حاصل کیا ہے واضح ہو کہ امام المعظم تاج الاولیا سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ واسطے
 ارشاد مریدوں کے تربیت کی پرورش فرماتے ہیں قال اللہ علیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحبت
 العارفين و اسئاد العاشقين نور و رحمة عند القلوب من نيا نرا الحبوب
 سینے صحبت عارفوں کی اور رہنمائی عاشقوں کی نور اور رحمت ہے نزدیک دلوں کے نیاز
 محبوب سے برسوں بیچ عبادت اعمال فضولات و عادت رسمی غارت تلاوت حفظ تسبیحات تحصیل
 زبانی کی صحبت تربیت علما زاہد و سالکان غیر مجذوب سے عمر صرف کی متروک کچھ بوسہ معرفت
 حق پرستی رحمانی و استقامت صلاح کی دل میں نیائی نظم چہرین و دکانہ کر و دم دائم قبول نسبت
 اولیگانہ باشا پس انگہ و دکانہ کن و خواہی طوان آری بر کعبہ حقیقی و سراج قلب حق راہ و ہر گاہ کن

جسکے ایک مدت صحبت تربیت تلقین ارشاد خدمت خواجہ فضیل عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی پائی
 سینہ اور معرفت جذبہ اصلاح باطن استقامت عالم جبروت کی نیز تو علم عند الوصال پاسانی
 یاد حق تعالیٰ و فرمانبرداری بل و جان و مبالغہ عبودیت و پاسانی تلاوت حفظ قلوب متابعت
 و استقامت کشف راستہ تمام اولوہیت سے پنج اتصال مع اللہ کے کمالیت مطلوب مقصود
 کو پہنچانے میں اللہ علی ذالک پس خدا کی طرف جس کسی کو کہ راستہ کھلے صحبت
 تربیت مرشد سے کھلے مصحح یا عاشقان نشین وہم عاشقی گزین و مہیمات استفہام
 معرفت جذبہ اصلاح باطن و اطاعت پاسانی عالم جبروت و حصول استقامت قرب حضرت
 کی ساتھ و معرفت کے مشکل سے بے بھر صحبت تربیت مرشد مجذوب کے ہرگز سمجھ میں نہیں آتی ہے
 کس واسطے کہ دریافت استفہام سعانی حجاب رموزات بہت ہیں نظم چنان تنگ ست را و عشق
 بازی ہے کہ جز معشوق تنہا انگنجد و روہم نمی آید و در فہم نیگنجد این آیہ ربانی و نشان کیان گنجد
 پس اولاد کبار و عظام و صادق و صوفیائے ہر اوس استقامت یافتہ قرب حضرت کو کہ ایک شہ
 صحبت لازمست تربیت سالک مجذوب سو پائی ہو پس صحبت اونکی اثر کمالی رکھتی ہے پنج ملفوظات
 قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت تلقین قول مشائخون کی منقول ہے کہ سلطان حلیم
 و کریم قطب الدنیا والدین سلطان محمد غزوی انار اللہ ہانے کہ طالب صادق ست بارہ برس تک
 پنج کچ و مقام کے صحبت تربیت مرشد مجذوب کامل یعنی تلقین ارشاد شیخ سعد اللہ کے مابعد ارست
 سے استفہام معرفت جذبہ اصلاح باطن اطاعت عالم جبروت و نیاز مندی یا بحق تعالیٰ و
 متابعت عبودیت و فرمانبرداری اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کو بقدر استعداد و لازمست حفظ قلوب کے اللہ کی عنایت سے حاصل کیے کمالیت کشف و کرامت
 و عکاشی اولیاء اللہ و پاسانی قرب حضرت اتصال مع اللہ کی استقامت پائی بفضلہ و کرمہ
 منقول ہے کہ تاج الاولیاء قاضی عین القضاۃ فضیل بھانی علیہ الرحمۃ و الخیران ایک مدت
 صحبت لازمست و تربیت مرشد کامل تلقین ارشاد قاضی احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے استفہام معرفت

جذبہ اصلاح باطن میں نیاز مند رہی و حق تعالیٰ اطاعت باطن متابعت حضرت مسالمت علی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فرمانبرداری تلاوت حفظ قلوب مبارک و عبادت کی ساتھ پاسبانی قریب حضرت و اتصال مع اللہ کی استقامت پائی منقول ہے کہ قطب الاولیاء خواجہ فرید الدین گمار رحمۃ اللہ علیہ نے صحبت بیت و خدمت الازنہ سے مرشد کامل و ملقین ارشاد خواجہ ثنائی رحمۃ اللہ علیہ سنہ پنج استفہام معرفت جذبہ اصلاح باطن و ملقین عالم جبروت و لاہوت کی اطاعت و فرمانبرداری یاد حق تعالیٰ رات دن رکھ کر پنج کثرت تلاوت حفظ قلوب استقامت پاسبانی عالم جبروت و قرب حضرت کے اتصال مع اللہ سے کمالات پائی منقول ہے کہ ملک العلما قطب الاسفیاء تاج المتقین امام المدرسین مولانا جمال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کثرت تحصیل علم درسی سے علامہ روزگار و عالم زاہد و سالک غیر مجذوب تھے اور پنج استقامت عبادت تجلیات و اطاعت اعمال ظہور کی و طاعت تلاوت تسبیحات و اطاعت و اوراد و ریاضت و مجاہدات سے مستعد کار تھے اور معرفت علم قال اتصال مع اللہ عالم ناسوت سے دو ہزار نو سو چون جلد کتاب کی گھر میں رکھتے تھے و سات سو چتر شاگرد طالب علم کو سبق پڑھاتے تھے مگر تفرقہ خطرات انسانی انسانی علم درسی و استقامت اعمال فضولات خود بینی سے عجب و کبر دل میں رکھتے تھے اور واسطے سوال و جواب و امتحان خلق اللہ کے ہر علوم میں مباحثہ علماء ہر شہر و دیار سے کرتے تھے اور خود کو بغیر صحبت و تربیت رہنما سے کامل اہل مقصد و اصحاب حق سے جانتے تھے واضح ہو کہ سالک غیر مجذوب محبوب سے دور رہتا ہے کہ وقتاً قطب الاولیاء خواجہ شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقی ہو کر ایک مدت صحبت و تلقین ارشاد و انکی سے پنج معرفت استفہام جذبہ اصلاح باطن و ملقین پاسبانی عالم جبروت کے طالب صادق ہوئے اور چند جلد کتاب و کائنات سیاهی کو چھوڑ کر صحبت تربیت و ریاضت استفہام علم مال عند اللہ و معرفت حروف علم لدنی و کثرت تلاوت حفظ قلوب کی پائی اور اللہ کی عنایت سے بسبب اطاعت باطن و لازمت عبادت خفیات و فرمانبرداری یاد حق تلمس کے کی استقامت دل و جان میں بہت جلد کشف کراست و اخلاص قرب حضرت بنی

حاصل کی اور ایک واصلانِ حق سے ہوسے نظم ہرمانی کہ سبق نکر دست علم حال چکر صد ہزار قال
 بخواند وصال نیست پشپس جو عالم زاہد و طالبِ صداق چالیس باتدن کا چلہ کر کے صحبت تربیت مرشد
 مجذوب میں پہونچے اور معرفت جذبہ صلاح باطن سے استقامت عبادت خفیات کی تلاوت کر
 اور حاضر غائب پاسبانی یاد حق تعالیٰ پر ساتھ اطاعت ال و جان متابعت بطامر مرشد کے چلے تو
 ساتھ عنایت خدا و کثرت تلاوت حفظ قلوب عالم حیرت کی کشف کرایست اسرار اظہار و اتصال
 مع اللہ و قرب حضرت کی کمالیت کو پہونچیکا لیکن مرید طالبِ صادق کو دریافت کرنا صحبت تربیت و
 اطاعت مرشد کامل کی افضل تر ہے اور جو کثرت استعداد عبادت و اعمال فضولات و عمارت رسوم
 عادت کی ساتھ ریاضت و مجاہدہ و اعتکاف مجازی بے مرشد کے کسے وہ اللہ سے دور ہے اور کچھ
 استعداد کمالیت کی نہیں رکھتا ہے نظم صحبت مرشد غاری لاف شیخی بافرن پڑا رہ حق باطن بناری
 تن خیال خود مزین پیا و بر خود چونا دان تنگ بوی پیشہ گیر پیا و بر سر مردان گو بیوان در فتنہ
 معرفت اونیسویں پنج دریافت کرنے مضمون مکتوب مصنف معین الدین حسن سنجری کی
 کہ بانیس برس تک صحبت تربیت خواجہ عثمان ہارونی سے کمال کو پہونچکر واسطے تلقین بادشاہ
 شمس الدین خلیفہ دہلی کے مع معرفت خلیفہ و استاد و پیر مرشد کے لکھا ہے واضح ہو کہ
 استفہام معانی رموزات و استقامت عالم حیرت میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم واسطے ارشاد مریدین تربیت مختصر و تلقین تعلیم ظاہر کی پرورش فرماتے ہیں قال النبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کل دم مشاہد من ذکر الخفی فهو مؤمن وکل دم غافلہ من ذکر الخفی
 فهو مبین یعنی کل دم جو دیکھنے والا ہے ذکر خفی کا پس وہ مؤمن ہے اور کل دم جو غافل
 ہے ذکر خفی سے پس وہ مراہو ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبادت اللہ انبیاء و الاولیاء
 و الخلفاء عند القلوب من نیماز المحبوب ترک الخلو اس و پاس الانفاس
 و حبس الخلو اس و عدد الانفاس یعنی عبادت انبیاء و اولیاء و خلفاء کی نزدیک
 و لون کے ہے نیماز محبوب سے ترک کرنا حواس کا و پاس انفاس کا و حبس حواس کا و عدد

انفاس کا پس دریافت استفہام معانی حدیث معرفت عالم جبروت و تفسیر سخنان موزرات
 سعانی انہماک کا کب بیان ہو سکتا ہے کس واسطے کہ اس فقیر نے بانیس ہر تک واسطے
 استفہام تربیت جذبہ صلاح باطن و تلقین عالم جبروت کی پہنچ خدمت صحبت و تربیت مرشد
 کامل قطب الاولیا خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کے رہ کر دریافت استفہام اطاعت باطن
 و تلاوت حفظ قلوب متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دائم الحال استقامت و بادت
 خفیات و حصول قرب حضرت حاصل کئے اللہ کی عنایت سے پہنچ اتصال مع اللہ کے کمالیت
 پائی بفضلہ و کرمہ آگاہ ہو کہ سلطان سعید و مخی قطب الدین الدنیا سلطان شمس الدین خلیفہ
 دہلی ایک مدت صحبت تربیت مرشد کامل تلقین خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ سے معرفت
 جذبہ صلاح باطن استفہام عالم جبروت و دریافت پاسبانی یا بحق تعالے و اطاعت باطن پل
 و جان متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم و کثرت تلاوت حفظ قلوب و استقامت کشف
 کرامت و حصول قرب حضرت حاصل کر کے خدا کی عنایت سے تھوڑے دنوں میں اتصال مع اللہ
 و مطلوب و مقصود کی کمالیت کو پہونچا اور ایک واصلان حق سے ہوا تفسیر اس جمال کی یہ ہے
 کہ جب خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ سفر ملک عرب کے شہر دہلی میں پہونچے اور عشرہ ماہ و الحجۃ
 میں مستغرق ہوئے تو دوسری تاریخ ۱۰ الحجہ کو سلطان شمس الدین خلیفہ دہلی واسطے ملاقات خواجہ
 عثمان ہارونی کے آیا اور ہنگام گفتگو کے واسطے تربیت جذبہ صلاح باطن و اطاعت متابعت انبیا
 و استقامت معمول خلفاء الراشدین و پیوستن کشف کرامت اربعین اولیا کی قسم کھا کر سوال کیا اور
 کہا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ جس نے تم کو جان دی ہے اور بیچ راہ حقیقت کے طرف معرفت اپنی کے
 ہدایت عشق و محبت کی کی ہے میں بصدق دل آیا ہوں تجھ کو ہدایت حقیقت عشق محبت کی خدا
 کی طرف سیدھی راہ بتاؤ اور ساتھ استقامت تربیت و متابعت اولیا کبار کو بیعت کلاہ اراد
 سے کر لینے مریدوں میں داخل کرو جو خواجہ عثمان ہارونی نے سلطان کو طالب و صادق انسان
 کامل پایا تو بعد تربیت و استقامت بیعت کے کلاہ ارادت کی مرحمت کی و دریافت تعریف

عبادت تجلیات راہ طریقت و استقامت عبادت خفیات راہ حقیقت و دریافت ہتھام معانی رموز
 حدیثوں کی فرمائی قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا انفصال عن اللہ فی العالم
 الملکوت والافعال مع اللہ فی العالم الملکوت یعنی جدائی اللہ سے سب سے پہلے عالم
 ملکوت کے اور اصل ساتھ اللہ کے ہے عالم جبروت میں اے بادشاہ تربیت جذبہ
 اصطلاح باطن و تلقین عالم جبروت باستقامت صحبت تربیت مرشد کامل و تلقین ارشاد سالک
 مجذوب و پاسبانی اطاعت و کثرت تلاوت حفظ قلوب و فرمانبرداری یاد و حقیقتاے بدل جان
 و متابعت حضرت رسالت ہر دم پہنچ و مقام و بالغت عبودیت و حصول کمالیت کشف
 کراست و استقامت قرب حضرت و اتصال مع اللہ کو جاننا ایک راہ بزرگ اور کار عظیم ہے
 آگاہ ہو کہ ایک مدت صحبت مرشد مجذوب کی تربیت چاہیے کس واسطے بجز تلقین ارشاد و مرشد
 کامل کے راہ حقیقت ہرگز راست نہیں ہوتی ہے لیکن حق تعالیٰ راہ عشق و محبت کی طلب
 صادق کے دل میں کھولتا ہے پس حق سبحانہ تعالیٰ نے دریافت ہدایت ظاہر و ہدایت
 باطن کی اوپر راہ عقل و راہ عشق کے موقوف رکھی ہے چنانچہ تعریف ہدایت ظاہر کی ازبائے عقل
 کے دریافت کرنا عبادت تخلیقات و عمارت تجلیات و اطاعت نجات آخرت و استقامت سوسے
 جنت کا معرفت عالم ناسوت و ملکوت سر ہے اور تعریف ہدایت باطن اطاعت عبادت خفیات
 و استقامت راہ عشق و محبت کی دریافت کرنا استفہام معانی حروف علم لدنی و تلاوت حفظ قلوب
 سوسے معرفت حق تعالیٰ و استقامت تربیت کا معرفت عالم جبروت و لاہوت سے ہر اے
 بادشاہ اس ہدایت کی دونوں راہوں میں سے مصلحت ال کوئی اہ کو چاہتی ہے خلیفہ نے کہا کہ
 اے بزرگوار ہدایت ظاہر کی معرفت عالم ناسوت و ملکوت ہو اور ہدایت باطن کی استقامت عالم
 جبروت و لاہوت سے کس طور پر ہے تو پرمساحتیج نے اس حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 طاعت العلماء و الفقہاء و الزہاد من الاقوال و الافعال بلا وصال فی العالم
 الملکوت ہر و صیادۃ الانبیاء و الاولیاء و تخلیقا عن القلوب عند الوصال فی

۱۲ اعلیٰ اجلیہ و تبحر یعنی بندگیِ علما و فقہاء و اہلِ دین کے قولوں و فعلوں سے سنبھل کر بغیر وصال کے عالمِ ملکوت میں یہ رہے اور عبادتِ انبیاء و اولیاء و خلفاء کی دلون سے ہر سانس میں عمل کے بیچ عالمِ حیرت کے یہ بحرِ سبب واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے قبولیت و عبادتِ انبیاء و ائمہ و اولیاء و خلفاء کی خواہشِ جنت کی دریافت کرنا حجِ مہجر کا کعبہ مجازی جان کر و اطاعتِ ظاہر و دریافتِ تعریفِ کمالیتِ عالمِ ملکوت کو اور دریافتِ کرنا حجِ الکبر کا کعبہ حقیقی پاکر و استقامتِ معرفتِ حق تعالیٰ و حصولِ اتصالِ مع اللہ و قربِ حضرت و اطاعتِ باطنی استقامتِ کمالیتِ عالمِ حیرت کو بیچ مثال۔ فرج کے کہ راہِ خشکی تری سے جاتے ہیں اس ہدایتِ ظاہر و ہدایتِ باطن کے دو راستے واسطے استفہامِ غلاف کے مقرر و ثابت کیے ہیں لیکن تفصیل دریافتِ ہدایتِ ظاہر و تعریفِ راہِ عقل و اطاعتِ عبادتِ محکمات و عمارتِ تجلیات و کمالیتِ اعمالِ فضولاتِ استقامتِ رسمِ عبادت و ملازمتِ تلاوتِ تسبیحاتِ اجازتِ شریعت و فتوے صلاحیتِ شہرت و عبادتِ عمارتِ شریعت و اطاعتِ ظاہر متابعتِ حضرت رسالتِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و قبولیتِ صلاحیتِ و عبودیتِ واسطے نجاتِ مغفرتِ آخرت و نیازِ مندی خواہشِ جنت کی معرفتِ علمِ قال و الاتصالِ عالمِ ناسوت و ملکوتِ انسانی نفسانی سے تحصیلِ ربانی ہے پس جو عبادتِ کہ قال سے حاصل ہوتی ہے وہ اللہ سے دور رکھتی ہے اور دریافتِ کرنا استفہامِ معانیِ رموزات و استقامتِ ہدایتِ باطن و راہِ عشق و محبت و صحبتِ مرشدِ کامل و تربیتِ سالکِ مجذوب و استقامتِ عبادتِ خفیات و تلقینِ تلاوتِ حفظِ قلوب و دریافتِ اطاعتِ باطنِ متابعتِ حضرت رسالتِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ائمہ الحال یا دحق تعالیٰ بدل و جانِ کمالیتِ عبودیتِ بعنائیتِ کشفِ کراست و پاسبانیِ قربِ حضرت و استقامتِ ہدایتِ سوسے معرفتِ حق تعالیٰ و استفہامِ معانیِ حروفِ علمِ لدنی و دریافتِ کمالیتِ علمِ حال عند الوصالِ استقامتِ عالمِ حیرت و لاہوتِ روحانی و روحانی کو واسطے سمجھنے معانیِ رموزِ مختصرِ تربیت و تلقین کے قلمِ ظاہر و باطن سے بیچ مثال راہِ تری و راہِ خشکی کے دو راہِ ہدایت کو واسطے دریافتِ کئے

اطاعت ظاہر و اطاعت کے تفصیل وار تصنیف کیا نظم گرد رہے عالم ناسوت روسے مہیست
 ناراست پڑور درہ عالم ملکوت سے جنت دارست پڑچون درہ عالم جبروت روی و جان
 جہان پڑپریت مُرشد مجذوب و مصلح و لداہست پڑآگاہ ہو کہ ہدایت ظاہر معرفت عالم ناسوت
 و ملکوت انسانی نفسانی سے حصول سیرالی اللہ و دریافت حج صغیرا تہذیب مجازی کو مثالی
 خشکی کے ہوا و بیج استقامت عبادت انسانی و عمارت نکلمات و ریاضت و مجاہدات عبادت
 باخطرات و اطاعت اعمال فضولات کے نترل و مقام شدت درکات و شہرت ناموس و غفلت
 ناقوس و تفرقہ ہوس قلبی ویری و ہلاکت غفلت نسیانی نفسانی شیطانی غیر دوست کی بہت
 بین جیسی ہدایت کعبہ مجازی راہ خشکی کی ہلاکت جائے و گرمی و بھوک پیاس و ریاضت
 مجاہدات و نزل و مقام و شدت درکات و تفرقہ اعمال ناقوس غیر دوست ہلاکت مخی غفلت
 نسیانی نفسانی کی بیشمار کہتی ہے اور ہدایت سفر راہ خشکی بیج اطاعت عمل ظاہر کے
 عالم ملکوت ہے کہ ہمیشہ غم دوست دل میں رکھنا و ساتھ غم دوست کے سونا اوٹھنا و ساتھ غم
 دوست کے ہر جا بیٹھنا اور ہر جگہ غم دوست کا بیان کرنا اور جہان میں دوست کو غم کے
 ساتھ رہنا و غم دوست کے ساتھ جنت کو جاننا یہ راہ ہدایت زاہد و نئی ہے بقول بزرگ بانی
 آنکس چو یکے زاہد و ریاضد باشد خبر خود و غم دوست دگر کار نباشد جنت چہ کنم تاخ و لاخ
 یہ پیغمبر و فرورس چہ کار آید چون یار نباشد پس دریافت کر تا تعریف معانی رموزات و متفہام
 معرفت جذبہ صلاح باطن استقامت کعبہ حقیقی و ہدایت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ آلہ وسلم
 و صحبت تربیت مُرشد و تلقین اسرار حقیقت و معرفت زلفین بے شکر محبت و اطاعت صلاحیت
 متابعت نبوت و کثرت ملازمت کمالیت عبودیت عظمت و عبالغہ مقام الوہیت و استقامت
 کشف کرامت و پاسبانی قرب حضرت و پیوستگی اتصال مع اللہ و ہدایت علم عال عند الوصال
 و معرفت علم لدنی و کمالیت عالم جبروت و لاہوت روحانی و رحمانی کا ساتھ قال کے تعلق نہیں
 رکھتا ہے اور استقامت عبادت جذبہ صلاح باطن و ملازمت سیر فی اللہ و ہدایت سفر کعبہ

حقیقی پیوستن حج اکبر کی مانند مثال راہ تری کے پیچ استقامت عبادت خفیات و اقامت
صلوۃ مقبول متابعت محمول انبیاء و دریافت اطاعت سماع و بصیر کی سبب اور خطرات تکلیات و
اعمال تکلفات و اطاعت شہرت ناموس و غفلت ناقوس سے کچھ نقصان ضرر زمین کھتی ہو پس
ہدایت معرفت عالم جبروت و استقامت اسرار حقیقت و فرمانبرداری اطاعت باطن متابعت
حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کثرت تلاوت حفظ قلوب و مبالغہ عبودیت یا ملن
بمناہت اللہ تعالیٰ و کشف کراست و پاسبانی قرب حضرت و استقامت تربیت مرشد کمال
و تلقین ارشاد و وسافرت کعبہ حقیقی و ملازمت سیر فی اللہ و پیوستن عبادت خفیات مہدایت
راہ تری معرفت عالم جبروت و دائم الحال عند الوصال و خوش دوست کے ساتھ چلنا و
خوش دوست کے ساتھ بیٹھنا و خوش دوست کے ساتھ باتیں کرنا و خوش دوست کے ساتھ
سننا و خوش دوست کے ساتھ کھنا و خوش دوست کے ساتھ سونا و خوش دوست کے ساتھ
رہنا اور اس جہان سے طرف حق کے سفر کرنا یہ استقامت ہدایت یا ملن راہ عشق کی ہے
رباعی - بلج عاشق ہست نہ احرام حاجیان پہ حاجی بگوئے کعبہ و عاشق بگوئے دوست پہ
کعبہ کجاروم چہ کشم ریج باد یہ کہ کعبہ ست کوئے دلبر و قیلہ ست کوئے دوست پہ پیچ ملفوظات کا
عین القضاۃ فضیل ہدائی رحمۃ اللہ علیہ کے یہ حدیث منقول ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم صلوۃ اللہ نبیاء و الاولیاء و الخلفاء یرسلون فی قلوبہم د۲ انہون سینے
نماز انبیاء و اولیاء و خلفا پڑھتے ہیں پیچ دلون اپنے کے ہمیشہ آگاہ ہو کہ انبیاء مرسل مقیم مسند
پیشواے امامت و مقتدا سے تربیت و غلط نصیحت و ملازمت اطاعت باطن بدل و جان
راہ عشق محبت و دائم الحال تلاوت حفظ قلوب و مبالغہ عبودیت و فرمانبرداری یا ملن راہ حق تعالیٰ
بکوح و مقام و پاسبانی قرب حضرت بعناہت اللہ تعالیٰ و استقامت محراب ہجرات کشف
کراست و کمالیت مقام نبوت کے آئے ہیں لیکن حضرت رسالت علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا
۲ لو کمالیت ۲ افضل النبوت یعنی ولایت افضل ہے نبوت سے واضح ہو کہ انسان

کامل و اولیاء سالک و عاشقان حضرت و خلفاء صادق و بادشاہان اہل معرفت صحبت تربیت
 مرشد کامل و تلقین ارشاد و فتویٰ صلاحیت و خصص عبادت استقامت تربیت جذبہ صلاح
 عنایت و اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کثرت تلاوت حفظ
 قلوب و سبائغ عبودیت و پاسبانی رات دن یا حق تعالیٰ و نزدیک کی شکر محبت دائم الحال
 پکیج و مقام و استقامت قرب حضرت و کمالیت کشف کرامت سے مقام ولایت پر پہنچ
 سلطان نے سوال کیا کہ اے بزرگوار اس جماعت انبیاء و اولیاء و خلفاء سے کمالیت عبودیت
 و استقامت عنایت قرب حضرت میں خلفاء حق کون سے ہیں خواجہ نے فرمایا کہ بیچ ملفوظات
 سلطان اعارفین بائزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ حدیث مرقوم ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم عبادت الہ النبیا و الہ اولیاء و الخلفاء عند القلوب من نیست
 الحیوب یعنی عبادت انبیاء و اولیاء و خلفاء کے نزدیک دلون کی ہے نبیاء محبوب
 بادشاہ حق سبحانہ تعالیٰ و انبیاء و مرشد کامل کو خلیفہ اپنا کر دانا ہے لیکن اولیاء سالک بادشاہان
 صادق خلیفہ رسول کے ہیں بیچ استقامت تربیت جذبہ صلاح باطن و ملازمت عبادت
 خفیات متابعت نبوت کے بیچ ملفوظات معرفت الاسرار کے صحیح منقول ہے کہ خلیفہ رسول
 کے وصال حق تعالیٰ خلیفہ خدا کے ہوتے ہیں مگر معرفت خلفاء صادق و واصلان حق کی
 وہ ہے کہ صحبت تربیت مرشد کامل سے ساتھ تلقین ارشاد عبادت خفیات متابعت حضرت
 رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کثرت تلاوت حفظ قلوب و سبائغ عبودیت کمالیت کشف کرامت
 مقام اولوہیت و استقامت یا حق تعالیٰ بدل و جان و پاسبانی قرب حضرت کی خدا تک پہنچ
 ہوں اور انکو خلفاء حق کہتے ہیں بیچ ملفوظات خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے
 تلقین ارشاد دالباں راہ حقیقت و حصول استقامت قرب حضرت کی جو تربیت مرقوم ہے
 کہ دریافت کمالیت عبادت انبیاء سالک و استقامت مہمول خلفاء صادق و واصلان حق کی
 وہ ہے کہ تربیت جذبہ صلاح باطن عالم حیرت و تلقین مرشد و دریافت عبادت خفیات بکثرت

ملاوت حفظ قلوب و دائم الحال رات دن کپوح و مقام و استقامت راہ حقیقت تربیت طاعت
 باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فرمانبرداری یا بحق تعالے بدل و جان و
 پاسبانی قرب حضرت سے کبھی ساتھ خالق کے رہتے ہیں اور کبھی بیچ اطاعت شریعت استقامت
 راہ طریقت و عقلی عبودیت و تلقین صحبت تربیت بیعت و ارادت و فرمانبرداری اطاعت امر ظاہر
 کے ساتھ خالق کے رہتے ہیں چنانچہ بیچ ملفوظات کے مقتدر المخلوقات الاولیا سلطان ابراہیم
 ادہم رحمۃ اللہ علیہ واسطے تربیت کے ترقیم فرماتے ہیں کہ بتیس برس ہوئے کبھی استقامت
 پاسبانی جذبہ صلاح باطن تلقین ارشاد و تربیت مرشد جلد و ب و دریافت ہتھام حروف علم لدنی و
 معرفت عالم جبروت و اطاعت معاملہ آخرت رات دن کپوح و مقام و عقلی عبودیت و استقامت
 راہ شریعت و فرمانبرداری یا بحق تعالے و اطاعت امر ظاہر کے ساتھ خالق کے رہتا ہوں میں
 اور ساتھ اطاعت باطن و صحبت تربیت و دریافت امر حق تعالے و استقامت راہ حقیقت کثرت
 ملازمت عبادت غفیات متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فرمانبرداری یا بحق تعالے
 بدل و جان رات دن و مبالغہ عبودیت و نیاز مندی کھڑے بیٹھے و کھانے پینے و
 ہاتھ پاؤں و پاسبانی قرب حضرت بحتہ بحتہ و دائم الحال عند الوصال کے ساتھ خالق کے رہتا ہوں
 میں اور بیچ کشف الاسرار کے قطب الاولیا خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ اپنے ملفوظات میں تربیت حضرت
 رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے تلقین کے ارشاد فرماتے ہیں کہ اولیا کیا دو عاشقان
 حضرت معرفت جذبہ صلاح باطن و تلقین ارشاد و مرشد کامل و تربیت سالک جذبہ و استقامت
 عبادت غفیات کثرت ملاوت حفظ قلوب و فرمانبرداری یا بحق تعالے بدل و جان معرفت حقیقت
 و اطاعت باطن کھڑے بیٹھے و متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتائیت و
 دریافت صحبت تربیت کھانے پینے و ہاتھ پاؤں و کمالیت عبودیت و نیاز مندی
 یا بحق رات دن مجمع و تنہائی کپوح و مقام و حصول پاسبانی قرب حضرت گھڑی گھڑی و دائم الحال
 عند الوصال و اتصال مع اللہ سے ساتھ خالق کے رہتے ہیں اور بیچ اطاعت شریعت و

و استقامت راہ طریقت بتعلیل صحبت تربیت بیعت و ارادت و تلقین غلط نصیحت و واسطی ہستقام
طالبان صادق و فرمانبرواری یا بحق تعالے متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اطاعت امر ظاہر کے بھی ساتھ خالق کے رہتے ہیں چنانچہ پنج معرفت الاسرار کے خواجہ ذوالنون
سمری رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملفوظات میں تربیت کی ترقیم فرماتے ہیں کہ چالیس برس تک بیچ احاطت
پاسبانی جذبات اصلاح باطن عالم جبروت و فرمانبرواری یا بحق تعالے بدل و جان تلاوت حفظ
قلوب نیاز مندی رات دن کپچ مقام کھڑے بیٹھے لیٹے و دریافت راہ حقیقت باطاعت باطن
دیکھنے سننے دکھانے پینے و ہاتھ پاؤں گھڑی گھڑی و دائم الحال و عند الوصال و استقامت قرب
حضرت کے ساتھ خدا کے رہتا ہوں میں اور ساتھ خدا کے کہتا ہوں میں اور خدا سے ہنستا ہوں
میں اور مخلوق جانتی ہے کہ ہمارے ساتھ رہتا ہے اور ہمارے ساتھ کہتا ہے وہم سے
ہنستا ہے معرفت القلوب میں صدر الشاہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اپنی ملفوظات
تربیت تلقین حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطی ہستقام خلفاء صادق و طالبان راہ
حقیقت کے براہ تربیت شرح انہار میں تحریر فرماتے ہیں کہ اے بادشاہ سلاطین صادق
نے واسطی استقامت حصول کشف کرامت و کمالیت اولیا و دریافت ہستقام معرفت جذبہ
اصلاح باطن تلقین پاسبانی عالم جبروت کے مدت تک صحبت مرشد کامل و تلقین ارشاد و تربیت
سلاک مجذوب کی مہل کی ہے تب دریافت اطاعت باطن و استقامت راہ حقیقت و
پاسبانی یا بحق تعالے بدل و جان و متابعت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت تلاوت
حفظ قلوب و نزدیکی سر محبت و نیاز مندی باطاعت باطن رات دن کھڑے بیٹھے لیٹے و
مجمع تنہائی کپچ و مقام و فرمانبرواری یا بحق تعالے دیکھنے سننے دکھانے پینے ہاتھ پاؤں و
مبالغہ عبادت خفیات متابعت انبیا و کمالیت کشف کرامت و ہدایت اولیا بقدر استعداد و
کثرت ملازمت حفظ قلوب و استقامت پاسبانی قرب حضرت سے ساتھ عنایت خدا کے چند روزوں
میں دائم الحال عند الوصال و اتصال مع اللہ کو ساتھ مطلوب مقصود کمالیت کی پہنچ میں نظر

کس بیاد پرورد حق یا خود چون خاندہ ہر سمنے واجب شود در راہ حق تکرانہ ہر کہ از لغتین توجہ
 ہر دم داند نہ روز و شب نہ آن دافہ چو یکسند پیمانہ ہر کہ از بجا دل نظر و رہنما بدست و پا نہ باز ماند تا ابد از
 راہ حق میگاہ نہ چو افصح ہو کہ تمام در ویشان مستقیمین الدین کتابہ مجلس چو دھوین میز
 کہ خواجہ عثمان بارونی نے اس تربیت فوائد و تلقین ارشاد و حفظ و نصیحت کو تمام کیا اور بتیاریج
 آئندین ماہ ذی الحجہ شب عرفہ کے سلطان کو نازہ و حضور کے دو رکعت نماز پر بھوائی اور بعدہ بیت
 بیعت و ارادت کا پکڑے کے تحمید و انجور ہر غایت و عطا معرفت باری تعالیٰ کو واسطے استقامت پانچ
 و دریافت جذبہ امان حق تعالیٰ تربیت عبادت خفیات و تلقین تلاوت حفظ قلوب و
 تعریف جذبہ اصلاح باطن و استفہام عالم جبروت و پاسبانی یاد حق کی سلطان کے دل میں تربیت
 ہو قائم کیا اور واسطے ترک عبادت تکلمات و عمارت تجلیات و اطاعت عبادت و عبادت رسمی و
 و عارف اعمال فضولات بقدر استعداد و لازمت حفظ قلوب کے آگاہ فرمایا پس سلطان سعید السخی
 طالب صادق نے ایک صحبت تربیت خواجہ عثمان بارونی میں دریافت معرفت جذبہ اصلاح
 باطن استفہام عالم جبروت و استقامت عبادت خفیات و تلقین تلاوت حفظ قلوب بدین جاں
 استقامت کلی پائی تو دائم الحال تلاوت حفظ قلوب میں مشغول ہوا اور بیچ اطاعت باطن و
 یاد حق تعالیٰ کی دل و جان سے سالک ماہ ہوا اور تین برس تک کارہمات ملکی سے علاحدہ
 رہا اور صحبت تربیت غیبت ختم لہ کو اختیار کیا خدا کی عنایت سے چھوٹے و بزرگین ساتھ کشف
 کرامت و تشریف عنایت و خلعت خلافت و خفایا بدل نازل و استقامت پاسبانی یاد حق تعالیٰ
 رات و نیکوچ و مقام متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اطاعت باطن مجاہد
 و کھانے پینے و کثرت مبالغہ عبودیت و دریافت استقامت سمول خلفاء القدر و کمالیت
 اولیاء و قرب حضرت کے مطلوب و مقصود کمالیت کو پہونچا و فضلہ و کرمہ اور بعد مدت کو واسطے
 سلطان ارشاد و بادشاہان ہادق و شیخ نظام کے منقولات مشائخون کو اس ملفوظات میں جمع کیے
 آگاہ ہو کہ سلطان سعید السخی قطب الدنیا والدین سلطان علاء الدین غازی اللہ برہانہ یک ملت

صحبہ تربیت مرشد کامل و تلقین عبادت خفیات و اطاعت باطن، استقامت تربیت خدایت
شیخ ابوسعید بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے بیچ استفہام تربیت جذبہ اصلاح باطن و ملازمت خفا و قلوب و
مناجعت حضرت رسالت و پاسبانی یا دحق تعالیٰ بدل و جان و مبالغہ عبادت بقدر استعداد
و عبادت خفیات رات دن و استقامت و انظار کشف کراست کی بنیاد اللہ تعالیٰ حیدر و زون
مین قرب حضرت و اتصال مع اللہ کی کمالیت کو پہنچا و صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم و خلقا
۲ جمعین واضح ہو کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے تربیت زلفین کی
امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کو فرمائی وہ حدیث یہ ہے کہ قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
علم الظاہر و عمل الظاہر من عالم الملكوت و علم الباطن و عمل الباطن من
عالم الجہنم و هو خزانہ عن خزائن اللہ تعالیٰ عمل الباطن و فضل الباطن
من نیاز الحق یعنی علم ظاہر و عمل ظاہر عالم ملکوت سے ہے اور علم باطن و عمل باطن
عالم جہنم سے ہے وہ ایک خزانہ ہے خزائن اللہ تعالیٰ کے سے علم باطن کا و عقل
باطن کا نیاز حق سے ہے ترجمہ استفہام وہ ہے کہ اے علی رضی اللہ عنہ زائد و اہل صلاحیت
اطاعت ظاہر علم شریعت سے بیچ استفہام عمل طریقت کے بہتے ہیں اور بعضے اولیاء
ساک و خلفائے صادق اہل معرفت ساتھ عمل صلاحیت کو تربیت مرشد کامل و تلقین ساک
مجدوب ہے اور معرفت حروف علم لدنی و عمل اصلاح باطن خزانہ اسرار حق تعالیٰ سے بیچ دل و جان
استقامت رکھتے ہیں اور ہمیشہ عند الوصال و نیاز مندی یا دحق تعالیٰ کے ساتھ انظار کشف
کراست و پاسبانی قرب حضرت مین بہتے ہیں اے علی علیہ السلام اہل صلاحیت و اولیاء ساک
باو شاہان صادق و دواصلان حق کی وہ ہے کہ جو معرفت استفہام جذبہ اصلاح باطن تربیت
مرشد کامل و استقامت یا دحق تعالیٰ بدل و جان و مناجعت حضرت رسالت و تلقین عبادت
خفیات و انظار کشف کراست و پاسبانی قرب حضرت سر ساتھ خدا کے لیے ہیں او کو خلقا حق کہتے ہیں
چنانچہ حکایت کشف کراست سلطان شمس الدین کی بیچ مغلظات کے مرقوم ہو کہ بسبب محبت

تربیت مرشد کامل و تلقین ارشاد خواجہ عثمان بارونی و اطاعت باطن یا حق تعالیٰ بل و جان کے عبادت خفیات سے آمینہ دل کو ایسا صیقل کیا کہ سلطان روشن ضمیر ہوا چنانچہ تفسیر اس اجمال کی یہ ہے کہ اندھیری راتوں میں سے ایک رات کو ہوا سرد برسات کی ہلکی تھی کہ نصف شب کو سلطان نے ایک خواب دیکھا اور بیدار ہو کر اسی وقت بموجب تعبیر اوس کے کہ اوس وقت یانی برس آتا تھا اور یہ اہلقتی تھی اہل پکلی چمکتی تھی دو خدمتگاروں کو بلا کر دو بانات اوڑھنے کو دی اور سو روپیہ کی تحصیل اور بھیج ہاتھ میں دیکر کہا کہ تم جلد بازار کو جاؤ اور برسر راہ مستقل دروازہ سے ایک ملک فتح اند سنائی کے ایک مسجد ملک علی تجار کی ہے اوس مسجد کے قریب اوس محلہ میں ایک عورت اس وقت دروازہ میں گرفتار ہے اور کوئی عورت اقارب اس کے پاس نہیں ہے اور غاوند اس کا کسی گاؤں کو گیا ہے اور وہ اس قدر محتاج ہے کہ روغن چراغ بھی نہیں رکھتی ہے پس تم ابھی جا کر مسجد کے قریب اوس کو تلاش کرو اور یہ روپیہ اوس کو دیو چنانچہ وہ دونوں خدمتگار روانہ ہوئے اور بیچ بازار دہلی کے چلے جاتے تھے کہ اوس شب کو تاریک میں روشنی بکلی سے دروازہ سر اسے ملک فتح اند کا دکھائی دیا جبکہ آگے بڑھے تو دفعتاً روشنی برق میں مسجد ملک علی تجار کی معلوم ہوئی تو عموماً دیر تک اوس مسجد کے پاس بیٹھ کر سب حیران تھے کہ اس وقت آدمی رات ہے اور پانی برستا ہے اور مخلوق سو رہی ہے ہم کس کو پکاریں اور کس سے پوچھیں اس نال میں تھے کہ ناگاہ آواز شک شک آدمی کے پانوں کی سنتی جبکہ آگے بڑھے تو روشنی برق میں پھر مکانات دکھائی دیے تو وہاں ٹھہر کر ایک خدمتگار نے آواز دی کہ اس محلہ میں اس وقت کون جاتا ہے کہ آواز شک شک پانوں اوس کے کی آتی ہے کہو کہو کہ عورت ہو یا مرد ہے اہل محلہ نے جانا کہ یہ چوکیدار ہیں کچھ جواب نہ دیا چونکہ خدمتگار دوسرا ہوشیار تھا اس نے آواز بلند کہا کہ ہم دو خدمتگار شاہی بھیجے ہوئے بادشاہ کے آئے ہیں اور اس محلہ میں ایک عورت دروازہ میں گرفتار ہے اور غاوند اس کا کسی گاؤں کو گیا ہے اور کوئی عورت ہمسایہ و اقارب اس کے پاس نہیں ہے اور وہ بسبب محتاجی کے روغن چراغ تک نہیں رکھتی یہ تو مسئلہ ہے

تصدق کے بادشاہ نے سب سے پہلے ایسی عورت بتلائے دروزہ اس محلہ میں ہی تھیں
 کہ ایک عورت نے آواز دی کہ اے برادر اس پتے کی عورت دروزہ میں گرفتار اس گھر
 میں ہو پس اونھوں نے اوسکو باہر بلا کر پوچھا کہ تو کون ہے اور کہا کہ میں لونڈی کی بیٹی
 کی ہوں چونکہ یہ عورت بسبب دروزہ کے چلائی تھی میں جگ گئی ازراہ شفقت یہاں آئی
 اور گھاس لاکر جلائی تو میری پانوں کے آواز سن کر سنی ہو گئی پس اونھوں نے اوس لونڈی کو
 اپنے پاس بلا کر وہ روپے دیئے اور کہا کہ یہ روپیہ اوس عورت بتلا کر دروزہ کو پہونچا دینا
 اُسے وہ روپیہ اوس عورت کو جا کر دیئے بعد ازاں خدمتگاروں نے باوازی بند اوس عورت
 سے پوچھا کہ اے ہم یہ سو روپیہ تصدق شاہی تجھ کو پہونچا اوس عورت نے بکا کر کہا کہ اللہ
 تعالیٰ عمر بادشاہ کی زیادہ کرے اور جو تھے تصدق بھیجا وہ مجھ کو پہونچا اور اب تم جاؤ چنانچہ
 اُن دونوں خدمتگاروں نے اگر سب حال بادشاہ سے عرض کیا آگاہ ہو کہ مرد طالب
 صادق چلیے کہ دائم الحال عند الوصال وثابت قدمی قرب حضرت سے خدا تک پہونچا ہو
 اور طالبان صادق کو تربیت تلقین ارشاد کی کہے اور بیچ راہ حقیقت کے طیب صادق
 ہوئے کہ معرفت جذبہ صلاح باطن و پاسانی یا دحق تعالیٰ و تلاوت حفظ قلوب بدل و جان
 و تلقین ارشاد کو استفہام کر دے اور اطاعت فرمایہ داری باطن کو بیچ دل سالک کے
 استقامت دے اور دست ارادت پکڑے اور خدا تک پہونچا اے افسوس کہ تلقین ارشاد
 علم ازادہ تربیت مرشدان ناقص و سالکان غیر مجذوب کی معرفت جذبہ صلاح باطن و
 استقامت تربیت سالک مجذوب و تلقین ارشاد استقامت سے ساتھ دل کے خیر نہیں کھنڈ
 ہیں اور نہ کسی بزرگ کی صحبت تربیت و ارشاد سے استقامت دل میں پائز ہیں و مبتدئی رسیدہ
 ہیں اور خدا سے دور و ذنوب ہیں اور طالبان صادق کو ہرگز تربیت تلقین استفہام
 مریدوں کو ساتھ کمالیت کے پہونچا نہیں سکتے ہیں اگرچہ عالم زاہد و علامہ و ذکاوت نے بیچ صلاحیت
 و ریاضت مجاہدہ کے ہزار برس گزارے ہوں مگر بے معرفت حق پرستی کی نہیں پائی کسوا سطر

کہ خود بین ہرگز خدا بین نہیں ہوتا ہو پس ایسے شخص سے حقیقت و ارادت و تربیت و متابعت درست نہیں رہا اسی لئے عالم نادان تو دینِ علم غروری پذیر دیک بعبودتہ بلکہ تو دوری پذیر خلوت دل تاخنی الفت توحید و حق را شناسی تو ازین کثرت و قدوری پذیر واضح ہو کہ واسطے ہستی پائے علم شریعت کے حق سچانہ تعالے فی تین شخصوں کو اہل معرفت و صلاحیت سے بچا ہے پھر مشفق کے اوستا د بنایا ہے کہ تابندے معرفت میری نہ پائین او مجھ کو چپائین او مجھ کو تک پہنچائین اول اوستا وہ ہے کہ مردم کو وہ علم شریعت سکھائے کہ بچہ سیکھنے اوس علم شریعت کے کسی کو چارہ نہ ہو بیٹے پہلے سیکھنا و دریافت کرنا کہ علم شریعت کا سبب مسلمانوں کو فرض ہے اور فرمانبرداروں کی اطاعت ظاہر متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و دریافت علم شریعت معرفت اسلام ہے اور اگر نہیں جانتا ہے تو قول فعل نفسانی شیطانی نہیں پہچانے گا اور کفر محصیت مذہبی پڑ جائے اور مردم پنج کفر فعلات و بطالت کے پڑ گئے اور اسلام مجازی میں کفر حیوانی و کھالی دیکھا اور سب علم خدا تعالے سے دور ہو گئے پس پنج دریافت کرنے علم شریعت و جاننے کمالیت اسلام کی شرطیں بہت ہیں مگر او میں سے ایک شرط اہلی وہ ہے کہ علم باعمل ہو اور جس دل میں کہ علم پہنچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہوا اوس دل کو کب قرار دارم ہو کہ سوہل کو دشمن شیطان قوی تر سے زیر رکاب ہو یعنی او پر خزانہ اسرار کے چور بیٹھا ہو اسے پس وہ سچا حقائق خزانہ اسرار کلمہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حصار ربانی علم شریعت ہو کس واسطے دنیا میں واسطے حصول کار آخرت کے علم شریعت و شہر طبعیت و عمارت بشریت و عقلی عبادت قاعد اسلام ہے اور جو کہ نہیں رکھتا ہے وہ مسلمان نہیں ہے بلکہ شل حیوانوں کے ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم و مسلمان کا لینے تکمیل علم شریعت فرض ہے اور ہر کل مسلمانوں مرد زن و غلام و کنیز کے پس واجب و لازم ہے سیکھنا علم شریعت و اطاعت و حصول علم طریقت کا عالم ناسوت و ملکوت سے بریت از خواندن علم کار بخوار بستہ ناخواندن و گشتان ناسوت ہوا رستہ ہا پس معرفت علم شریعت کے واسطے دریافت کرنے علم طریقت کا

ہے دوسرا اوستا دپیر ہے کہ بجز ارادت لینی کے مردم کو چارہ نہیں کس واسطے کہ مردم بے ارادت
مانند مردہ کے ہیں اور ارادت لانا اور پیر کامل کے سنت ارادت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی ہے چاروں بنیباب میں پس پیر وہ ہے کہ مرد طالب صادق کو مرید کرے اور نصیحت
و پند فرمائے اور کلام ارادت کی سرپرکھے اور ماتحت علم اپنے کے لئے یعنی راہ طریقت پر عمل
کرنیکو فرمائے ہیئت قدم باید اندر طریقت ندیم نہ کہ اہل نادر و دم بے قدم نہ آگاہ ہو کہ جاننا
علم شریعت کا کہ بیچ اسکے عمل نہو کچھ فائدہ نہ کر سکا کس علم بے عمل نفع نہیں دیتا ہے اور
مقصود علم شریعت کے پڑھنے سے عمل اخلاص کا چاہنا ہے بیچ راہ طریقت کے کیونکہ حق
سبحانہ تعالیٰ کل قیامت کے روز حساب بندو کا علم سے نہ پونچھیا گا عمل اخلاص سے پونچھیا گا
پس مردم اہل علم کو پڑھنا و جاننا علم شریعت کا عمل اخلاص میں شرط ہے اور کچھ مقصود اس علم کے
جاننے و دریافت کر نیے نہیں ہے پس علم بے عمل کچھ منفعت نہیں رکھتا ہی بلکہ اس علم
بے عمل سے شدت درکات و ہلاکت آخرت ہوتی ہے کہ جس علم میں کچھ عمل اخلاص کا دل تیز
شو غرض کہ جو مرید پیرنا رسیدہ سے ارادت لایا اور مرید ہوا یعنی پیر نے مرید کو بیچ کر دے و مریدوں
اپنے کے داخل کیا اور مرید اسکے ملک ہوا کہ تا دوسرے کا دست ہیئت و ارادت نہ پکڑے اور
تیریوے اور مقصود مرید طالب صادق کا دل میں یہ ہے کہ پیر کامل تربیت و تلقین سے راہ
راہ حقیقت کی بتلائے اور خدا تک پہونچائے اور اگر ایسا نہیں ہے تو ارادت لازمی سے کچھ
مقصود حاصل نہو گا اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نوکر بادشاہی ہے اور گھوڑا اسنے ملا حظہ ہوا
شاہی میں گزرا نا اور داغ سلطانی اوسپر ہو گیا مگر تربیت سے کمال کو نہ پہونچا لا وہ گھوڑا ایک نہیں
سکتا ہے اور نہ کوئی لے سکتا ہے پس طالب صادق کو مرید ہونے سے مراد خدا تک پہونچنا
ہے اور پیر کو عمل اخلاص و اصلاح باطن شرط ہے کہ مرید کی تربیت و تلقین سے دل میں استقامت
کرے و نصیحت و تربیت سے خدا تک پہونچائے اور اگر مرید معرفت جذبہ صلاح باطن کی دلیلیں
استقامت نہیں رکھتا جو بتندی رسیدہ ہی پس ایسے پیر سے ارادت لانا اور اوسپر بھروسہ پڑنا کچھ

منفعت آخرت میں نزدیک چاہیے کہ سمجھ کو اس بات میں کچھ شک نہ ہو مناسب ہو کہ مرید طالب صادق عمل اخلاص باطن و تربیت تلقین کو مرشد کامل و سالک مجذوب و جاہل کے کہ تا استقامت قرب حضرت و مطلوب مقصود کو پہنچ کر یا غی اہل انگشتی و خواندی تو علم را اپنے زمین علم روز حشر ترا بس ملاست ہے ہر سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر دوست ہر علم کہ راہ حق نماید جہالت ہے تیسرا استاد مرشد کامل و سالک مجذوب ہر کہ تلقین مرشد کامل سے تربیت حاصل کر کے مریدان طالب صادق کو راہ خدا کی بتلائے اور تلاوت حفظ قلوب کی دل میں استقامت دیوے اور ہاتھ پکڑے اور خدا تک پہنچا دیوے لیکن بترا اور فضل وہ مرشد کامل و سالک مجذوب ہے کہ مردم طالب صادق کو طرف خدا کے راہ حقیقت کی بتائے اور بیچ اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرب حضرت خدا تک پہنچائے پس بیچ معرفت مرشد کامل سالک مجذوب کی شرطین بہت ہیں مگر او نہیں سے شرط اہلی وہ ہے کہ کسی بزرگ کی صحبت و تربیت سے ساتھ جذبہ صلاح باطن تلقین تلاوت حفظ قلوب کو دلیلیں استقامت پائی ہو اور اطاعت عالم ناسوت و عمل فضولات سے گذر کر رات دن منہ طرف خدا کے لایا ہو اور دائم الحال غلامو مال قرب حضرت سے ساتھ خدا کے ملا ہو اور مریدان طالب صادق کو تربیت و ارشاد کر کے خدا تک پہنچانے میں طہیب حاذق ہو گیا ہو وہ مرشد کامل ہے اور مرید طالب صادق کی بھی شرطین بہت ہیں مگر او نہیں سے شرط اہلی وہ ہے کہ تربیت مرشد مجذوب کو دل سے نہ چھوٹے اور دل میں نسیانی نہ لگے اور رات دن دائم الحال اطاعت تربیت و متابعت ربطا مرشد پر چلے اور جو کچھ کہ اعمال فضولات کے ترک کرنی کو مرشد کے تو ترک کرے اور اگر ترک نہ کرے گا تو منزل مقصود کو نہ پہنچے گا اور ادب مرشد راہ بتلانے والے کا منجھ رکھے اور اسکی اطاعت کو دوسروں سے زیادہ جانے اور بطریق امتحان کے مرشد کے پاس سنبھائے پس اطاعت مرشد کامل کی سہ آدمیوں سے زیادہ جانتا و ادب ہے کس واسطے کہ مرید طالب صادق تربیت مرشد سے چند روزین ساتھ استقامت قرب حضرت کی مطلوب مقصود کی کمالیت کو پہنچتا ہے نظم

انفاس پاسدار اگر مر و عارفی بے ملکی دو عالم ہست تو ان کردہ بنفس معرفت بیسویں پنج دریا
 کر کے شرح شکر مہابت و شکر حمیت و شکر محبت و معرفت عالم آجھو و تیر آجھو و معرفت زلف و زلفین
 و زنا حقیقی و زنا مجازی و معرفت می و شاید و حد و قال و معرفت شراب حقیقی و معرفت تیرانہ حقیقی
 و معرفت خرابات و معرفت دیر و کنشت تیرانہ و معرفت ناموس و ناقوس کی واضح ہو کہ شرح
 شکر مہابت و شکر حمیت و شکر محبت و معرفت عالم آجھو و عالم تیر و معرفت معانی زلف و زلفین
 و گیسو و مہ و نار و زنا حقیقی و روحانی و زنا مجازی نفسانی و معرفت معانی جذبہ عنایت و قطرہ محیط
 کے پایاں و دریافتن نکتہ رحمت و دقایق معانی و استفہام تخم دانہ اسرار عنایت و معرفت پنج و
 و شلخ و گل و میوہ آن رفت رحمانی و معرفت جهانی جواہر دیا قوت و لعل و زمرہ و دریافت ہتھام
 معانی زرو موتی و دینار و معرفت معانی بوئے گل و گلزار با خوشبوئے غیر و دریافت معانی شلخ
 صد شوق و عنایت و مشک بو عطریات و معرفت معانی جلوہ شراب و شاید و قہود و جام و جرہ
 و خرابات و سیارہ حقیقی پہانی و معرفت معانی بوئے گل گلزار با خوشبوئے غیرات و دریافت گل
 و شکر و نقد و نبات حقیقی و شہد قاصص و شربت و علو اشیرین و معرفت معانی ورق و دفتر و ہتھام
 برگ بارنگ، معرفت عود و اسپند و معرفت معانی حد حقیقی و جمعہ پچان مقام حال و دریافت
 معانی خال نقطہ سیاہ نفسانی و معرفت علم قال واسطے قوت انسانی و معرفت معانی دیر کنشت
 و تیرانہ باطنی شیطانی و معرفت دریافت شرک و تیر کفر حقیقی و کفر مجازی و معرفت معانی خار و مار و
 زنا و گناہ مذموم و معرفت معانی وز و دیار و اغیار و دشمن گھاتی و معرفت سنگدل و سیاہ و دریا
 معانی گناہ خطرات دل غیر با حق تعالیٰ و غفلت نسیانی و تفرقہ تعلق کار و نیوی و اعمال
 مذموم نسیانی کی شیطانی ہے و معرفت دریافت نختان رموزات و استفہام شمسی و قمری ہتھام
 حور و قصور فرودہ و قمرین معانی زیریں آسمان عبادت شوق عقبہ و گلستان عشق زیبا کی پنج
 استفہام نختان رموزات کے سب ایک معانی رکھتے ہیں مگر بجز تربیت تلقین مرشد کامل و
 سالک مجذوبہ کے ہرگز استفہام میں نہیں آتے ہیں معرفت شکر مہابت وہ ہے کہ ایک بار

امیر المؤمنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ بیچ استغراق شکر مہابت و مستی عشق و وحدانیت کے اثر اور
 واسن مبارک حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیر کے کھینچا سہالت شکر اور کھما کہ
 یارسول اللہ نمازت پر ٹھوہنے اطاعت ظاہر سے منع کیا اور بعد ایک گھڑی کے مقام محوسے عالم
 صحوین آگئے اور باتین عقل کی کئے لگو پس اوس استغراق کمال مقام محوستی کو شکر مہابت
 کہتے ہیں کہ گھڑی بہرین عشق ربانی آدمی کو عقل سے غافل کر دیتا ہے معرفت شکر
 حمیت وہ ہے کہ ہر سوسے علیہ اسلام کو تنہا کہ بعد ایک مدت کے وقت آتا تھا کہ بحالت
 محمور و واڑھی برادر بارون علیہ اسلام کی پائے کے کھینچتے تھے اور وہ باوازی بند کہتے تھے یا بے
 ام اللہ تاخذ بلحیاتی ولا براسی یمنے لے بیٹے مان میری کے ست پکڑاڑھی میری
 اور دوسری آپس کسی مسلمان کو روانہ نہیں ہے کہ بے گناہ پر شدت کرے اس سبب سے ہر
 سوسے علیہ اسلام پر کچھ خطاب خدا کا نہیں آتا تھا کہ بیچ حالت شکر حمیت کے ہوتے تھے بیت
 ساقی قحہ وہ زمان می یکفح بنوشم بدخرقہ و جادہ بازہر بیچانہ فروشم بد معرفت شکر محبت
 وہ ہے کہ بیچ عالم ہتھام کے خراج ظاہر کرنا اوسکی جائز نہیں ہے کہ حضرت رسالت پناہ نے
 واسطے عوام خلایق کے کہنے کو منع فرمایا ہے اور فتوے حضرت عورت کا طرف عاشقوں سے کہ
 وہ ہے قولہ تعالیٰ ان لا یبرأ منکم منکم کاس کان منہا جہا کا فورم
 عینا یشرب ہا عباد اللہ یعنی تحقیق نیک لوگ ہمیں گے پیالے کہ ہو گا مزاج اوسکا کا فورم
 چشمہ ہے کہ چٹے ہیں اوس میں سے ہندے خدا کے کہ مشرب عابد و کاس ہے اور آیت دوسری
 مزاج زنجیل کا فرما ہے قولہ تعالیٰ لیسقون فیہا کاسا کان منہا جہا منہا جہا یعنی پلا
 جائیگے بیچ اوسکے پیالے کہ ہو گا مزاج اوسکا زنجیل سے کہ حرابت سے استغراق کمال محوستی
 عشق محبت کا ہو تا ہے قولہ تعالیٰ عینا یشرب ہا القربون یعنی ایک چشمہ ہے کہ
 ہمیں گے اوس میں سے نزدیک والے یہ فرما ہوتا معرفت عشق محبت کی مشرب و اصلان
 کاسہ قولہ تعالیٰ سقہم ربہم فشا یا طہوراً یعنی اور پائیا اوسکا اور ب او کاس

شریت پاکیزہ پس بیچ لازمیت صحبت تربیت مرشد کامل کے واسطے مقصود حق پرستی کے
 کمالیت استغراق مستی محو کو کثرت لازمیت حفظ قلوب سے حاصل کئے تو اجازت مستی سر
 محبت و رخصت مستی خمر ہے یعنی نہ مقصود مستی سے غیر یاد دوست و نہ مطلوب استغراق مستی
 سے غیر اللہ ہے بلکہ مقصود عاشق کا بیچ اطاعت عبادت خفیات و پاسبانی یا حق تعالیٰ بدل و
 استقامت حصول نیاز مندی رات دن و سب بالغہ عبودیت مطلوب کے اتصال مع اللہ و پاسبانی
 قرب حضرت ہے پس بجائے اشتیاق و شوق عبودیت کے استقامت جذبہ صلاح باطن بحالت
 کثرت لازمیت تلاوت حفظ قلوب و سرگرمی کثرت خاص سالکوں کو مباح ہے کہ کس واسطے کہ اولیاء
 سالک و غلقاء صادق و عاشقان حضرت و اوصدان حق تعالیٰ مثل سلطان العالمین ابوالاسم اہم
 و سلطان العارفین بایزید بظامی و سلطان العاشقین شمس تبریزی و خواجہ سعدی شیرازی و
 خواجہ عبداللہ انصاری و خواجہ ذوالنون مصری و خواجہ شبلی و خواجہ غلامی و قاضی احمد غزالی و
 قاضی عین القنات فضیل ہمدانی رحمہم اللہ تعالیٰ وغیرہ عاشقان حضرت واسطے استقامت
 حصول اتصال مع اللہ و کمالیت استغراق مستی محو کے اس عالم سے باہر نہیں گئی ہیں اور اگر
 کوئی سالک اس عالم میں مشہور ہو جائے اس کے عیب کو دل بنیچاہیے لانا کہ تا تربیت تلقین ہر
 حقیقت و معرفت عالم حیرت و حصول قرب حضرت سے محروم نہ ہو و اضع ہو کہ یہ مقام معرفت
 عشق محبت استقامت سرائی اللہ ہے اور بجز صحبت تربیت مرشد کامل کے درست نہیں آتا
 اور بجز سرگرمی محبت کے ہرگز نہیں کھلتا ہے اور جو کچھ کہ بیچ اس عالم کے عشق دوست و وجود اولیاء
 ہیں حاصل ہوتا ہو اور دل بالکل حق تعالیٰ سے گھٹتا ہے اس کو منع چاہیے کہ اس سالک کو انکار
 بھی چاہیے کرنا اور اجازت اظہار اقرار کے بھی چاہیے دینا کہ تا بات نہ بڑھ جائے زیادہ اس سے
 بیان کرنا ممکن نہیں آگاہ ہو کہ قول مشائخون کے بیچ دریافت کرنے معانی اشعار و استفہام ہر اشار
 اشارت و تلقین ارشاد و سخنان رموزات کے بہت ہیں لیکن واسطے استعداد سب بالغہ عشق و
 حقیقت و محو کے عاشقان گراں پایہ کو سرگرمی کمالیت عالم حیرت و لاہوت و استقامت تلاوت

حفظ قلوب و دلائم الحال پیشوائی دپا سبانی قرب حضرت سیان عاشق و معشوق و مدد کمالیت
عشق حقیقی زمانی و دائم الحال سکر محبت کی چاہیے کس واسطے کہ سکر محبت کے سالکان بتدی کو
ہرگز اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت کی کمالیت نہیں ہو سکتی سبے پس یقین کرو کہ
واسطے استغراق کمالیت سستی محو کے عاشقوں کو آخر شب میں اندر سے سکر محبت ضرور سہا کہ تا
سالکان صادق بدل و جان ثابت قدم ہو دین اور عشق دوست کے کمالیت کو پہنچیں
کس واسطے کہ عارفان ثابت قدم میں بعضے کو دن بہرین سلوک کی ڈھالی سیر میں اور
بعضے کو سناطعین سیر میں اور بعضے پانچ سیر میں تک واسطے استعداد استغراق و کمالیت
مستی محو کی سکر محبت سباج ہے لیکن اس سے زیادہ ممکن نہیں اور تہاج و جائز نہیں کسو اس کو کہ
مقام تہاذو میں رہنا اثر ماسمع نہ ہو کمالیت سے نہ این سرخوشی زلف پریشان مدار یک قبح
دیگر ہوش تابشو و کار دوست آگاہ ہو کہ عاشق بقدر استعداد و اندازہ مبالغہ مستی سکر محبت
کی پنج استغراق کمالیت مقام محو و استقامت پاسبانی قرب حضرت کی کثرت اسرار و اظہار
بعنائیت خدا اتصال مع اللہ کی کمالیت پاتا ہے نظم مفتاح فتح حضرت از میخانہ طلب کن پ
سر پایہ معرفت جان از جانانہ طلب کن پ
آن یار کہ در خلوت خست و نیدی پ
باشد کہ توان یافت
از میخانہ طلب کن پ
دیر و حق نشین می اندر پیالہ کن پ
می گرہام گشت تو باد و ستہ طلال کن پ
معرفت عالم صحو نفسانی کی وہ ہے کہ عقلی عبودیت سے انکھیں بند کر کے بحالت مشغولی
اصلاح باطن یا حق تعالیٰ کی بدل و جان کرے یعنی حضور قلب مشغول ہو و اور جو آواز
سنے او سکوتیز کرے اور ہر چیز کی آواز پہچانے اور فرق کر کے اور اپنے وجود میں اعضا کو بھی
پہچانے اور ہوشیاری رکھے او سکوتیز کرے ہن پس جو کچھ کہ عالم سکر میں سرخوشی ہے پنج
ہے استغراق کمالیت کے نہیں رکھتا ہے کس واسطے کہ حالت محو میں ایک نشان ہوتا ہے
اور استغراق مستی عشق محبت کا غلبہ شوق میں حاصل ہوتا ہے معرفت عالم تہجیر محو کی وہ
ہے کہ استغراق مستی سکر محبت و قریب واری یا حق تعالیٰ و دائم ملازمت و جو عاشق پنج پاسبانی

تلاوت حفظِ قلوب کی پہونچا تو مستی عشق و دوست کی پہونچ وجہ کے غالب آئی اور سالک کو وجود سے خبر نہ رہی وہ شخص پہونچ مستی عشق و محبت و استغراق مقامِ تحیر و محو کے ہے گویا پہونچ دریا کو غرق ہے اور اس جگہ نہ ماضی نہ مستقبل ہے کس واسطے کہ پہونچ عشق معشوق کے پیچھے ہٹا ہوا پہونچ عالمِ استغراق کے خود سے خبر نہیں رکھتا ہے پس پانچون وقت کی نازِ رسم عادت پرستی نفسانی کے ساتھ حرکت قیام و وقوع کی کیونکر ادا کرے اور پہونچ عالمِ تحیر و محو کے کمالیت استغراق مستی و سرِ محبت کی خاص عاشقانِ حضرت کو پہونچ مقامِ حال کے ہیرو اور ساتھ حال کے تعلق نہیں رکھتی ہے اور پہونچ مستی عشق کے ساتھ محبت و دوست کے خود گناہ ہے اور کچھ پروا دنیا و آخرت کی دل نہیں نہیں رکھتا ہے کس واسطے کہ دوست کے ساتھ آپ قناعت کی ہر اور یاد حق میں ہے اور کسی چیز کی دل میں یاد نہیں لاتا ہے اور رات دن دیکھنے دسنے دکھانے پینے سے دائم الحال عند الوصال پہونچ پاسبانی قربِ حضرت کے رہتا ہے اور اتصال مع اللہ ہر ہمیشہ حضورِ قلب کو نگاہ رکھتا ہے اور اشتیاق میں غلبہ شوق عشق مستی کا وجود عاشق میں آتا ہے اور استغراق کمالیت مستی عموماً دکھلاتا ہے رباعی ہو شیارِ زیستستان چہ شناسد آخر و ہر چیز کہ مست کند از و بداند آخر و مستم خبر خویش چہ پرسی از من پستان خبری خویش نداند آخر و معرفت زلف و زلفین و زنا حقیقی و زنا مجازی و معرفت می و شاد و جذ و محال کی اوہ ہر کہ زلف پہونچ دل کے ہے اور معانی زلفین کے جذبہ صلاح باطن ہوس کے دل میں ہے پس بجز صحبت و تربیت مرشدِ کامل کے ہرگز استفہام نہیں ہوتی ہے اور بیان کرنا اوسکا اور عوامِ خلائق کے جائز نہیں کس واسطے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے بیان زلفین کا اور پہونچ عوام کے منع فرمایا ہے کہ پہونچ معرفت ہر الی اللہ کے ہے اور بجز تربیت تلقین کے راستہ نہیں آتا ہے لیکن مرید انسان کامل و طالبِ صادق کو چاہیے کہ معرفت زلفین سے راہِ حق کی دل میں کھولے معرفت زنا حقیقی یعنی دل باندھنا ساتھ حق تعالیٰ کے رات دن ملاہوٹ حفظ کے پیوست ہونا پہونچ دل کے دیکھنے دسنے دکھانے پینے و ساتھ پانون سے پہونچ جذبہ

اصلاحِ باطن متابعتِ حضرت رسالت، حصولِ استقامتِ قربِ حضرت کی ہے، معرفتِ
 زنا ریحازی سینے دل باندھنا ساتھ دنیا و اہل دنیا کے کہ طالبِ بیچ اس کے دیکھتا ہے
 بحالتِ شہیجات و عبادتِ تجلیات و قیامِ قعود کے پس وہ دل بستگی جو دل میں
 آئے بتِ مذہب ہے اور جو دل میں کامِ عبادت کی اوس چیز کی طرف کھینچے اوسکو زنا ریحازی
 کہتے ہیں معرفتِ می یعنی می بہتر محبت کے کہ یادِ تقعالے بیچ صلاحیتِ جذبہٴ مہلح
 باطن و پاسانی یا دحق تعالے و اطاعتِ عبادتِ خفیات متابعتِ نبوت کے ہو پس محبت
 یا دحق تعالے کو اسلام کہتے ہیں معرفتِ معانی شاہد کہ بیچ راہِ حقیقت کے سالک مجذوب
 رات دن بیچ ملازمتِ جذبہٴ مہلح باطن و یا دحق تعالے کے دل و جان سے حاضر ہے اور
 ایک لحظہ دل سے نہیں جھٹکتا ہے اور دوست کو ہمیشہ حاضر و ناظر جانتا ہے اگر بندہ ذکر
 سے ہے تو وہ سامع ہے پس بندہ کو چاہیے کہ یا دحق تعالے میں رات دن ہمیشہ حاضر ہے
 معرفتِ معانی خدینے ملنا ساتھ حق تعالیٰ کے نگاہی ظاہر و باطن و لطاعتِ متابعتِ حضرت
 رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیچ عبادتِ خفیات و استقامتِ دل کے کہ تا دل میں
 کچھ شک و غفلت نہ آئے بیچ معرفتِ سوئے الی اللہ کے یہ مقام خدا کا ہے
 معرفتِ خال یعنی بیچ اطاعتِ باطن متابعتِ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کی جو سالک ملازمتِ فقطِ قلوب کو پہنچے اور خطراتِ انسانی و نفسانی دل میں آویں اوسکو
 خال کہتے ہیں اور وہ عبادت کہ جسمینِ اقلیم در دل نہوتا قص ہے پس تفرقہ خطراتِ انسانی
 کو خال کہتے ہیں کس واسطے کہ استفہامِ معانی رموزات میں معرفتِ خال وہ نقطہ سیاہ ہے
 کہ خطراتِ دنیوی و نفسانی سے دل میں نہوتا ہے بیتِ نقطہٴ زیبا نہا شد قلب دوست بہ نقطہٴ
 زیبا مگر در رونیکو ست بہ معرفتِ شمر اپ حقیقی از دوسے حقیقت کے حصولِ ملازمتِ سیر
 الی اللہ بیچ دل صافی کے ہے کہ بیچ اس کے غفلت نہو وہ شر اقا طہوراً ہے کہ فیض الوہیت او پر
 عید یقول کہ نازل ہو تبار اور اگر محبتِ حق تعالے کی بیچ اطاعتِ باطن کی صاف دلیل ہے

قابل شرک نہیں ہے قولہ تعالیٰ وسقلمہر بہم شرایا ظہور ایسے اور پلانیک کا اوکلوڈ
 اونکا شراب پاک بلکہ بیچ استقامت پاسانی قرب حضرت کے ہے رباعی امر و زمر اموس
 غمخوار شراب است نہ روزیکہ شرابم نہ بودن بعد اب است نہ دریاب می زلف بختانہ چو صاف است
 ہشیار از ان مستی مادوس پو خواب است معرفت میخانہ حقیقی کی دل میں ہے اور ہر کوئی نہیں
 پہچانتا ہے اور نہ کوئی جانتا ہے اور سو اکثریت مرشد کامل سالک مجذوب اہل معرفت صاحب
 تصرف کو سمجھ میں نہیں آسکتی ہے معرفت خیرات اوصاف نفسانی یعنی عبادت حیوانی
 و تجرہ عرضی و شہواتی و تغیر عبادت رسمی و تبدیل اخلاف مذہب ہے اور خرابات ترک
 کرنا نام و ناموس اپنے کو نشانہ خود نمائی و عبادت ربائی و طاعت شہائے خود بینی ظاہر آرائی
 و خرابی انفس دیا طریق حبس و قید و بعضے مانع اعمال نفسانی کہ واسطے رضا خدا کے
 ہوں و افعال خواہش نفس پرستی میں آلودہ ہوں و اخلاق رسمی و اعمال رسمی و وصف عادی
 و علامت بی سعادت کی کہ دل میں بھرے ہوں اور کو خرابات کہتے ہیں و امر نفس و کفر کنشت
 و احکام شہوت و مطالبہ طبیعت ترک ہو کر ساتھ تکلف شریعت و تقلید ظاہر و تعلیم ظواہر کشف
 احوال حقایق و کھلنے دروازہ و قائل کے مبدل ہو جائے اور مال و جاہ و باغ و جو کچھ کہ
 لذت ادنیٰ ہے و دونوں جہان سے اور جو کچھ کہ حصہ ادسکا ہے و این سے بیچ میخانہ محبت
 حق کے ہارے اور کو خرابات کہتے ہیں معرفت ویر و کنشت تہانہ باطن کو کہتے ہیں کہ
 نفس طلب مطلوب دنیا و ہوس خواہش عقبی سے نہیں چھوٹا ہے اغیار ہے پس جنتک
 کہ ایک ذرہ رغبت کو نہیں و ہوس و دونوں جہان کی بیچ دل کے رکھتا ہے تہانہ باطنی ہے
 اور اسی طرح پر جس باطن میں خواہش مقام کی مقامات دین و رضا یقین سے بیچ شہرت اعلیٰ
 ظہور کے و چاہنا دل میں صدر شہنی و شہوری و بر آنا نام و ناموس کا عبادت و مناجات سے و
 طلب کرامت شہنی و پیشوائی و چاہنا امامت و ملنا مرتبہ کشف کرامات و نیا زندگی خواہش شہنشاہ
 و مرتبہ شہوری و عشق برسی و شوق پفسرئی و مذکری کا ہو کہ عالم حقیقت میں نہ درکات بلکہ کو

بھی تجا نہ باطنی کہتے ہیں اور بیت پرست او سکو کہتے ہیں کہ جو سالک اس مقام کہ پہونچا اور
 او سپر مغرور و مشہور ہوا اور اپنا کمال جانتا اور خود کو اہل مقصد سے گردانا اور او پر قیام کیا اور
 اپنے کو اہل تکبر سے جانا پس ایسے سالک خود کو بیت پرست کہتے ہیں معرفت ناموس و
 ناقوس یعنی عبادت کرنا واسطے طلب شہرت و جاہ و ہوس نیکنامی و نامداری و شہرت خود و مالی
 و خود ستانی و چاہنا بیچ عبادت و مناجات کے مشہوری و مرتبہ معروفی اور او سپر استقامت
 کرنا اور ہوا ہوس پرست ہونا یا نفس پرست ہو کر جینا اور اسی میں مزاجیت پرستی ہے اور
 جسوقت کہ طالب صادق اعمال کے شہرت میں ہے اخلاص سو دور ہو یعنی جسکے بند میں
 ہے او سکا نہ ہ ہے اور جو او پر راہ کے ہے تارک جاہ ہے تعظیم نو آنکہ ز و خبر یابی کہ از خود بخیر
 گردی نہ تو آنکہ رہے او بینی کہ از خود رو بروانی معرفت الکیسویں بیچ دریافت کرنے
 سماع یعنی استغراق مستی سکر محبت بحالت راگ و مقام محویت عالم جبروت و لاہوت درود
 سرود و شرایط سماع حقیقی رحمانی کی کہ حلال ہے و واضح ہو کہ سمع سماع کا بسبب کمال شکر
 محبت کے استغراق محو میں غرق غلبہ عشق محبت سے ہے پس معرفت جذبہ اصلاح باطن
 استقامت پاسبانی عالم حیرت سالک کو دل میں شکر محبت حاصل ہوا اور غلبہ شوق عشق معشوق
 کو کھڑا ہو کر رقص کے درست ہو اور ہر چند کہ عاشق قوال سے آواز خوش سننا ہو اور سمجھنا
 اور عشق دل میں زیادہ ہو کر کتابت فکر راگ سننا بیچ عالم ناسوت کے حرام ہے اور بیچ معرفت
 عالم ملکوت کے مکروہ ہے مگر جو مومن متقی بسبب استقامت صحبت و رشد کامل و تربیت جذبہ
 اصلاح باطن و تلقین سالک مجذوب کی پاسبانی معرفت سے عالم جبروت میں پہونچے اور
 شکر محبت دلی میں حاصل ہوئے اور بقدر استعداد و لازمت حفظ قلوب کی سالک استغراق
 مستی و کمالیت مقام محو میں پہونچے تو او پر اندازہ مبالغہ مستی عشق محبت کے بعض سالکوں کو
 سماع یعنی راگ سننا حلال ہے اور بعضوں کو حرام ہے اگرچہ معرفت اعلیٰ عالم ناسوت
 و ملکوت پر سالک کے دل میں ایک حالت صادق پیدا ہوتی ہے لیکن بیچ سماع کے کھڑے ہو کر

رقص کرنا، ہجر استقامت عالم جبروت و لاہوت کے جائز نہیں ہے اور انہما کی مشکل معرفت
 ذکر و دوہ، طر ہے کہ مراد آواز خوش رموز سے ہے کس واسطے جیسا کہ الا صوات تھیں
 القلوب یعنی آواز ہلانے والے دلوں کی ہے اور انجیل میں لکھا ہے غنیتاً کم
 غلم لطر ابو انہما ناکم یعنی تمہارے واسطے سرود کہا میں نے پتہ پر کچے نہیں لئے
 تم اور مرامیر بچایا مئے رقص بچیا۔ تم نے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 ۲ الا صوات والالحان ذینوا صوا نکم بالقرآن یعنی آراستہ کرو تم قرآن کو ساتھ
 خوش آوازی کے حدیث میں لکھا ہے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہشت
 میں جنتیوں کو لیے سماع ہوگا ایسی آواز اور الحان ہو کہ آدمی ٹہری لذت ہوگی اور رو و مراد اس سے ہو کہ
 اہل تصوف نے کہا ہے کہ سرود بے رو و نیکو تبا شد صحیح ہے کس واسطے کہ کیا از روی لفظ و
 کیا از دوسے متنی کے سرود بے رو و کے نیک نہیں ہے اور رو و لازمہ سرود کا ہے حاشیہ
 از روے لفظ کے سرود بے رو و مراد باجہ توانست سے ہے کس واسطے کہ سرود باجہ نیز تارست
 یکا رہے اور از روے معنی کے سرود بمعنی راگ و رو و بمعنی باجہ پس راگ بغیر باجہ کے مرید
 نہیں ہوتا ہے اور مطرب اس نزول فرحت در دل کو کہتے ہیں کہ صوفی کو بیچ عالم بسط
 لاتی ہے اور امورات دنیا و عقبائے شیطیات میں ڈالتی ہے اور شیطیات مراد اس قول
 سے ہو کہ شریعت میں بظاہر وہ قبول نہوا و حقیقت کے مقام میں معتبر و مقبول ہو جائے
 صغیر میں لکھا ہے کہ غنا حرام ہے جو مرامیر کے ساتھ ہو یعنی اغانی راگ میں وہ چیز ہے کہ
 بیچ او کو ذکر غوانی کا ہو اور غوانی خواب کو کہتے ہیں کہ وہ حسن اپنا نہایت معانی سے رکھتے ہیں اور
 قوت القلوب میں لکھا ہے کہ اغانی مراد زبان خوب سر ہے کہ حق تعالیٰ سے بیچ نغمہ پاکن
 آواز خوب کے اسرار پہنان کیے ہیں یعنی ہر آواز میں راز اور ہر صوت میں موت اور ہر نو میں
 دوا اور ہر تار میں مزا اور ہر رو میں سرود اور ہر ہم میں آنکھوں کو غم اور ہر زیر میں غم و ماتم ہے
 پس یہ بات کس سے کہیں اور کس سے پوچھیں واضح ہو کہ سماع دو قسم پر ہے یعنی جو کچھ پہننے

سے اثر کئے اور سکو سماع جسمی کہتے ہیں اور جو کچھ کہہ دل سنسے وہ بعد کو سمجھے اور اثر کرے اور پھر وہ پیدا ہو دے اور وجود حرکت میں آئے اور سکو سماع غیر جسمی کہتے ہیں پس صوفی کہ چاہیے کہ جو کچھ پہنچ تغیر و نقصان کے ہے اور سکو اپنے حق میں سمجھے اور جو کچھ پہنچ حقیقی کمال و جلال کے ہے اور سکو خدا کے طرف سے سمجھے ہیئت از کائنات باب مراد غیبی رسیدہ شد افشا ہر کہ از و فرہ چشیدہ پس جو کوئی یہ علم سماع نہیں رکھتا ہے کفر میں پاتا ہے اگرچہ عالم را بہ علم اوزکا ہو اور ساتھ ریاضت و مجاہدہ کے عالم فنا تک پہنچا ہو مگر وہ معرفت حق تعالیٰ سے غافل ہے اور اگر سنی حقیقت کے دل میں سمجھے ہیں تو بجز دشمنی کے حالت نیستی و یگانگی کی دل میں آواز ہوگی یعنی بالکل خود سے غافل ہوگا اور عالم انسانی ست پیچہ رہیگا یہاں تک کہ اگر آگ میں گرے تو خبر نہ لے پس صوفی کو واجب ہو کہ علم سماع سیکھے کہ تالیق مقام حال کے ہوئے نظم صوفی تراچہ سوز چہ شورست در سماع ہفت این سوالہاست کہ آرا جواب نیست ہ شتر تراچہ شور کہوشب در مرست ہ اگر آدمی را نباشد خراست ہ آگاہ ہو کہ شرط اصلی سماع کی وہ ہے کہ زمان و مکان و اخوان کا لحاظ چاہیے رکھنا زمان اور سکو کہتے ہیں کہ جس وقت دل مشغول کسی چیز کا ہو یعنی غسل و تنہاد و تصویا نماز یا غور نش طعام وغیرہ کی کہ دل مقام حال سے پرگندہ ہو سماع چھ اثر نکریگا مکان وہ ہے کہ راہ گذر ہو یا جاسے ناخوشن تار یک یا فاشا نالام یا خانہ غصہ ناک یا خانہ بی نمازی ہو کہ وہ ہلام سے خبردار نہ ہوئے اگر اس وقت طبیعت بھی گداز ہوئے مگر سماع اثر نہ کریگا اخوان وہ ہے کہ حضار محفل اہل سماع سب مرید ایک پر کے ہو وین یا معتقد ایک خاندان کے ہوں کہ اثر زیادہ ہو و وید ویش ایک صفی کے نیچے سب صوفی ہوں یا سب رند یا قلندہ یا حیدری ہوں کہ وہ ہر حال ایک دوسرے بھائی ہیں اور اگر کوئی سنگبر دنیا دار یا زاہد یا کار مجلس میں حاضر ہو کہ ساتھ تکلف کو حالت لاواہدہ رقص کئے تو بحالت ہوشیاری سماع حرام ہو و یا قوال اہل غفلت و بے خود یا تارک الشلوۃ حاضر ہوں و یا غافل ہر جانی دیکھتی ہو و یا عورتیں جھانکتی ہوں و یا جوان لڑکے شریک اہل مجلس ہوں

اہل غفلت سے کہ شہوت اور ان میں غالب ہو سماع حرام ہے کس واسطے کہ آگ شہوت کی طرف مرد و عورتوں کے غالب آتی ہو اور فسق و فساد پیدا ہوتا ہو پس ایسا راگ سننا باطل ضرر پہنچاتا ہے شرط دوسری وہ ہے کہ سب مردم اہل سماع نجی نگاہ رکھیں اور ایک نہ کی طرف نہ کھین اور باتیں کرنا حرام جانیں اور اپنی نہ بین اور سر نہ ہلائیں اور بناوٹ سے کچھ حرکت نہ کریں بلکہ دوزانوں بیٹھیں اور دل ساتھ خدا کے لگا لیں اور منتظر اس امر کے رہیں کہ کیا غیب سے دل میں کھلتا ہے بسبب اس سماع کے اور اپنی کو سنبھالنا چاہیے کہ تا با اختیار خود کھڑے ہو کر حرکت نہ کرے رباعی مردان چو در سماع قدم با خدا زنندہ و اند خدا سے نفس کجا تا کجا زنندہ باد دست خود دیند و دارند پا کو خویش پد خود دست پای جند و تی دست و پا زنندہ اگر کوئی شخص پنج غلبہ وجد کے کھڑا ہو جائے تو اہل سماع او کی موافقت کریں حتی کہ اگر گڑبوسی او کی کر جائے تو پھر او ٹھاکر او سکے سر پر رکھیں اور نگہبانی کریں اگرچہ یہ امر بدعت ہے مگر یہ بدعت بھی نیک ہے اور بدوہ ہے کہ مخالف سنت ہو پس دل مردم کا خوش کرنا شریعت میں محمود ہے اور ایک قوم کی یہ عادت ہے کہ اوٹھوں کے ساتھ مخالفت رکھتے ہیں یہ بیجا اخلاق کے او کی بد خوئی ہے خواجہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں قال الہی فی فی السماع والہ وسلم السماع داسد الحق یوحی القلوب الی الحق فمن اصغی الیہ بنفسہ نزل قلم یعنی سماع وارد ہے خدا کی طرف سے اوٹھاتا ہے ولو کی طرف حق کے جسٹر کان کھل طرف او سکے ساتھ نفس کے نزدیک کریگا او سکوا اگرچہ سماع وارد حق ہے کہ لوٹلو او بھارتا ہے او طلب حق میں حریص کرتا ہے فکر جو کوئی او سکوا واسطے حق کے سننا ہر طرف خدا کے راہ پاتا ہے اور جو کوئی خواست نفسانی جانتا ہے نزدیک ہوتا ہے پس مراد اس سے وہ ہے کہ سماع میں خدا سے وصال ہوتا ہے اور سنتے والا معنی ساتھ خدا کے سننا ہے جبکہ اس طور پر ہے تو آواز او کی دل میں جا وارد حق کے ہے اور وہ محقق ہوتا ہے پس جو یہ بات دل میں پہنچتی ہے تو دلیل او بھرتا ہے اور وہ متابعت کرنا لا حق کا ہوتا ہے خواجہ فیلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں السماع ظاہر

فتنہ و باطنہ عبرتہ فصیح عرف الاشارت کان له حلال و استماع العبرۃ
 ولا فقد استدعی الفتنہ و تعلقتا بقلبہ یعنی ظاہر سماع فتنہ ہے اور باطن او کا
 عبرت ہے پس جو کوئی کہ اہل اشارت سے ہے خاص او کو ہے سماع حلال ہے ورنہ
 دوسروں کو لیے طلب فتنہ ہے اور علاقہ باطن سے نکلتا ہے پس جس کیسے دلیلیں کہاہیت
 استخراق کی خدا کی باتوں سے نہیں ہے سماع او سپر لا اور آفت ہو اور بعضوں نے لکھا ہے کہ سماع
 اگر حضور ہے اور جو کوئی او سے محبت کل ہوئی کی سچا ہے تاکہ محبت محبوب میں بالکل متغیر
 ہو جائے وہ شخص محبت میں ناقص ہے کس واسطے کہ قلب کو طے اخلاص میں محبت نصیب
 ہے اور سر کو مشاہدہ اور روح کو وصل اور قن کو قلعت اس طرح کان کو بھی ایک حصہ ہے جسے
 آنکھ کو دیدار سے پس سماع و ملہ چہ ہے ایک بوسلہ اور دوسرا بوسلہ یعنی جو کچھ
 قوال سے سننے غیب ہو اور جو کچھ تار سے سننے حضور ہے اور سماع مانند آفتاب کہ ہے کہ اوپر
 سب چیز کے گذر رہا ہے اور ہر ایک چیز کو مقدار و مراتب کے موافق ذوق و لذت دیتا ہے یعنی
 کسی کو جلا دیتا ہے اور کسی کو نفع پہونچاتا ہے اور کسی کو زیادہ کرتا ہے اور کسی کو کھلا دیتا ہے
 واضح ہو کہ سماع نزول حق ہے اور ترک کرنا اس کا بیہودہ ہے اور کسی طرح ہندی خدا کی
 باتوں کے قابل نہیں ہے ایک گروہ ہے کہ ذرا رگ سننے سے بیہوش ہوتا ہے اور ایک گروہ ہے کہ
 ہلاک ہوتا ہے چنانچہ خواجہ غفر علیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک درویش کو دیکھا
 سینے کے رگ سننے کو بیٹھا اور جان کو ساتھ حق کے سونپا پس سماع حقیقی اس کو کہتے ہیں۔
 حکایت دوسری وہ ہے کہ ایک مرید نے گانے میں نعرہ مارا لڑکے نے اس سے کہا کہ چپ ہو پس
 اس نے سر زانوں پر رکھ کر غصیٹ کیا دیکھا کہ جان کو ساتھ خدا کے سونپا اور اس زمانہ میں ایک
 گروہ گم راہ ہونگا کہ فاسقوں کے سماع میں حاضر ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم سماع حق سے سننے
 ہیں وہ فاسق ہیں کس واسطے کہ وہ انجی سماع میں موافقت کرتے ہیں اور فسق و فجور پر جس
 زیادہ کرتے ہیں کہ تاخود اور دو دو لون ہلاک ہوں غرض کہ سماع حقیقی میں اگر بگڑی یا کڑا یا کھات

غلبہ کسی کا کر پڑا تو وہ میں مشائخو کما اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ وہ کپڑا قوال کو دیدے سے
 بموجب ارشاد پیغمبر علیہ السلام کے قائل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قتل قتیلًا فلا سلبہ
 یعنی اسباب مقتول کا قاتل کو چاہیے اور اگر کپڑا قوال کو نہ دیا جائے تو شرط طریقت سے باہر ہوگا
 اور بعضے کہتے ہیں کہ ہمارا اختیار نہیں بموجب اجازت امام صاحب خانہ کے کپڑا مقتول کا
 قاتل کو دے یعنی بجز حکم پیر کے کپڑا قوال کو نہ دے اور شرط یہ ہے کہ سماع میں کپڑے پھاڑ
 ڈالنا اور چلنا اور لغو مارنا اور آہ کہنا اور رونا اور تالیان بجانا اور ٹٹلنا اور باتیں کرنا اور
 پانی پینا و عیب و غیبت قوال کی کرنا اور ہر ایک کی طرف دیکھنا بجا لیت سماع درست نہیں ہے
 اور بعضے لوگ اچھے کپڑے پھاڑ ڈالتے ہیں بموجب فساد کا ہر کس واسطے کہ آستین و
 دامن پھاڑنا یا کڑتہ دانگر کچھ چیز نا طریقت میں روا نہیں ہے اور سماع میں اصراف کرنا بجا ہی
 اگر سینے والے کو غلبہ پیدا ہو اس قدر کہ پرے رخ سے اٹھ گئے اور پیر ہی ہو گئی تو وہ معذور
 ہے اور اگر ایک شخص کو اسی خیال کا غلبہ ہو گیا اور ایک جماعت نے اس کی موافقت میں
 کپڑے پھاڑے روا ہے اور شرط یہ ہے کہ اگر سماع نہ ہو تو طلب نہ کرے اور نہ اس کی عادت
 ڈالے اور اگر سلطان اوپر دروازہ پیری کے آئے تھک اپنی سے اٹھا اور کسی پیشوا کی
 زمانہ کا دخل و تصرف نہ کرنے لے کہ اس سے پریشانی و لین ادبگی ایضا اگر قوال اچھا
 اچھا گاتا ہے تو اس کی تعریف مت کر اور اگر بڑا گاتا ہے یا شعر ناموزون پڑھتا ہے اور اس کی
 سننے سے طبیعت خارج ہوتی ہے تو اس سے مت کہو کہ بہتر گادو نہ ولین اس کی فہمی کچھ
 بلکہ اس کو درمیان میں نہ کچھ اور حوالہ اس کا مذاکیر کر کے اچھی طرح سو سن اور اگر کسی
 گروہ میں سماع نے اثر کیا ہے تو ان کو ایسی نصیحت کرنا ضرور نہیں ہے کہ خود کو سہو سکرین
 لاؤ اور تکلیف اپنے پر نہ کر لیکن سماع میں خطرات بہت ہیں اور اگر عمر عین یا لڑکے کو ٹھونہر
 سی جھانکتے ہیں تو اہل سماع اس سبب سے حجاب سخت میں پڑتے ہیں پس میں اس امر سے
 استغفار پڑھتا ہوں اور مدد چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ظاہر و باطن دعا خروا طریقی آمین

رب العالمین معرفت بانیسویں پنج شمع حال علماء غیر مجذوب مجبوب اہل غفلات محبوب
اہل قدرت محبوب عوام مسلمان مجبوک کے اسباب شہرت اعمال ظاہر یکے مشہور ہیں ولیصوت انہیں
علیہ اللعنتہ واضح ہو کہ اے عزیز کل مخلوقات جہاں چند قسم پر ہیں اور خدا تعالیٰ نے ایجاد
انکی چند فطرت پر پیدا کی ہے اور انکے دلوں کو معرفت خدا سے محبوب کیا ہے قسم اول وہ
لوگ ہیں کہ شکل و صورت آدمی کی سکتے ہیں مگر بیج علم حقیقت کے معانی سے غالی ہیں
یعنی ظاہر اسلام رکھتے ہیں اور بیج استفہام جذبہ اصلاح باطن کے معرفت خدا سے خبردار
نہیں ہیں چنانچہ قرآن میں لکھا ہے قوله تعالیٰ اُولَئِكَ كَلَّا لَتَنفَعَنَّهُمْ أَصْلُهُمْ فَلَسْتَ بِمُؤْمِنٍ
یعنی وہ مانند چار پایوں کے ہیں بلکہ وہ گمراہ ترین اور علم حقیقت سے دل اونکا غافل
ہر افسوس قوله تعالیٰ اُولَئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ یعنی اور وہ غافل ہیں پس اس قوم
سے خدا کی معرفت کا ذکر کرنا اور تشریح سے بیان کرنا اور تربیت جذبہ اصلاح باطن کی تلقین کرنا
اور استقامت دنیا سمجھ سے بعید رہے کس واسطے خدا تعالیٰ نے ذکر قرآن میں اسطر و ستون
کر کیا ہے کہ تا محب جانین کہ ہم پر کیا بخشش کی ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ نے حضرت
رسالت پناہ سے کہا کہ اے محمدؐ تمکو جو ہننے بھیجا ہے واسطے مسلمان و دوہب و ہلال و ہلال و سالم
و ابو ہریرہ و انس بن مالک و عبداللہ بن مسعود و ابی کعب کے بھیجا ہے نہ واسطے ابو جہل و
ابوطالب و عتبہ و نقیبہ و عبداللہ سلول و غیرہ کے یعنی جو لوگ کہ نااہل ہیں اور معرفت
میری کی اہلیت نہیں رکھتے ہیں تمکو ادون سے کیا کام ہے قوله تعالیٰ ذرہم یا کلوا و تشبعوا
یعنی چھوڑا دوں جو کھا دیں وہ اور فائدہ مند ہیں قوله تعالیٰ بَلْصَحْرًا ضَلَّ يَتَّبِعُهُ بَلْكَ وَهْمًا
ہیں قوله تعالیٰ فَلَنَرَاهُمْ يَخْضَعُونَ وَيَلْبِسُوا حَتَّى يَلْزَمُوا قَوَائِمَهُمْ الَّذِي يُولَعُونَ
یعنی پس چھوڑا دوں کہ فکر کریں اور لعب کریں یہاں تک کہ ملاقات کریں دن اپنے سے کہ وعدہ
کیا گیا ہوا ہے کہ اے محمدؐ کہہ دو قوله تعالیٰ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اَلِیْ اٰخِرُ مَسْجِدٍ لَّكُمْ لَعَنَ الْكُفْرَ وَ
کہ شکل آدم تمکو دی ہے اور حقیقت آدم تمکو دی ہے کس واسطے کہ تم عالم حیوانی میں

قانع ہوا حقیقت سے اور ہم عالم رحمانی میں مقام اولویت رکھتے ہیں اسی سبب یہ راہ
 عشق محبت و معرفت و تلاوت حفظ قلوب و استقامت پاسبانی عالم جبروت و لاہوت اُنکے
 واسطے نہیں رکھی ہے اور نہ یہ خلعت اُنکے واسطے بھیجا ہے قولہ تعالیٰ فان اعرضہ فقل
 لی عملی ولکم عملکم انتہ بدیون محصا اعلیٰ و اتا بدی محصا لعلون یعنی اور اگر اعرض
 کریں وہ پس کہو کہ واسطے میرے عمل میرے ہیں اور واسطے تمہارے عمل تمہارے ہے تم ہزار ہوں
 اوس چیز سے جو کتابوں میں اور بین بیزارہوں اوس چیز سے جو تم کرتے ہو قسم دوسری
 وہ لوگ ہیں کہ صورت آدم کی رکھتے ہیں اور حقیقت میں آدم سے آئے ہیں اور خلعت بشریت
 آدم کا رکھتے ہیں قولہ تعالیٰ ولقد کرمتنا بنی آدم یعنی تحقیق بزرگ کیا ہے بنی آدم کو
 ہیں قولہ تعالیٰ وحملناہم فی الدواب الجہا ورازقناہم من الطیبات وفضلناہم
 علی کثیر مہم۔ خلقنا تفضیلا یعنی اٹھایا ہمیں اونکو پہل میں اور دریا میں اور رزق دیا
 اونکو پاک چیزوں سے اور بزرگی دی ہے اونکو بہت چیزوں پر کہ پیدا کیا ہے اونکو از روے
 تفضیلت کو پس وہ تفضیلت کہ رکھتے ہیں نہ سبب اسودگی کی بلکہ اشرفی کے بلکہ معانی کے
 سبب رکھتے ہیں کہ گوہر حقیقی اونکا خود ہے قیمت ہے کیونکہ آدم کو زینت دی جو ساتھ روح
 قدسی کے ارواح ملو کہ اپنی سے قولہ تعالیٰ و ایدنا کا بروح القدس یعنی اور مدد کی ہے
 اُنکے ساتھ روح قدس کی یہ گروہ اندھا ساتھ ریاضت و مجاہدہ و اطاعت اعمال فضیلت
 و استقامت عادت رسی کے نیاز مندی خواہش نجات آخرت کی دلیں رکھتا ہر قولہ تعالیٰ
 کلاہل را ان علی قلوبہم و ما کانوا یکسبون یعنی ایسا نہیں بلکہ چھا گئی ہے اوپر دلوں
 اونکی کے وہ چیز جو کسب کرتے تھے پس یہ گروہ آج بیچ حجاب معرفت میری کے ہر کل قیامت
 کے روز بیچ حسرت دیدار مشاہدہ کے محروم رہیگا قسم تیسری وہ لوگ ہیں کہ بیچ حمایت
 غیرت انہی کے پہونچے ہیں یعنی اولیا رستخت قبائی لا یعرفہم غیر می یعنی دوست
 میرے نیچے قبا میری کے ہیں نہیں پہچانتا ہے کوئی سوائے میرے واضح ہو کہ معنی حقیقت

کہ فطرت فیدہ من روحی یعنی چوکاٹینے بیج آدم کے روح اپنی سے اور سجدہ ملائکون سے
 کرایا جیسے کہ ہر ایک ارواح قدسی سے یعنی اکثر سالکان خیر مجذوب بجز معرفت حق تعالیٰ
 کی روش لباس جبہ و دستار سے بھی قبا سے غیرت الہی کے رہتے ہیں اور چھ لب معرفت
 حق پرستی رحمانی کی دل میں نہیں رکھتے ہیں اور ساتھ غیر اللہ کے اعمال نفسانی میں بہت
 ہیں یقین ہو کہ وہ خدا سے دور ہیں لیکن بالکل تشریح کرنا اس گروہ کی ممکن نہیں کہ سوا اس
 کہ ہم خود عبادت میں قاصر ہیں اور استفہام خلایق و سالکان غیر مجذوب اسکو سمجھ بھی نہیں سکتا
 ہے پس بیج پر وہ رموز کے کنا چاہیے اور نصیب خلایق کا اس گروہ سے بجز کشیدہ ہو کر
 زیادہ نہیں ہے وما یلتجی الا فرحہ الا ظنا ان الظن لا یغنی عن الحق شیئاً یعنی اور نہیں
 متابعت کرتے ہیں اکثر اوکلی مگر گمان کی تحقیق گمان نہیں غنی کرے یا حق سے کسی شے کو یہ ہما
 ہم خود تشبیس ہیں گرفتار ہیں اور متشبہ کو ہم بعثت کہتے ہیں قولہ تعالیٰ فتذکرون
 ما اقول لکم و افوض امری الی اللہ ان اللہ بصیر بالعباد یعنی جلدی ذکر کر دے گا تم اور
 چیز کو کہ کتابوں میں تنکو اور سپرد کرتا ہوں میں کام اپنا طرف اللہ کے تحقیق اللہ دیکھنے والا
 بند و نکاح اور ذل اس گروہ کا قرآن میں ایسی خبر دیتا ہے قولہ تعالیٰ رجال صدقوا ما
 عاہد اللہ علیہ یعنی آدمی ہیں کہ سچ کیا اور انھوں نے اس چیز کو کہ عہد کیا تھا اللہ سے
 اوپر اوسکے اس عہد کی شرح ظاہر بیان نہیں کر سکتے ہیں اور کیا نشان دین اور اگر کہیں
 تو کون سمجھتا ہے اور ظاہر ڈھونڈتے والے ظاہر پرستوں کو کیا برا کہیں قولہ تعالیٰ ان فی خلق السوء
 و الامراض و اختلاف الیل و النهار کایات کا ولی الباب یعنی تحقیق بیج پیدا کرتے
 آسمانوں و زمینوں و اختلاف رات دن کے نشانیاں ہیں واسطے عقل مندوں کے پس سب
 چیزوں میں سے وہ چیز کرنا چاہیے کہ زلف تک پہنچے اور معرفت زلف کی سوا اسے
 طالبان صادق کے غیر کو بچا ہیے بنانا اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
 معافی زلف میں یہ خطاب کیا ہو قولہ تعالیٰ السلام علی الیاسین یعنی سلام ہو جو اوپر

ایسا علیہ السلام کے بھائی لوگ پہونچے ہوں گے سچ اطاعت حصول پاسبانی قرب حضرت
 علیہ السلام کے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخی من علماء امتی من سلاک من
 قبلہ من علمہ الخلد ونسبے بھائی میرا علماء امت میری سے وہ ہے جو چلا دل اپنے
 سے ساتھ علم محزون کے کہ دریافت کرنے علم لدنی و لقلین عالم جبروت و اطاعت پاسبانی جذبہ
 اصلاح باطن سے ساکان غیر مجرب و باستقامت قرب حضرت کی کمالیت کو پہونچ کر قسم
 چوتھی کے لوگ آج کے روز اس جہان میں باحقیقت و استقامت پاسبانی قرب حضرت
 معرفت خدا سے ہونگے اور اس جہان میں قیامت کے دن باویدار وصال کو ہونگے یعنی
 دونوں جہان میں بہشتی ہونگے قولہ تعالیٰ ان الابرار لفی نعیم و ان الفجار لفی عذاب
 یعنی تحقیق ابراہیم بن ہین اور فاجر و فریغ میں اور یہ کہ وہ عند ملیک مقتدر رہیں
 تنوید بادشاہ کے کہ صاحب قدرت ہو ہیج مقام علیین کے رہیں گے قولہ تعالیٰ ان کتاب الابرار
 لفی علیین و ما ادراک ما علیون کتاب ہر قوم بشہد لا المقر یون یعنی حقا تحقیق
 علمنا نہ نیکون کا البتہ ہیج علیین کے ہے اور کیا جائے تو کیا ہے علیون کتاب ہے لکھی
 ہوئی حاضر ہوتے ہیں مقرب خدا کے پاسبانی قرب حضرت کی پادینگی اور خاصوں حضرت
 سے ہوونگے قولہ تعالیٰ ان اللہ عباد دخلقہم مناعہم للناس یعنی تحقیق واسطے اللہ کے بند
 ہیں کہ پیدا ایش اوکی نفع ہے واسطے مخلوق کے بہت مخلوق انکے وجہ سے منفعت دین
 کی پادے گی استقامت قرب حضرت و اتصال مع اللہ سے خدا تک پہونچیں گے معرفت
 گر وہ محبوبوں کی عالم ناسوت میں وہ ہے کہ شارق الانوار میں یہ حدیث لکھی ہے ان اللہ تعالیٰ
 سبعین حجبا من النور الظاہی و لو کشفنا لاحت سحابة و جہہ کلما ادراک البصر
 یعنی تحقیق واسطے اللہ تعالیٰ کے شہر حجاب میں نور ہے اور ظلمت سے اور اگر کھول دے اور سکھو
 البتہ جلا سے تجلی ذات باری کی ہر شے کو کہ دیکھتی ہے آنکھ اور سکھو پس اللہ تعالیٰ تجلی ہونچ
 ذات کے ذات سے اور معرفت اللہ تعالیٰ کو حجاب نہیں ہے مگر حجاب باعتبار محبوبوں کو ہے

اور محبوب چار قسم ہیں یعنی محبوب بظلمت محض و محبوب بظلمت نفس و محبوب بظلمت بنور محض
محبوب بنور لہ ظلمت قسم اول محبوب بظلمت محض وہ لوگ ہیں کہ خدا و رسول و ملائکہ و روضہ
قیامت پر ایمان نہیں رکھتے ہیں اور جو کچھ چیز اوکو حاصل ہے طبیعت سے جانتے ہیں اور طبع ایک
صفت کو کہتے ہیں کہ بیچ جسموں کے مذکور ہے اور طبع بالکل غلط ہے کہ اوکو کچھ معرفت اور اس
خدا سے آگہی نہیں ہے اور نہ اپنے نفس سے و نہ دوسروں سے کہ اس سے کیا صادر ہوتا ہے
قسم دوسری محبوب بظلمت نفس وہ لوگ ہیں کہ عیش و نغمہ مانند عیش حیوانوں کے ہیں اور مستغرق
درجہ شہوت نفسانی و مبتلا در صفوں ظلمانی کے ہیں پس کوئی ظلمت سخت زیادہ حرص و ہوس
نہیں ہے قولہ تعالیٰ افرایت من التخذ السہ ہوا لا یبصر آیا دیکھتا ہے تو اسکو کہہ کر لڑا ہے
اوستے معبود اپنا خواہش اپنی کو مصرع ہر کہ از حق دوست داری نیست آن دشمن است بد قال النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہوا بغض اللہ فی الامر من یبغض خواہش بہت غضب کی گئی
ہے اللہ کی زمین میں پس اس قوم کو گمان ہوا کہ انتہا مطلوب دنیا فائدہ نفس کی شہوت
و ادراک لذت نفسانی ہے کھانے پینے سے گویا یہ قوم بندے لذت و شہوت کو ہیں
کہ جسکے بند میں ہیں اسکے بندے ہیں کس واسطے کہ یہ شہوت پرست ہیں اور مطلوب مقصود انکا
بہیمہ شہوت رانی و لذت لینی ہے پس صفت انکی مثل چوپایوں کے ہے قولہ تعالیٰ اولئک
کالانعام بلہم اضل سبیلہ و اولئک ہم اخافلون یعنی وہ مانند چارپایوں کے
ہیں بلکہ گمراہ تر ہیں اور وہی لوگ غافل ہیں قسم تیسری محبوب بظلمت بنور محض وہ لوگ ہیں کہ
گمان نیک بختی کا اوکو ہے غصہ کرتے و تکلیف دینے و مار ڈالنے و زخمی کرنے و غضب لانے
سے ہنگام غلبہ و زور کے یعنی غلام کر لینا و مال جبین لینا آگاہ ہو کہ ان لوگوں کے دل میں
یہ گمان ہوا ہے کہ عنایت و سعادت زیادتی مال و جاہ و پیروی و اسباب سے ہوتی ہے کس
واسطے کہ آلات او اسے شہوت و سبب زیادتی لذت کا بواسطہ ہاں مردم اہل قدرت کے ہے
یعنی واسطے حصول مراد و رٹانے حاجتوں کے ہمت او انکی اوپر جمیع احوال بدکردار و کثرت نیکی

واسباب کے گرفتار و نیام تو اے ان ترین للناس حب الشهوات من النساء والبنیوں
والقتا طیرا المنظر طایف من الذهب والفضة والنخيل المسومة والا انعام داخل
ذالك متاع الحیوة الدنیا یعنی زینت دی گئی واسطے لوگوں کے محبت خواہشوں کی
عورتوں سے اور بیٹوں سے اور خزانہ جمع کیے ہوئے سونے و چاندی سے اور گھوڑے
نشانی کیے ہوئے سے اور چار پاویں اور کھیتی سے یہ فائدہ ہے زندگانی دنیا کا اور بعض
لوگ تمام عمر بیچ طلب دنیا کے رنج سفر و محنت غربت و بلا جنگ و دریا کے اپنے اوپر اٹھاتی
ہیں اور مال جمع کرتے ہیں اور اپنی جان سے اور عزیزوں سے اور اپنے فرزندوں سے دریغ
کھتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد الدرہم و نفسه عبد الدینار یعنی
بندہ درہم کا اور نفس اس کا بندہ دینار کا ہے کس واسطے کہ وہ لوگ دل میں سوچتے ہیں کہ
کوئی ظلمت و مشقت بڑی ہے کہ اس سے روپیہ شرفی حاصل ہو پس وہ ظلمت و مشقت اختیار
کرتے ہیں اور مراد اونکی بیکس نکاح کرنے دکھانے پینے کو نہیں ہوتی ہے بلکہ مال جمع کر نیکی ہوتی
ہی اور خدا کی معرفت سے محبوب ہوتے ہیں قسم جو سچی محبوب بنور لظلمت وہ لوگ ہیں کہ انکو
یہ گمان ہوا ہے اور چاہا ہے کہ بزرگی و سعادت جاہ و صدر نشینی و نام آوری و شہرت ناموس
مشہوری کثرت پیروی و عیال و اطفال سے ہے اور وہ اس سبب سے بیا و نفاق میں پڑے
ہیں اور ساتھ عمارت ظاہری منظور ضلالت و اعمال فضولات کے مشغول ہوتے ہیں اور باطن کو
کہ نظر گاہ خالق ہے غراب کہتے ہیں اور تحمل صدرہ بھوک کا بیج صوم مجازی سمجھتے رہتے
ظاہری کے اختیار کرتے ہیں کہ تاوانکم الصوم خلق میں مشہور ہوں اور عمدہ کپڑے پہنتے ہیں
کہ تاوانکو نظر حقارت سے کوئی نہ دیکھے اور یہ صفت نفسانی ہے اور بعضے کہہ تاوان بلند پڑتے ہیں
بسیب خوف قتل و غلام بنالینے بال بچوں کے یا ظاہر اسلام ہو واسطے مال غنیمت کے یا
بوقت تعصب واسطے اظہار دعویٰ مذہب باپ دادا کے پس جبکہ یہ کلمہ او کو طرف اعمال
نیک و دعوت نہیں کرتا ہے اور ظلمت و طرف نور کے نہیں کھینچتا ہر تو معلوم ہوا کہ وہ دلق جان

کہہ نہیں پڑھتے ہیں اور زبانی پڑھنا قال ہے پس قال سے کیا فائدہ معرفت و فضل دشمن
 شیطان ملعون و جانتا و دریافت کرنا کاسون انسان باستقامت اعمال نفسانی کو کثرت
 و ہلاکت و غفلت لسانی سے عبادت میں خطرات شیطانی ہوتے ہیں پہچاننا چاہیے کہ شیطان
 ملعون دشمن قوی ہے اور ہمیشہ عالمون و زاہدون و غیر مجذوبون سے عداوت قلبی رکھتا ہے
 اور عوام مسلمان خود ہمیشہ اسکی اطاعت و فرمانبرداری میں رہتے ہیں یعنی دائم الحال صحبت
 خلاق عوام کی نہیں چھوڑتا ہے اور ہمیشہ اور ہمیشہ اور ہم صحبت و ہم لقمہ و ہم قدم و ہم سفر اور کنار ہوتا ہے
 کس واسطے ایک گھڑی اونیسجد انہیں ہوتا ہے جبکہ ایسا ہو تو خلاق اوس ملعون کیونکر
 خلاصی پائے بلکہ ہمیشہ دوست اوسکے ہوتے ہیں اور جب خلاق ناز و تسبیحات و عبادت میں
 ہوتی ہے تو کچھ اطاعت انکی دل میں باخلاص نہیں ہوتی ہے اور عوام مسلمان مثل حیوان و حشیہ و
 رہتے ہیں اور اگر جان میں اوسکے مخلوق کو پسند و نصیحت کریں تو وہ قبول نہیں کرتے ہیں
 کہ سو اسکی کہ حق تعالیٰ نے قفل بشریت دل اوس گردہ کی کئی شیطان ملعون کو حوالہ کی جو پس
 جطرف وہ ملعون پھیرتا ہے اوسکے مطیع حکم و فرمانبرداری میں اور کسی طور سے وہ علیحدہ
 شیطان سے نہیں ہو سکتی ہیں بلکہ سوس اوسکے رہتے ہیں چنانچہ خبر میں آیا ہے کہ ایک روز نابیس
 علیہ اللعنة کے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آیا اور سلام کیا رسول اللہ نے پہچان کر فرمایا
 کہ اے ملعون تو کہاں آیا کہا کہ خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں کہ جو کچھ محمد ﷺ نے پوچھا ہے سچ کہو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ملعون تو سچ کہیگا جواب دیا کہ ہاں سچ کہو بخیر رسول اللہ نے
 سوال کیا کہ اے ملعون تو جانتا ہے کہ دنیا میں تیرا دشمن کون ہے کہا کہ ہاں جانتا ہوں کہ دنیا
 میں میرے دشمن تم ہو فرمایا مجھ کو کیوں دشمن رکھتا ہو کہا اسواسطے کہ تم نے دین و اسلام کو نکال
 کیا فرمایا رسول اللہ نے کہ جو دشمن شیطان ہے وہ دوست خدا کا ہے پھر رسول اللہ نے فرمایا
 اے ملعون میرے یاروں کے ساتھ تو کیوں رہتا ہے کہا امیر المؤمنین ابی بکر صدیق رضی اللہ
 عنہ آیام بھالت میں اطاعت میری کرتے تھے اب جو اسلام لائے تو میری ہرگز اطاعت

نہیں کرتے ہیں اور نہ دور رہتا ہوں اور امیر المومنین عمر خطاب رضی اللہ عنہ بیچ
ایام جہالت کو اطاعت میری کرتے تھے بعد اوسکے جو اسلام لائے تو میں نزدیک اوکے تھیں
پاسکتا ہوں اور نہ وہ اطاعت میری کرتے ہیں اور امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کو دشمن رکھتا
ہوں اور نہ وہ اطاعت میری کرتے ہیں اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو دشمن رکھتا
ہوں اور نہ وہ اطاعت میری کرتے ہیں اور امیر المومنین علی اکرم اللہ وہ بھی دشمن رکھتا
ہوں اور نہ وہ اطاعت میری کرتے ہیں اور بھگتا سہن چند مدت ہوئی کہ میں اونکی گمراہات
میں سے ہٹا تھا اور ایک بار ستاخی کی میں نے بعد ازاں بھگا کا پھر تاج ہوں اگر وہ مجھ کو پکڑ لیں تو مار ہی ڈالیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون عالموں و زاہدوں و حکیموں و فقیہوں است میرے ساتھ
کیونکر پیش آتا ہے کہا کہ اوسکے ساتھ قدیم عداوت رکھتا ہوں اور ہمیشہ اونکے ساتھ غفلت کی
گھات میں رہتا ہوں اگر زاہد غیر مجذوب قصد عبادت کا کرتا ہو اور وضو کر نیکی مستعد ہو تا ہو اور
پیشاب کی بیٹھائی تو میں براہ نازہ اوسکے وجہ میں کھسکا باقی پیشاب کو روک رکھتا ہوں جب وہ
وضو کر کے نماز شروع کرتا ہو تو بحالت رکوع و سجود کی قطرہ پیشاب کو نکل لاتا ہوں کہ اوسکو خیر
نہو اور وہ اوسیطح ہے وضو سجدہ کرے و نماز پڑھے کہ تا کافر ہو ویسے دنیا میں باسلام ظاہر ہوتا
رہیں اور اسلام باطن میں وقت مرثیہ کافر میں دوسری جب عالم زاہد غیر مجذوب قصد
وضو کا کرتا ہے تو میں اوسکی گھات میں رہتا ہوں اور حرکت و غفلت بہت لاتا ہوں یعنی وضو
وقت اوسکے وضو کے بائیں پیشاب کر دیتا ہوں نہ پانی پلٹ ہو جائے اور وہ پانی میں کچھ
اعتیاد نہیں کرتے ہیں اور اسی پانی سے وضو کر کے نماز پڑھتے ہیں پس حق تعالیٰ
اوس نماز کو قبول نہیں کرتا ہے اور اسی وقت واپس اوسکے منہ پر مارتا ہے یعنی جب وضو
نہو تو نماز کب ادا ہوئی پس قیامت کے روز حق تعالیٰ اوسکو میرے پاس بلے گا اور پہلا
جہاں میں کھینچے گا اسی جہاں میں عالم زاہد غیر مجذوب سبب غرور و علم و دہی کے قصد عمل ظہور کا کرتا
تھا یا نہ اطاعت اعمال انسانی میں نہ ملے گا نہ اس کے قصد کرتا ہو نہ ملے گا نہ جو میں نہیں ملے گا

ساتھ بزرگ کی راہ تھی۔ ساتھ ساتھ اور کھاتا ہوں اور وہ بیچ غفلت خود نفس کے کچھ اپنے حال کو
 خبر نہیں رکھتا۔ ہذا اولین راستے دل میں تفرقہ و تباہی کے ذائقہ اور غفلت کا جو
 پہلو عمل نامی بین ہوا شیطانی ہون اور شیطانی پر یہ کفر و عصیان آخرت سیرت ہر اگرچہ
 عالم راہ غیر مجذوب ملائمہ اور کار بیج صلاحیت کے مستعدی یا خدمت مجاہدہ و ہزار برس گذار
 مگر بیج استقامت صحبت مرشد کامل و تربیت تلقین سالک مجذوب کرنے پہونے خدا سے بعید و بی
 نصیب ہی ہرگز خود میں خدا میں نہیں ہوتا میرے محمدؐ کو چاہیے کہ اس بات میں تم کچھ شک نہ لاؤ
 کہ حق تعالیٰ الٰہی عبادت نفسانی شیطانی کو ہرگز قبول نہیں کرتا ہے اور وہ اس جہان میں
 مثل جانو پلاؤ کے ہیں رسول مقبولؐ نے فرمایا کہ اے ملعون ساتھ مردم خاص اولیا سالک
 و خلفاء صادق و عارفان و خاسان و عاشقان حضرت خدا تعالیٰ کے ائمتہ سیری سے کیونکر
 پیش آتا ہے کہا کہ اون میں سے جو لوگ کہ صحبت مرشد کامل و تربیت جذبہ اصلاح باطن و تلقین
 اطاعت عالم جبروت سے بیچ پاسانی تلاوت حفظ قلوب کے استقامت و لدین رکھتے ہیں اور سزا
 دن نیار سندی یا بحق تعالیٰ کی دائم الحال عند الوصال قرب حضرت سے خدا تک پہونے
 ہیں میں اول سے دور رہتا ہوں کس واسطے کہ وہ ہمیشہ ساتھ حق تعالیٰ کی عبادت روحانی
 و ملازمہ سرانہ نہانی میں مشغول رہتے ہیں اور محو دلون میں بجز غفلت کے کچھ اثر نہیں کر سکتا
 ہوں اور نہ خاص او کو بندہ فکر خدا سے ہرگز غافل پاتا ہوں کس واسطے کہ عبادت خفیات میں
 اطاعت باطن متابعت نبویؐ کو رکھتے ہیں پس اطاعت سیری کو کب قبول کرتے ہیں
 یعنی قول و فعل سے مجھ کو پہچانتے ہیں اور اپنے سے دور کرتے ہیں اور وہ ہمیشہ بیچ گھلت
 سیری کے بہتے ہیں کس واسطے کہ میں او کو پہچانتا ہوں اور وہ مجھ کو خوب پہچانے ہوئے
 ہیں فرمانبرداری و اطاعت او کی میں کرتا ہوں یعنی او کو جو کام و صلحت پیش آتا ہے اور مجھ کو
 او میں نامزد کرتے ہیں پس میں بیچ اطاعت و فرمانبرداری کلام او کی کئی اطاعت کرتا ہوں
 کس واسطے کہ مردم اہل صلاحیت بیچ اطاعت باطن متابعت خفیات کے خدا تک

پانچویں میں نزدیک و قریب اونکو جانیں سکنا ہوں کیونکہ وہ جو کچھ آتے ہیں معاملہ ہاتھ
 نہ اگے کرتے ہیں اور خدا سے لکھتے ہیں اور خدا بھی اونکو اپنی پناہ میں نگاہ رکھتا ہو میری
 کیا مجال سہنا کہ اونکو تکلیف و ضرر پہونچاؤں کہ مجھ کو خدا تعالیٰ ناچیز کرتے رسول مقبول
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ملعون جب اسقدر تو جانتا ہے تو کیوں نہیں توبہ کرتا میری
 ابلیس کہہ کہ یا رسول اللہ میں خوب جانتا ہوں اگر خدا چاہتا تو یہ مجھ کیوں کرنے دیتا شکر یا
 پانی کا بھر کے اپنے ہاتھ پر رکھو اور ہاتھ کو پلٹو اور گرنے نہ دو پس کیونکر اوسکو رکھو سب سے بڑا شکر
 میری قسمت میں ایسے ہی لکھا تھا پس یہ کیفیت بیان کی اور چل دیا انگلیں ہتھوڑا دیکھ کر
 اہل صلاحیت نے بی بی بی رابعہ بصری سے پوچھا کہ طلسمات و شمن شیطان ملعون۔۔۔ کہہ کر
 سبقت پائی رابعہ نے کہا کہ اے عزیز میں ساتھ دوست کے ایسی مشغول ہوں کہ شمن و شمن
 ملعون سے کچھ خبر نہیں رکھتی ہوں پس حق تعالیٰ جملہ مسلمان کو طلسمات و شیطان ملعون سے
 اپنی پناہ میں رکھے بفضلہ و کرم معرفت عیسویں بیچ و یافت تربیت اللہ تعالیٰ بہتر
 روئے علیہ السلام و کمالیت بائید بطلامی و تربیت خاندان پشت و سروروی و جذبہ صلاح
 باطن و استقامت جبروت و لاہوت و دس شرائط ظاہر و باطن و ربط حقیقی و دس شرائط باطنی
 و دفع تفرقہ خطرات سلمہات کی واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے واسطے تلقین و ترمیمی
 علیہ السلام کے جو تربیت فرمائی مشغول ہو کر حق سبحانہ تعالیٰ نے بیہوش کمالیت و قدرت کی شہر
 جذبہ صلاح باطن کو ساتھ ترمیمی علیہ السلام کی تلقین ارشاد فرمائی کہ استقامت عبادت
 خفیات کی کمالیت پائے قال البیہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ اس شہاد من الاستقامۃ
 عن الاحسان الجبروت و لاہوت الا من اللہ یعین نہیں سب ارشاد و استقامت و لاہوت
 جبروت و لاہوت میں گواہی ہے پس موسیٰ علیہ السلام نے تربیت صلاح باطن کی تلقین
 حضرت رب العزت سے استقامت پائی ایک روز ترمیمی جبریل علیہ السلام وحی لائے اور کہا کہ
 اے موسیٰ خدا فرماتا ہے کہ تم اوپر کوہ طور سینا کے آؤ اور اپنے واسطے دعا و مناجات کرو کہ دعا و دعا

تعماری میں قبول کر کے مقبول درگاہ اپنی کاروں چنانچہ مہتر موسیٰ علیہ السلام سہج حکم خدا کے صبح کی وقت ساتھ استعداد پاک کی ظاہر کی خلوت گاہ سے کوہ طور پر جا کر بیچ عبادت خفیات وہ ست سے بدل حاضر حضور ہو کر ساتھ دعا و مناجات تکلمات و تسبیحات و اطاعت کلمات سم صفات فلسفے نجات و دعوت بیچ استقامت عالم ناسوت، ملکوت انسانی و انسانی کی اعتقاد و درست کے ساتھ مناجات بقہ مصدور میں مشغول ہوئے کہ نہ آئی جیسا کہ کھل دم بیخبر ہو غیبیہ کرا اللہ و هو مصیبت یعنی جو دم کہ تہارج و تہاسبہ ۱۰ سے ذکر اللہ کے پس وہ روز جو یہ کلام بیچ کان موسیٰ علیہ السلام کے پوچھا پس سننے ہی اس کلام کہ: اے خدا میرے دیر تک متفکر و متحیر رہا اور بڑی سمجھ کے ساتھ معرفت جذبہ صراح باطن استقامت عالم جبروت کا دل کی راہ سے باطن میں نشان پایا خدا کی عنایت سے ہدایت عشق محبت سے بالکل بیچ دل کے اصلاح پائی اور دریافت ہم ذات سرالی اللہ عالم جبروت و نیازی رات دن کھج و مقام مجمع و تہائی و اطاعت باطن دیکھنے و سننے و کھانے پینے و ہدایت عالم لاہوت سے بیچ استقامت حرف ہو کے ملا تو سو اسے حرف ہو کے کچھ نہ پایا اور ساتھ دل و جان و زبان کے کچھ نگہ رکھا بعد مدت کی کثرت لازمت جذبہ حرف ہو و فرمانبرداری یا حق تعالیٰ و اطاعت باطن متابعت نبوت سے بیچ پاسانی تلاوت حفظ قلوب مبالغہ عبودیت کی استقامت پائی ایک دم میں سو بار ہم ذات خدا کو دل میں ذکر کرنا شروع کیا تو ساتھ کشف اسرار اظہار کے عنایت خدا کا شہد خلعت عنایت کا نازل ہوا پس موسیٰ کو دل میں عمل سے غرور و عجب حاصل آیا تو اپنے کو کچھ جلتے لگا اور اپنی مہرستی کو درمیان میں لایا اور دعا و مناجات دل میں کرنے لگا کہ خداوند ارات دن کی چوبیس گھنٹہ میں اور ہر ایک گھنٹہ میں ہزار دم انسان کے آتے جاتے ہیں موسیٰ ہر دم میں سو بار تمجید کو یاد کرتا ہی پس دعا مناجات موسیٰ کی اپنی عنایت و کرم سے قبول کرادہ خطاب عزیمت طہارت انی قولہ تعالیٰ لا تعجزوا من الحسنین یعنی مت غرور کرو اچسان کر نیو ہوں ہے اسی وقت حکم ہو چکا کہ موسیٰ

سمجھ کر کہ وہ اس کا واسطہ لیکن واسطہ اجابت دعا مناجات اپنی کے خواجہ حضرت کے
پاس جاو اور اس سے دعا چاہ کس واسطے وہ ہر کو ایک دم میں دوسو بار یاد کرتا ہے کہ تادعا
اے سبکی تیرے حق بن تجاب ہو حکم ہو چنانچہ اسے موسیٰ نے ابھی تک بیچ پر وہ حجاب ظلمانی
کے، سعائی کمالیت اطاعت ہماری کو نپایا اور مجھ کو درمیان میں نہجانا اور ابتدا سے حالت میں
غیر علم و عجب خودی و خود بینی و ہستی اپنی کا تو دل میں لایا اور اپنے کو کچھ جانا امر موسیٰ
تو دل میں جانتا ہے کہ ابلیس کو غرور عمل خودی و خود بینی سے کیا حاصل ہوا پھر تو غرور عمل کا
کرتا ہے پس علم بے عمل کس کام کا ہے اور کچھ فائدہ نہیں دیتا ہے اور تو عمل باطن دل
میں نہیں رکھتا ہے اور آدم کو نافرمانی میری سے کیسا تفرقہ پڑا اے موسیٰ تو ابھی تک
ابتداء سے حالت میں نصیحت پذیر نہ ہوا اور مخلوق کو نصیحت کرتا ہے پس یہ پسند و نصیحت
تیری اوں کو کب فائدہ دیگی اول خود نصیحت پذیر ہو بعدہ دوسروں کو نصیحت کرتا اوں کو نفع
و فائدہ ہو وے نقل ہے کہ ایک رات سلطان العارفين خواجہ بازید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ
پنج اطاعت پاسبانی عالم جبروت و لاہوت و نیاز مندی یا د حق تھا لے ملازمت تلاوت حفظ
قلوب استقامت بدل کی مشغول تھے کہ خدا تعالیٰ سے نذر آئی کل الخلق عین اللہ
۱۰۰۰ بازید اخیتم اللہ یعنی سب مخلوق بندہ میرے ہیں اور بازید پاسبانی میرا ہے افسوس
یہ حرف معرفت عشق محبت کا بجز تربیت مرشد کامل و سالک مجذوب کے کیونکر سمجھ سکتا ہے
کے واسطے کہ حق تعالیٰ نے ہر آدم کو صغی اللہ کہا اور موسیٰ کو کلیم اللہ اور نوح کو نبی اللہ
اور ابراہیم کو خلیل اللہ اور عیسیٰ کو روح اللہ اور محمد کو حبیب اللہ کہا ہے صلوات اللہ علیہ
و علیہم اجمعین مگر بازید کو اخی اللہ کہا باوجودیکہ امت محمدیہ ہے پس کوئی استقامت و بندہ
عاجز و کمبخت کی تعریف ہر آدم کو کی فرمائی کیا کوئی سمجھے کہ بجز معرفت جذیہ اصلاح باطن تربیت
مرشد کامل کے سعائی ان حرفوں کو استفہام نہیں ہوتی ہیں کہ سو اسطے کہ سرابی اللہ تعالیٰ کو بیچ پر
ہونے کے کہنی کی اجازت حقیقی ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المؤمن مراء اللہ

تعالیٰ یعنی موسیٰ کا دل اللہ کا آئینہ ہے صادق آیا اور کل کے قلب المومن مراقۃ
المومن واللہ المومن یعنی المومن مراقۃ المومن پس ہذا موسیٰ ہے اور خدا بھی
موسیٰ ہے اسمطرح المومن اسم المومن۔ یعنی موسیٰ بھائی ہے موسیٰ کا از رو سے
معانی حقیقت کے واضح ہو کہ بیچ خاندان خواجگان چشتیہ پندرہ مرتبہ سلوک میں رکھی
ہیں اور جن سے مساوی مرتبہ کشف کرامت کا ہے جس سالک نے بیچ دین مرتبہ کشف
کرامت اپنی میں پیدا کی باقی کے پانچ مرتبہ ملے کر سب کا اور بیچ خاندان سرور دیون کی تیس
مرتبہ سلوک کے رکھے ہیں اس میں سے بیسواں مرتبہ کشف کرامت کا ہے جو سالک بیسواں
مرتبہ میں کشف کرامت خود میں پیدا کرتا ہے وہ باقی کے دس مرتبہ ملے نہیں کر سکتا ہے
پس مرد کامل و سالک مجذوب و ربیان خواجگان چشت و شائخان سرور دی کے وہ
شخص ہے کہ سب مراتب کو وہ ملے کر لے اور بعد اپنے ساتھ کشف کرامت کے ظاہر کے
اوسکو درست و روا ہے اور یہ مرتبہ کمال کا ہے اور بعض سالک اپنے کو ابتدائی حالت میں
ساتھ کشف کرامت کے ظاہر کہتے ہیں اور دوسری مراتب تک نہیں پہنچتے ہیں اؤکو
در ویش کامل حال نہیں کہتے ہیں کس واسطے کہ اؤنھوں نے ابتدائے حالت میں مرتبہ
وسطیٰ یعنی درمیانہ کو ظاہر کر دیا ہے اور کامل حال وہ ہیں کہ وہ جب تک سب مرتبہ سلوک کر
ملے نہیں کرتے ہیں اپنے کو ساتھ کشف کرامت کے ظاہر نہیں کرتے ہیں اس واسطے کہ وہ کی بات
میں کچھ تجاوز نہیں ہوتا ہے پس اؤن سے دماغ کی چاہنا واجب ہے بموجب فرمودہ
ترسوا للہ کے کس واسطے کہ وہ بیچ کمالیت اطاعت قرب حضرت و اتصال مع اللہ کے
خدا تک پہنچنے میں اؤن سے ارادت لانا اور تربیت نصیحت کی پابا و اطاعت اولیٰ کرنا سبکو
واجب و لازم ہے آگاہ ہو کہ بیچ اطاعت باطن کے دائم الحال کمالیت تلاوت حفظ قلوب مستغرق
مستغرق قرب حضرت سے خدا تک پہنچانے کو اپنے کو ظاہر کرے تو لایق ہے کس واسطے کہ
مخلوق میں کمالیت اپنی کو ظاہر کرنا بہتر و افضل ہے اور اگر کوئی عاشق پشیدہ و عشق بازی

کرسے حقیقت نور کی ہے اور اگر کمالیت اپنی ظاہر سے تو نور علی نور ہے۔ اس طرح ہو کہ جو اولیاء اللہ کے سخاوت نفس میں فرق ہو جاتا ہے اس واسطے ہمیشہ شرف مرتبہ و ابتدا سے حالت مقام و علی میں اپنے کو ساتھ کشف کرامت کے ظاہر نہیں کرتے ہیں کس واسطے کہ ساتھ مقام کمالیت استغراق سستی محو کے نہیں پہنچتے ہیں اور سالکان غیر مجذوب سلوک اور اذنیہ و طیفہ و اعمال فضولات سے معرفت رکھتے ہیں لیکن کسی بزرگ کی صحبت تربیت و تقویٰ جذبہ اصلاح باطن سے ساتھ دل کے خبر نہیں رکھتے ہیں اور معرفت حق پرستی سے بے نصیب ہیں اس سبب سے بات میں فرق پڑتا ہے اور بعض اولیاء کامل حال ہیں کہ مقام کمالیت استغراق سستی محو کا رکھتے ہیں مگر تب بھی اظہار کشف اپنی کانہیں کرتے ہیں اور خود کو چھپاتے ہیں تاکہ نفس بیخ نجاوہ و نقاوت کے نہ پڑے واضح ہو کہ مشائخاں کبار خواجگان چشت قدس الشہاد و اہم نے پندرہ مقام پہلی خدا تک پہنچنے کا اذکیہ ہیں چنانچہ واسطے حصول استقامت و پاسانی قرب حضرت کی اوّل مقام توبہ کرنیوالو کا ہے اشارہ طرف مہتر آدم علیہ السلام کے دوسرا مقام عابد و نکاہے اشارہ طرف ادیس علیہ السلام کے تیسرا مقام زاہد و نکاہے اشارہ طرف موسیٰ علیہ السلام کے چوتھا مقام صلہ و نکاہے اشارہ طرف ایوب علیہ السلام کے پانچواں مقام رخصا قبول کرنیوالو کا ہے اشارہ طرف عیسیٰ علیہ السلام کے چھٹا مقام قناعت کرنیوالو کا ہے اشارہ طرف یعقوب علیہ السلام کے ساتواں مقام جہاد کرنیوالو کا ہے اشارہ طرف یونس علیہ السلام کے آٹھواں مقام فکر کرنیوالو کا ہے اشارہ طرف یوسف علیہ السلام کے نواں مقام شکستہ دل و نکاہے اشارہ طرف شعیب علیہ السلام کے دسواں مقام مرشد و نکاہے اشارہ طرف شعیب علیہ السلام کے گیارھواں مقام مذاکرہ و نکاہے اشارہ طرف یحییٰ علیہ السلام کے بارھواں مقام غلبہ و نکاہے اشارہ طرف داؤد علیہ السلام کے تیرھواں مقام مدد و نکاہے اشارہ طرف زکریا علیہ السلام کے چودھواں مقام فکر کرنیوالو کا ہے اشارہ طرف ابراہیم علیہ السلام کے پندرھواں مقام محبوب و نکاہے

اشارہ طرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پس جو درویش ان مقاموں سے ساتھ تھے
 مرشد کامل کے خیر نہیں کہتا ہے وہ طالب مبتدی ہے اور قدا سے دور ہے اور واسطے اسکا
 معرفت راہ حقیقت و حصول قرب حضرت ربانی کی بعضوں نے کہا ہے کہ رہنمائی
 درویش کی عمل شریعت ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ رہنمائی درویش کی عمل طریقت ہے
 پس مشائخاں کبار کا اس میں اختلاف ہے چنانچہ مشایخ شہر بلخ کے کہتے ہیں کہ ملنا قرب
 حضرت ربانیکا تربیت راہ عشق محبت ہے اور مشایخ روم کہتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت
 کا معرفت علم لہٰی ہے اور مشایخ شام کہتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا ذکر خفی و یقین مرشد
 بدل ہے اور مشایخ سمرقند کہتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا دائم الحال ملازمت جذبہ ملا
 باطن ہے اور مشایخ بغداد کے کہتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا تلاوت حفظ قلوب بدل ہے اور مشایخ
 مصر کہتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا دائم الحال تسلیم ہے خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت
 کا یقین عبادت خفیات متابعت حضرت رسالت ہے اور خواجہ عبداللہ انصاری فرماتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت
 دریافت کعبہ حقیقی بدل ہے اور خواجہ یارید بسطامی فرماتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا استقامت عالم حیرت
 راہ حقیقت ہے اور خواجہ ذوالنون مصری فرماتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا دائم الحال یا بحق تعالیٰ
 بدل ہے اور شیخ سعدی شیرازی فرماتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت کا استقامت ربط مرشد
 بستغاف کمالیت نستی محو سکر محبت ہے و سلطان ابراہیم ادہم فرماتے ہیں کہ ملنا قرب حضرت
 کا دائم الحال اسرار حقان کو پوشیدہ کرتی ہے غلامی سے فکر مخلصان کرام کا اس
 امر پر اتفاق ہے کہ اپنی بہتی سے بکھنا اور نستی محبت میں ملنا ہے بیست چون قبائے
 نستی بر قامت من دو فتنہ فوبت ہستی دو عالم بر در من کو فتنہ و واضح ہو کہ کمالیت
 درویش کی وہ ہے کہ جو حکم قضا آیت آسمانی پہونے درویش کامل غمتا کہ نہ ہو پس
 باطن طریقت کو ہی دس جزین شراہین اول طلب خدا کو مقصد اس سے ریاضت و مجاہدہ
 قدا سے ملنا ہے و دوسری طلب محبت مرشد کامل کہ بغیر ملنا کے راہ خدا کی نہیں پاسکتا

تیسری ادب کے طالب صادق چلنے والا راہ محبت مرشد کا ہو چوتھی جسکو تربیت مرشد کی قوی تربہ کی گھوڑا طالب کا بھی قوی تربہ کا چاہیے کہ سالک صادق مطیع مرشد ہو اور عبادت تجلیات سے جو کام کرے تو بدستور مرشد کے کرے پانچویں ترک اعمال فضول و رسوم عادات سرینے بے اشا۔ ہ مرشد کے ترک کرے اور پانچویں وقت نماز بقدر ضرورت گناہ رکھے چٹائی تقویٰ ہے چاہیو کہ سالک متقی پرہیزگار و راست کار و حلال خوار ہو سالک کو شش ہے کہ طالب مبتدی شریعت کو مقدم رکھے اور متابعت شریعت کو نگاہ رکھے اور پنچھوٹے آئینہ کم کھانا کم بولنا کم سونا ہے نوین عزت اختیار کرنا ظالمت سے وسوسہ خلوت گناہی اختیار کرنا پس جو علامتیں اہل طریقت کی سالک بیچ خدمت مرشد کامل کے لازمست کرے تو اس جاہو پنچے کہ معرفت علم حقیقت کی اور پانچویں کھلے اور درویش علم حقیقت کو بھی وس علامت اہل طریقت کے مانند شرط ہے اول وہ ہو کہ سالک فدا رسیدہ ہو یعنی معرفت خدا تعالیٰ سے بیچ علم حقیقت کے تلقین جذبہ صلاح باطن کی دل میں پائی اور بعد پچانے تمام حکمت کے جاننے والا جو ہر حقیقی و حق آگاہی کا دیداد دانستہ ہو دوسری صلح ہے سب کے ساتھ یعنی سالک کو ابتداء حالت میں گل مخلوقات سے روگردانی کرنا چاہیے جبکہ مقام پر پہنچے تو کل مخلوقات سے ایک بار صلح کرے اور اقرار و انکار خلائق سے آزاد ہو وے اور کسی کو دشمن بنانے بلکہ سب کو دوست جانے کس واسطے کہ سب لوگ ایک مان باپ سے پیدا ہوئے ہیں اگرچہ ساتھ ناموں کے جدا جدا منسوب ہیں یعنی ایک متقی اور ایک شافعی و ایک ترسانی و ایک جہودی و ایک مسلمان نام کیے لئے ہیں مگر سب مردم کو مانند اپنے عاجز و ضعیف دیکھے اور خود کو سب سے کمتر جانے کہ انھوں نے خدا کو پہچانا ہے تیسری شفقت کرنا ساتھ کل مخلوقات کے یعنی خلائق کے ساتھ ایسی چیز کہ وہ دنیا و آخرت میں فائدہ کرے اور اہل شفقت کو ایسی نصیحت و ادب کہ ہے کہ جیسے اہل علم کو کرتے ہیں اور راہ حق کی تباہی

اور اہل قدرت کو ادب و نصیحت کرے بیچ راہ خدا کے طالب صادق کرے چوتھی
تواضع ہے یعنی سب آدمیوں کے ساتھ جہتِ عزت و حرمت کے دیکھے اور سب کو عزیز
رکھے پانچویں رضا و تسلیم ہے یعنی آزاد ہونا و فارغ ہونا۔ اہ حق میں چھٹی تحمل یعنی صبر
اختیار کرنا ساتویں بے طمعی کہ طمع اُمّ النجاست نفسانی یعنی مان بڑا میون نفس کی ہے
آٹھویں قناعت جیسا کہ القناعت کذبہ مفتا یعنی قناعت ایک خزانہ ہے کہ اسکو
قنائین نوین کم آزاری یعنی درویش ہاتھ و زبان سے کیسکو آزاد نہیں دیتا ہے اور نہ
ریج پہنچاتا ہے بلکہ فرحت و راحت پہنچاتا ہے دسویں تمکین یعنی درویش اتھا، کار
تمکین رکھتا ہے اور کسی سے التفات نہیں کرتا ہے اور بیچ تمکین پکڑنے و پاسانی قرب
حضرت کے کمالیت کو پہنچتا ہے واضح ہو کہ سالکان صادق اہل معرفت کو صلاحیت ہار
واسطے ہتھکڑیاں حصول قرب حضرت کی تربیت کیمیا مول سے استقامت چاہیے
کہ سالکان صادق بیچ اطاعت باطن و متابعت رابطہ مرشد کی دل میں استقامت پادین
اور سالکان صادق بیچ اطاعت باطن و متابعت رابطہ مرشد و ملازمت حفظ قلوب کی
قرب حضرت و اتصال مع اللہ کی کمالیت کو پہنچیں کیسواسطے کہ اگر سالک مجذوب و کم ہمت
ملغین کی کسی بزرگ سے رکھتا ہے لیکن تلقین رابطہ مرشد سے دل میں استقامت نہیں
رکھتا ہے اور مرشد کامل سے تربیت کیمیا بدل رابطہ مرشد سے استقامت نہیں پائی ہے
خدا سے دور ہو کر نہ پاسانی قرب حضرت کی بیچ کشف کرامت انظار کمالیت کے نہ پہنچو گی۔
واضح ہو کہ اہل معرفت و انسان کامل و مخلصان کرام خواجگان چشت رحمۃ اللہ علیہ و سیدگان
قرب حضرت فرمایا ہے کہ جو مرید طالب صادق بیچ اطاعت باطن و متابعت حضرت رسالت
کی واسطے دفع تفرقہ خطرات کے رابطہ مرشد کامل کو دل جان میں ساتھ اطاعت عالم حیرت کے
اختیار کرے اور بذات بیچ اسکے ہتھکڑیاں پکڑے امید ہے کہ تھوڑے دنوں میں ساتھ کشف
کرامت و انظار قرب حضرت کے خدا کی عنایت سے کمالیت کو پہنچو گی کمالیت دار و دوزین

زلف کی کفر و بیکے عشق پر زان سو ہمہ کفر آمد و زین سو ہمگی عشق پر آگاہ ہو کہ دل حقیقی میں دو
سوراخ ہیں ایک محراب معرفت سے طرف عالم حیرت کے اور وہ راہ عشق سے طرف معرفت
حقیقہ کے و دریافت تربیت جذبہ اصلاح باطن کی پس جو کوئی چاہتا ہے کہ اپنے کو بیخ نصرت
و مجاہدہ کے ڈالے تو دل کو غرور و جھوٹ و غصہ و غیبت و غفلت و شہوت و اخلاق برے
و خواہش لایعنی سے باز رکھے اور حرص و حسد و غرور و بخل و ریا و نفاق و تفرقہ خطرات دل
بشرک نفسانی شیطانی و اندیشہ انسانی و نیو کو دل سے نکالے اور خلوت گاہ میں بیٹھ کر
حواس کو معطل کرے اور آنکھ و دل کو مقابل رکھے اور زبان کو پڑھنے و باتیں کرنے و ذکر کرنے
ہر چیز سے روکے اور ساتھ زبان دل کے تین با کلمہ تمجید و کلمہ شہادت کے بعد وہ وسط و دفع
تفرقہ خطرات انسانی کے اس دعا کو بھی دل میں پڑھے اللہم انی اعوذ بک عن خطرات
النفاس و الوسواس و النسیان من تفرقة القلب یعنی بار الہ پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے
خطرات نفسوں سے اور وسوسوں اور نسیان سے اور تفرقہ قلب سے بعد وہ وسط
دفع تفرقہ خطرات دلی نفسانی شیطانی کے اس دعا کو دل میں پڑھے اللہم انی
اعوذ بک من ہواجہ النفوس و شیطان و الخطرات و النسیان من تفرقة
الباطن بار الہ تحقیق پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے طغیانی نفسوں اور شیطان اور
بھول سے اور تفرقہ باطن سے بعد وہ وسط دفع شرک انسانی و نفسانی کے اس
دعا کو پڑھنے بدل اللہم انی اعوذ بک من شرک و الکفر و النفاق فی قلبی و علی لسانی
بار الہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے شرک اور کفر اور نفاق سے حج دل میری کے
اور اوپر زبان میری کے بعد وہ وسط دفع تفرقہ خطرات نفسانی کے اس دعا کو بھی دل میں
پڑھے اللہم انی اعوذ بک من العجب و الکذب و الغضب و الغیبت و الغفلت
و البخل و الحسد و الحقد و الامل و البخل و الکبر و الریاء و النفاق فی قلبی و علی
لسانی من ذنوب الکلیہا و الصغیرہا بار الہ تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں

خود پسند می اور جھوٹ اور غفقت اور حسد اور عقد اور طول ال اور سبیل اور کبر اور ریا
 اور نفاق سے بیچ دل اپنی کے اور اوپر زبان اپنی کے گناہوں بڑوں اور پھوٹوں سے
 بعدہ دل میں واسطے دفع تفرقہ کے یہ استغفار پڑھے استغفر اللہ من جمیع مآ
 کوہ اللہ تو کما وفعلا و حائرا و ناظرا من ذنوب و اتوب الیہ طلب مغفرت کی
 چاہتا ہوں میں اللہ سے سب اون چیزوں سے کہ مکروہ کیا او سکوا اللہ نے انور و مرقول
 و فعل کے اور عاف و ناکر کناہ سے اور توبہ کرنا ہوں میں طرف ایسے کے بعدہ اس دعا کو
 واسطے طول عمر کے پڑھے اللھم اھیلنی محبوبا بحیات المحبین و بلغنی لبشری لی عمر
 بکرمات عمر طویل الی مائۃ و عشرين سنۃ بفضلک و رحمتک یا اللہ یا اللہ
 یا اللہ یا رحمن یا رحمن یا رحمن یا محیب یا محیب یا محیب ای بارگاہ زندہ کر مجھ کو
 محبوب ساتھ حیات مجید کے اور پہونچا مجھ کو اور مبارک کرواے میرے عمر میری ساتھ کرم اپنی کے
 عمر طویل ایک سو بیس برس تک ساتھ فضل اپنی کے اور رحمت اپنی کے یا اللہ یا اللہ یا اللہ
 یا رحمن یا رحمن یا رحمن یا محیب یا محیب یا محیب بعدہ اس دعا کو واسطے طویل عمر کے دل میں
 پڑھے اللھم اھیلنی بحیات الصالحۃ و اعتنی بھوین الشہداء و احشرنی فی
 نہر حراتہ اکا و لیاعلے بارگاہ زندہ رکھ مجھ کو ساتھ حیات صلیا کے اور مار مجھ کو ساتھ موت شہدا
 کے اور حشر کر میرا بیچ گروہ اولیا کے بعدہ اس دعا کو دل میں پڑھے اللھم اھیلنی بحیات
 لکھ امتی محبتک و احشرنی تحت اقدام الصالحۃ و احببا یلک سینے لئے بارگاہ زندہ
 کر مجھ کو دوستی اپنی میں اور مار مجھ کو دوستی اپنی میں اور حشر کر میرا بیچ قدموں صالحوں اور دوستوں
 تیری کے واضح ہو کہ یہ تربیت ربط کی مشائخان کبار سے ملی آتی ہے بعدہ دن جاگو
 ساتھ عالم جبروت کے مناسبت دیو سے یعنی اول پیر و مرشد کو دس بار دل میں یاد
 کرے بعدہ اولیا صاحب ولایت پیران شجرہ کو یاد کرے بعدہ انبیاء مرسل کو دل
 میں یاد کرے بعدہ امیر المؤمنین اسد اللہ الغالب کو دل میں یاد کرے اور دینی حاضر لاو

بعد ہ بیچ اطاعت باطن متابعت و خلافت حضرت رسالت کے پہونچنے لیکن یہ امر حقیقی
 رحمانی کھینچنے میں درست نہیں آتا ہے اس جگہ تربیت مرشد کمال کی شرط ہی بعد ہ دل تمام
 اکا اللہ کو پہونچنے اور اوسکو دل میں پڑے بعد ہ اوسکے دل عالم جبروت مقام ہم ذات
 اللہ میں رکے دہر دم پڑے بعد ہ ذکر اوس مقام سے آگے عالم لاہوت کا کرے اور
 بیچ لازمت آہم ہو کے سالک قرب حضرت کمالیت کو پہونچنے غرض کہ سالکان صاف نسبت
 رابطہ پر مرشد سے بیچ استقامت قرب حضرت کمالیت کے پہونچنے میں اور بیچ متابعت
 حضرت رسالت و انتقامت اطاعت نبوت کے حد تک پہونچتے ہیں اور جو سالک بیچ
 استغراق شکر محبت و کمالیت مقام محو کے پہونچتا ہے اپنے کو نہیں پہچانتا ہے اور خود
 کو درمیان میں نہیں دیکھتا ہے اور اوسکی ہستی و خودی کو حق تعالیٰ درمیان میں اور بھٹاتا
 ہے پس رہتی ہووے اور رہی ہے اور سالک آواز رحمانی آئے اور آپ راہ بناوے
 اور اپنی طرف کھینچے اور ہر مرشد خواب میں بشارت دیوے اور جو کچھ خواہش آتی ہے
 اوسکی بشارت بھی کرے کہ اوسکے تعبیر وصف میں نہ آئے اور دروازہ کھلے اور ارواح انبیا
 و ملائک و کھانی دین اور ایک بڑا کام پیش آئے قولہ تعالیٰ و کذلک انزلنا آبراہیم
 ملکوت السموات والارض یعنی اور اوسیطرح و کھلائے جتنے ابراہیم کو ملکوت آسمانوں
 اور زمینوں کے لئے عزیز راہ عوام نبیوں کی سبیل کی راہ سے ہے اور علم کسب بانی
 راہ سے نہیں ہے کہ عالم ہدایت و بینہایت ہے بلکہ تحصیل ذکر دل سے ہے قولہ تعالیٰ
 و اذ کو سحر ربک و تبلت الیہ تبلیلا یعنی اور ذکر کر رہے اپنے کا اور منقطع ہو طرقت
 اوسکے منقطع ہونا کہ قولہ تعالیٰ رب المشرق و المغرب لا الہ الا هو فاتخذہ وکیل
 یعنی رب مشرق و مغرب کا نہیں ہے معبود برحق مگر وہی پس کوا و کوا وکیل ترجمہ استغناء
 یہ ہے کہ تیرے کام خدا سب درست کرے اگر تو مجھ کو وکیل کرے اور سب کام سرفارح ہووے
 اور سب کام مجھ پر حوالہ کرے اور خود سے تعلق نہ رکھے اور مجھ کو وکیل اپنا بناوے اور تو

دل میں مجھ کو یاد کرے تائیں تیرے ساتھ رہوں اور تو دوسرے کے ساتھ دوستی نہ کر تائیں
 تجھ کو دوست اپنا کروں اور تو دوسروں سے آشنائی نہ کر تائیں تیرا آشنابوہوں فقط ہم
 آشنائی در دلم سر نیزندہ مرغ جان در کو سے حق پر نیزندہ ہچہ مرغے نیم بھل بر ورت پد در میان
 خاک و خون سر نیزندہ اما ما الہدی مقتدا الخلفاء ج الاولیاء سلطان البراہیم اویہم رحمۃ اللہ
 علیہ اپنی مافوقات میں فرماتے ہیں کہ واسطے دفع تفرقہ خطرات تعلقات انسانی و کفر معصیت
 شتات آخرت و غفلت نسیانی غیر یا بحق تعالے بدل و جان و تفرقہ خطرات اعمال مذموم
 درص و ہوا انفسانی شیطانی کار و نیوی کے سالک صادق کو گوشہ خلوت میں کثرت طاعت
 باطن بدل و جان و متابعت بطراہ مرشد کی کرنا شرط ہے کہ تا سالک مجذوب خدا کی عنایت
 سے تھوڑے دنوں میں بیچ گوشہ خلوت کے طاعت باطن متابعت حضرت رسالت و طاعت
 ربطا مرشد سے قرب حضرت و اظہار کشف کراست کمالیت کو پہونچے واضح ہو کہ بیچ صحبت
 بادشاہان صادق کے درویش سالک مجذوب واسطے تربیت و تلقین او کی سکے کہ سفر معصیت میں
 قدم باہر نکالتے ہیں بہت غفلت نسیانی غیر یا بحق تعالے بدل و جان و تفرقہ خطرات انسانی
 انفسانی کفر معصیت آخرت کی بھل ہوتے ہیں تو واسطے دفع تفرقہ خطرات انفسانی شیطانی
 کے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے استعداد دس چیز کی پانچ شرط ہے چنانچہ
 قطب الاولیاء شیخ سعد اللہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ مرشد کامل نے واسطے سلطان محمود و غزنوی
 انار اللہ زہاد کے تربیت ترقیم فرمائی ہے آگاہ ہو کہ مردم کو بیچ سفر معصیت کے جانتے
 قسم قسم کے تفرقہ خطرات غفلت نسیانی غیر یا بحق تعالے و عبادت دیکھنے دسنے و باتین
 کرنے کا کار و نیوی و تفرقہ تعلقات بسیار و خطرات مذموم حرص و ہواے انفسانی پیشہ کے
 بیچ بدل و جان کے حاصل ہوتے ہیں اور غفلت نسیانی کفر معصیت آخرت کی سالک
 مجذوب کو منحہ دکھلاتی ہے اور بیچ طاعت باطن بدل و جان کے یا بحق تعالے سے
 تقصیر کرنے اور بدل میں غفلت نسیانی غیر یا بحق تعالے کی دیکھنے سے بدل و جان ہاں کی بھلا

ہوتی ہے اور خطرات دیری و زمانہ می و تفرقہ دنیا و آخرت ہر گھڑی سالک صادق کو قرب
حضرت سے باز رکھتا ہے کس واسطے کہ جو خطرات نشیانی غیر اللہ بیچ دل مردم کے آوے
جان و دل کو پریشان کرتا ہے اور سالک خدا سے دور رہتا ہے آگاہ ہو کہ واسطے دفع
تفرقہ خطرات اعمال مذموم و کفر معصیت و نبوی و ہوا نفس پرستی و ہلاکت عقبا و غفلت
نفسانی غیر یاد حق اور واسطے دفع تفرقہ خطرات نفسانی شیطانی کے دس چیزیں شرائط
اطاعت ظاہر و باطن کی تربیت انبیاء اولیاء سے منقول ہے چنانچہ پانچ شرائط باطنی و
اول وہ ہے کہ جو مردم طالب صادق تربیت مرشد کامل و سالک مجذوب و ملقین ارشاد
جذبہ اصلاح باطن سے متوجہ طرف معشوق کے ہو و تورات دن پاسانی تلاوت حنفیہ قلب کو
دل سے بچھوٹے و دوسری شرط وہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل العباد ذکر اللہ
تعالیٰ فی قلبہ یعنی برتر عبادت ہے اللہ کا ذکر کرنا دلمین ترجمہ استفہام یہ ہے کہ بیچ اطاعت
و ملازمت عبادت خفیات کی و مبہم بدل و جان یاد حق تعالیٰ کی کرنے سے سالک صادق
ملقین مرشد کامل سے دل میں استقامت پکڑے تاکہ حق تعالیٰ اوس بندہ کی طرف
نظر رحمت کی کرے اور اپنی عنایت سے راہ عشق محبت کی دل میں کھولے تیسری شرط
وہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کان اللہ کان اللہ لہ یعنی جو شخص اللہ کو یاد کرے
اللہ کے پس ہوا اللہ واسطے اوسکے جو کوئی بیچ اطاعت باطن کے بدل و جان و دلم کمال
تلاوت حنفیہ قلب کی ہر دم و ہر قدم یاد حق تعالیٰ میں کرے اللہ تعالیٰ اوسکو طرف اپنی
راہ حقیقت کی بتلاوے اور دروازہ رحمت کا اوپر اوسکے کھولے جو تھی مشرط وہ ہے کہ
اللہ تعالیٰ شریعت پر وہ نورانی و ظلمانی شدت کفر معصیت و نبوی و غفلت انسانی نفسانی
و ہلاکت عیبائی کی کہ در بیان اپنے سالک صادق کی نشیانی غیر یاد حق تعالیٰ سے رکھتے ہیں
در میان سے اوشا ہے پانچویں شرط وہ ہے کہ عشق محبت حق تعالیٰ ایک ایک
پر وہ غفلت ظلمانی کا عشق محبت و ذرا بنبرداری عاشق سے ساتھ نور ملائمت متابعت برپا

حقیقی و پوچھنے حق پرستی و اعمال و روحانی کی بدل معرفت ایک اور عالم کی پیدا کرے تاکہ مردانہ
طالب صادق استقامت قرب حضرت سے مطلوب و مقصود کمالات کو پوچھنے نظم نامہ افتد
بر تو مردی را نظر پد کی بیابی راہ دل از جان خبر پد از او عقل بگذرای از ابد ریائی پد و رکوی عشق
بنشین گر طالب خدائی پد پس اطاعت شمر ایطابطن کی بغیر استعداد شمر ایطابہر کے سالکان
صادق کو پوچھنے حشد صادق کے دل و جان میں استقامت نہیں پکڑتی سبے چٹا پنچہ پانچ
شرایط طاہر و اسطے دفع تفرقہ خطرات انسانی کے کہ سفر مہمات میں مرشدان کامل کو صحبت
تربیت بادشاہان صادق سے ہوتی ہیں تلقین انبیاء مرسل سے وہ ہیں شرط اول قال النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل عبادت قرأت القرآن یعنی برتر عبادت سے ہے پڑھنا قرآن
کا واسطے زیادتی حیات و صحبت ذات بادشاہ ملک دفع مہمات و جمیع حاجات جسم و خیریت
کار دینی و دنیوی کی ہر روز ختم قرآن کا جاری کرے کہ تا خطرات انسانی و تفرقہ اعمال مذہب
نفسانی و کار بار دنیوی پنچ دل کے حاصل نہوں شرط دوم سری وہ ہے کہ ہمیشہ رات دن
صحبت سالکان صادق قوی ہست علما و دین و دیندار اہل صلاحیت سے محاسبے تربیت
لازمست پڑھنے علم سلوک و مفہام حصول معانی حروف علم لدنی و دریافت سخنان معانی
رموز و اسرار حقیقت تبدیل آیات و حدیث و قول مشائخ و دریافت اشعار نظم و کمال
صادق کو استفہام کرے و اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت و تلقین جذبہ اصلاح باطن
و پاسانی یا دحق تعالیٰ کی سالکوں کو تربیت دل و جان سے استقامت دیوے اور لازمست
جہاوت غفیات و صلاحیت حفظ قلوب و نرج دل و جان کے یا دحق تعالیٰ کے لئے تاکہ بالکل
تفرقہ خطرات اعمال مذہب انسانی نفسانی و غفلت نسیانی غیر یا دحق تعالیٰ سالک
صادق کے دل و جان میں دخل نہ پڑے شرط تیسری وہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم من یقرص و یقرص و یقرص و یقرص و یقرص و یقرص و یقرص و یقرص و یقرص و یقرص
خب اجتا یا پتے جو عرس کرے اور رقص کرے اور آواز خوش سنے اور آواز اس خیر کا

نکالا جاتا ہے سر صدیقون سے حب جاہ ہے واسطے عبادت شہرت کمالیت درویش
 کی تعریف من یلعنہا س وہ ہے کہ اعانت عمل ظاہر واسطے پہچانے متشیخ و دریافت
 کرنے پرورش عمارت دل خلایق عوام کے کھانے پینے سے ہر مہینے رویتہ صدیقون کا
 کرنا چاہیئے آکاہ ہو کہ درویش اہل حقیقت و صلاحیت علم اولیاء کامل حال و صاحب
 عزلت و خلوت گم نامی کمالیت علم حال عند الوصال دیوستہ استقامت پاسبانی قرب
 حضرت و مرشد کامل کو بیچ سفر مہمون کے بسبب صحبت تربیت و تلقین ارشاد کی ہمرکابی
 بادشاہوں کی اختیار کرنے سے طرح طرح کے تفرقہ خطرات غیر اللہ تعلق انسانی و نفسانی
 دنیا کے دل میں حاصل ہوتے ہیں تو مخلصان کرام و درویشان اہل خلوت و مرشدان کامل
 بسبب جانے سفر مہمات و صحبت تربیت ہمرکابی خلفاء صادق کے واسطے دفع تفرقہ خطرات
 غیر اللہ تعلقات و تشویشات نفسانی دنیوی کے بیچ جمیع احوال کمالیت لکھ استعداد لشکر
 کی متصور ہے صاحب تحمل نہیں ہوتے ہیں کہ تا سفر مہمات میں طرح طرح کے خطرات نفسانی
 شیطانی دل و جان میں حاصل نہ ہوں کیونکہ واسطے دفع تفرقہ تعلقات نفسانی دنیوی کے
 چند آدمیوں اہل صلاحیت و طالبان صادق قوی ہمت و مردم صاحب دیانت کو واسطے
 صحبت تربیت کے بیچ پڑ جانے کتب علم سلوک و دریافت کرنے جذبہ اصلاح باطن و
 استفہام عالم جبروت و لاہوت و ملاوت تلقین جفتہ قلوب و کمالیت علم حقیقت و استقامت سخاوت
 معافی رموزات و تربیت حضرت رسالت و دریافت عبادت خفیات و علم حال عند الوصال
 و استقامت تربیت بدل و جان و حصول پاسبانی قرب حضرت و تعریف دریافت حروف علم
 لدنی و مقصد برآہم مصلحت کار ہرزوی و کلی دنیوی کے جمیع کار ہا و مصلحت دنیا حوالہ
 اوٹھ کرتے ہیں کہ تا سالکان اہل خلعت گمنامی و مرشدان کامل و صاحبان عزلت پرستگان
 استقامت قرب حضرت کو بیچ سفر مہمات کے کچھ تفرقہ خطرات تعلقات کار دنیوی و سوسہ
 ہمرکابی جمیع یاروں و دوستوں و جماعت مریدوں و سنو اسکے سوال سالکوں ٹھکستہ دلوں

و غریبوں و درویشوں و مسافروں کا کھانے و کپڑے وغیرہ سے اور تفرقہ خطرات غیر اللہ
نفسانی اس جہان کے جزو کل و کل بنیاد ہے اور خطرات حقیقی رحمانی و ریش اہل معرفت
مرشد کامل کے دل میں حاصل ہو ہیں نظم عاشق بود آنکہ از سیم و زبر نیز و چہ در قوت و لباس
خشتک تبر خیز و پادشہ کو شغیدہ ام زیر سے طلاق پد عاشق بود آنکہ از سستی خود بر خیز و چہ
طلب منصب فانی کند صاحب عقل و عاقل آنست کہ اندیشہ کن بپایان را پد شرط چو تھی و چہ
بموجب قول شایخ کے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من یلوا اصوا تکرمیا القراءۃ العباد
الاستقامات یعرفہم من جویان الرحمن و تظہر ابو و تراقص من السماع الیضا
الاصوات والالحان د اسادتہ یعرفہم من قلوب جند بہ الی الحق و جد حالہ
من تراقص یعنی زینت و تم آوازوں اپنی کو ساتھ قرآن کے اور عبارت اشارات کو
بجھو تم جویان رحمن سے اور خوشی کر و تم اور رقص کر و تم سماع سے اسطرح آوازیں اور الحان
اور ارادہ پچا تو تم جذبہ دلون سے طرف حق کے اور جد ایک حالت دل پر رقص عارفان صادق
و عاشقان حضرت و مرشدان کامل حال و واصلان حق تعالیٰ پیچ آواز راگ کو دریافت جذبہ
حقیقت و تفہام بشارت اشارت و عمارت توان مشایخ و مقامات دل جان حصول ہر اہر حقیقت
حقیقت کو پائے تہن اور واسطے دفع تفرقہ خطرات دنیوی و استقامت لہ ازہ سماع کر و و سرور
کو نعمہ شوق ربانی و دریافت سخنان معانی و معرفت اسرار حقیقت و استقامت قوت روح و
استفہام جذبہ عنایت و تعریف آواز خوش سے پیچ شکر محبت و استغراق مستی ہستی محو کو والون
سے سننے میں کہ تا سالک اہل حقیقت کو اعمال مذموم دنیوی سے خطرات کلی و جزوی نسیان
غیر یا و حق تعالیٰ کی دل و جان میں باصل نہون بدیت از کاسہ رباب مرا نعتے رسیدہ
شد آفتاب ہر کہ از و ذرہ چشمدہ شریط پانچوین وہ ہے کہ من یلخر حق ہے
قولہ تعالیٰ الطعمون الطعمہ علی الحبہ مسکنا دلیما ویسیرا یعنی دیتے ہیں طعام
اور محبت ادنی کے مسکینوں اور یتیموں اور قیدیوں کو واسطے دین و استقامت ایمان و

ذخیرہ آخریت کے ہمیشہ تازگی دلون کی کرنا و خلعت درویشیوں کو دینا و مسافروں کو روٹی کھلاتا اور اوپر احوال ہوئے زنون و عاجزون و فقیہوں کے مہربانی کرنا اور سخاوت میں رہنا اور نکستوں اور غریبوں کی دل جوئی کرنا اور کھانے پینے کو خیرات دینا اور کار سخاوت کو وظیفہ نعمت و استقامت دینا اور خیرات تصدق بادشاہوں کی تقسیم کرنا حج رہنمائی کے درویش اختیار کرتے ہیں غرض کہ یہ دس چیز شرائط اہلی ظاہر و باطن کی واسطے بجالانے دفع تفرقہ خطرات سفر مہمات کے انبیاء و اولیاء سے منقول ہیں واضح ہو کہ دس شرائط اصلی و سالک کو چارہ نہیں ہے مگر اول دریافت کرنا و ملنا ربط حقیقی متابعت مرشد کامل و استقامت تربیت دل و جان و پیوستن کمالیت کا شرط ہے اگر مومن بتقی اہل صلاحیت نے متابعت تربیت مرشد کامل و استقامت ربط حقیقی سے بدل و جان کمالیت نہیں پائی ہے سالک مبتدی نارسیدہ ہے ہرگز تفرقہ خطرات غیر اللہ انسانی و تشویش تعلقات دنیوی نفسانی شیطانی رہائی نہاویگا اور ہمیشہ خدا سے دور رہیگا پس سالک صادق کو استقامت ربط حقیقی متابعت مرشد کامل و متقین ارشاد انبیاء و اولیاء کی تربیت ادسکی اور پرکھی گئی ہو حاصل نہو جب تک دل سالک کا استقامت ربط حقیقی رحمانی سے ساتھ معرفت حق تعالیٰ نہ کھٹکے گا۔ معرفت جو بیسویں بیج دریافت عالم زاہد و صوفی و فقیر وغیرہ و حکایت خواجہ حسن بھیر و معروف کرخی و شقین بلخی رحمہم اللہ و شرح چودہ علم و کمالیت اسلام کی واضح ہو کہ ابتدا حالت میں تحصیل علم درسی سے علماء صاحب کتاب و اہل دانش کی دریافت کر کہ معرفت عالم ناموس و دریافت علم شریعت و کمالیت معصلی و مذکری سے انتہا کو پہنچا کس واسطے کہ علماء صاحب کتاب مثل عطار کے ہیں کہ جو مسائل اون سے پوچھتے تو حکم کتاب و جہاب با صواب کہتے ہیں اور مردم اہل علم جہاب ساتھ دشمنی و تکبر و یا غرور و با قیاس اپنے سے نہیں کہتے ہیں اگر موافق قول امام اعظم و امام شریعت کے کلام کریں روا ہے مگر غرور و علم سے ساتھ نظر حقارت کے کیسے نہ کیجیں اور دنیا میں گنہگار و بدکردار نہو دین اور کثرت نعمت

کی نگاہ رکھیں لیکن نصیحت حق تعالیٰ کو دل میں یاد کرین اور حرص و ہوا دنیا و مردہ کبر
و بخل کو علم سے نکریں اور کمالیہ علم درسی سے انکار بھی نہ کریں کس واسطے کہ حق تعالیٰ علم سے
نہ پوچھیکا عمل اخلاص سے پوچھیکا چاہیے کہ رات دن بسبب عمل صلاحیت کے دست کی
نماز روزہ میں کشتش کریں اور واسطے کھانے کپڑے کو پچھ طلب نہ کریں اور لوگوں کی
محفل میں شہرت و صدر نشینی نہ چاہیں بلکہ بقدر اسکان نام و ناموس پر ہنر کریں اور
واسطے سعیت و ارادت کے صحبت تربیت پر کامل فدا رسیدہ کی چاہیں اور تربیت جذبہ اسلام
باطن کی تلقین مرشد کامل سے و صوفیہ حیل تاکہ استقامت قرب حضرت کمالیت کو پہونچیں
اور انکو علماء اہل دانش کہتے ہیں نظم تو علم ظاہری خواندی بہ بند حرص و رماندی پہنچو اسی تا
شوی راندی برو صلاح باطن کن چاہا سے حرص میپوئی بہ مجلس صدر میپوئی پوچھو در احد
میگوئی برو اصلاح باطن کن پو تو علم از کتب میخوانی کہ با واج بستانی چرا دایم پریشانی برو صلاح
باطن کن بہ بیان خلق مشہوری ملے از راہ حق دوری پو اگر از علم مغروری برو صلاح باطن کن پو
علامت معرفت ز ابدان بعد تحصیل علم درسی کے وہ کہ معرفت علم درسی فقہ سے صحیح عمل ظاہر
کو کوشش طرف عالم ملکوت کے کرے اور خود کو ساتھ ریاضت و مجاہدہ و اطاعت اعمال شہرت
کے بیج عبادت تجلیات و عبادت نکلمات و عمارت رسوم و عادات کی زہد میں کہنچی لیکن نماز روزہ
و اوعیہ و اوراد و وظیفہ و تلاوت سبحات و مراسم جمعہ و عیدین و غیرہ میں یہ راہ طریقت کی
ہے کہ ابتداء سے حالت میں بہتر ہے ترک نہ کرے کس واسطے کہ اطاعت ظاہر میں فتویٰ حضرت
رسالت پناہ کا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترک الوظائف نقصان الدرجات
اصعب من الموت یعنی ترک کرنا وظیفہ کما نقصان درجو نکاحے سخت زیادہ موت سے
پس زائد وہ ہے کہ اپنے وظیفہ کو ترک نہ کرے اور عبادت میں نہ ٹھہرے اور اعمال ظاہر
پر تکیہ نہ باندھے اور بیج عبادت خود نمائی و ظاہر آرائی و پیوستن اطاعت حیوانی کو خود نمائی
نکرے اور صدر نشینی چاہنا ناموس سے دل میں اور نامداری ہوا نفسانی کو چھوڑ دے

اپنے کو اہل مقصد و مقصود سے پہنچانے کے واسطے کہ یہ مقام بندوبست ہے چنانچہ بعضے
 زراپہنچ یہ مقام عالم ناسوت نفسانی کے اپنے کو اصل مقصود جانتے ہیں اور مریدوں کو
 ارادت دیتے ہیں پس اپنے کو اور دوسروں کو بیچ فصلات و بطالت کے ٹالتے ہیں اور کسی
 مذہب میں ارادت اولیٰ سے درست نہیں ہے کس واسطے کہ ساتھ اتصال مع اللہ
 کے قرب حضرت خدا تک پہنچنے ہیں اور نہ مریدوں کو ساتھ کمالیت کے پہنچا سکتے
 ہیں پس جو عالم راہ غیر مجذوب ایک مدت صحبت کسی بزرگوار و مرشد کامل و سالک مجتہد
 و دریافت تربیت جذبہ اصلاح باطن کی ملازمت کرے تو بیچ معرفت عالم جبروت کی پوچھے
 اوس نگہ اتصال مع اللہ منہ دکھلائے اور جو عالم جبروت کی قدم لگے بٹھائے تو مرشد
 کامل راہ حقیقت کی تلقین ارشاد کرے اور مقام الوہیت و مقام غفلت کو پہنچے اور مقام
 عظمت سے مقام کبریائی کو پہنچے اور اپنے کو محو کیے اور خلافت کسی بزرگ سے قبول کرے
 اوس وقت ارادت و مرید کرنا و تربیت دینا اور ونکو واجب ہے اور مریدوں کا دست
 پکڑے و ارادت دیوے اور خدا تک پہنچا دے فقط مکن زہد ربانی را طلب کن یا رسالی را
 را کن خود نمائی را و اصلاح باطن کن پہنچا دے کہ معرفت صوفی کی وہ ہے کہ قدم
 بیچ استقامت عالم ملکوت کے رکھا ہو اور عبادت تکلیفات و اطاعت رسوم صفات
 و کثرت دعوت سے ساتھ عمل صلاحیت کے پہنچا ہو اور دریافت عبادت خفیات و تلقین
 تلاوت حفظ قلوب ہیوسن قرب حقرت و استقامت عالم جبروت و تربیت تلقین مرشد کامل
 سے ساتھ دل کے خبر نہ رکھے و دائم الحال ساتھ ذکر جلی کے ملازمت کرے واضح ہو کہ ملاط
 اعمال فضولات میں تنہائی و محو ہے اور ذکر لا الہ الا اللہ کا بہت کرے تا کہ اپنے
 دل کی صیقل ہو اور صوفی کو ذکر ربانی کرنے سے ساتھ دل کے رغبت ہو اور بیچ پھنے
 و تہذیب و ادب و عین و تلاوت و سیاحت کی کوشش کرے اور کم کھانا کم سونا و کم
 کھنا لازم پکڑے اور رسوم صورتی اختیار کرے اور خود ریاضت و مجاہدہ میں کوشش کرے

(۳)

اور دل اور ہوا کے فرسے اور حالت میں کہ رغبت ہو مگر تمام شکر محبت و صحبت
 قیامت خیزانہ کیا یہ مومن کس واسطے کہ سماع عالم سومین درست نہیں ہے خواجہ
 شمس الدین جو بھی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صوفی وہ ہے کہ دل گناہ سے بالکل باز
 رکھتا ہے حتیٰ کہ فحشے کراہا کا تبیین کہہ پاوے ای لکھتے ہیں انا شہ کا فرشتہ گناہ لکھتے
 سے بچا سنبے اور اسید و رازی حیات کی نگاہ اور اعتماد چل مجازی کے نہ رکھے
 اور اعمال ریا کو اوپر اپنے نہ قبول کرے اگر صوفی تربیت جذبہ اصلاح باطن و باطنیات
 عالم یہ وقت کو ایدہ بہت صحبت مرشد کامل و تلقین سالک سے جذبہ سی پاوے اور
 بیچ اطاعت و عبادت و غیبات و یا نہندی لازمست حفظ قلوب کے رات و دن حاضر
 غائب متاہدات ام مرشد پر چلے اللہ کی عنایت سے ساتھ انتقامت قرب حضرت کی
 مطلوب و تائب و کمالیت اتصال مع اللہ کو پہونچے اور اگر چاہے کہ ساتھ حقیقت کے
 سماع کرے اور بیعت و ارادت دیوے تو اس وقت مرید کرنا و تربیت وینا درست جائز ہوگا
 علامت معرفت مومن مخلص کی وہ ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الذی اھل
 مسلمہ و العارف مومن یعنی زاہد مسلمان ہے اور عارف مومن پس مومن مخلص
 انتقامت قرب حضرت خدا رسیدہ کو کہتے ہیں قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاصد اللہ
 مواۃ المومن واللہ المومن یعنی دل مومن کا آئینہ مومن کا ہے اور اللہ مومن ہے
 پس بندہ مومن و خدا مومن ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قلب المومن حاصر
 من فکر الخفی فهو مومن و هو ناظرۃ الی قلب المومن یعنی دل مومن کا حاضر
 ہوتا ہے فکر خفی سے پس وہ مومن ہو اور دیکھنے والا ہے طرف دل مومن کے خواجہ
 معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مومن مخلص خدا رسیدہ کی علامت باطن
 وہ ہے کہ صحبت تربیت مرشد مجذوب و تلقین اطاعت باطن و لازمست حفظ قلوب باطن
 پاسبانی قرب حضرت سے خدا تک پہونچا ہو اسکو مومن مخلص کہتے ہیں علامت

معرفت اولیا سالک مجذوب و عاشقان حضرت کی وہ بہ کہ تربیت جذبہ صلاح باطن
 و تلقین عالم جبروت کی صحبت مرشد کامل سے استقامت دل و جان میں کمالیت کی
 پائے اور طالبان صادق کو تربیت راہ حقیقت و تلقین سے بدل و جان استقامت
 اور دستِ صحبت و ارادت کا پکڑے اور نصیحت و تربیت سے کمالیت کو پہونچائی، علامت
 و گیر اولیا سالک مجذوب کی وہ ہے کہ اعمال، فضولات، و عمارت تجلیات سے رو
 گردانی کرے کہ تاہم سبانی قرب حضرت سے مردم کمالیت کو پہونچیں اور اگر سالک مجذوب
 اعمال و کمالات کو ترک کرے ہرگز اتصال مع اللہ و قرب حضرت ملے اور خدا سے
 دور رہے نصیب ہے واضح ہو کہ خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامت
 اولیا سالک مجذوب کی دوسری وہ ہے کہ ہمیشہ تلاوت حفظ قلوب و ملازمت علم حال
 عند الوصال و سبانی حق تعالیٰ سے بدل و جان مشغول رہے اور پڑھنے تلاوت و
 تسبیحات و وظیفہ و اوراد سے اوسکو حجاب راہ ہوئے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 صاحب الوظائف ملعون فی الدنیا و قارک الوظائف ولی فی الآخرۃ یعنی
 صاحب وظیفہ و نجات ملعون ہے دنیا میں اور ترک کرنے والا وظیفہ و نجات ولی ہے آخرت
 کے خواجہ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسری علامت اولیا سالک
 کی وہ ہے کہ دائم الحال رات دن مجمع و تنہائی و کوچ مقام میں اطاعت باطن متابعت
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کر کے اتصال مع اللہ و استقامت قرب
 حضرت کمالیت کشف کرامت سے خدا تک پہونچا ہوا اور طالبان صادق کی اطاعت
 و تلقین تلاوت حفظ قلوب سے دل و جان میں استقامت کرے اور نصیحت تربیت نہانہ کشف
 کرامت سے صاحب ولایت بنائے اوسکو الشیخ یحییٰ ہمیت کہتے ہیں یعنی شیخ
 زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے علامت عارفان سالک و خلفاء صادق و واصلان حق
 تعالیٰ کی وہ ہے کہ دریافت کرنے راہ عشق و محبت و دائم الحال اطاعت باطن و کھینچنے

دیکھانے پینے اور دل و جان میں یا بحق تعالیٰ رات دن یکجہ و مقام کر سنے و اتصال مع اللہ
 و استقامت قرب حضرت سے ساتھ خدا کے ملا ہوا ہو کہ تا جس میں انکار کر سنے خدا کو دیکھے
 یعنی غیر خدا کے نیکی کے اور غیر خدا کے نیکو اور غیر خدا کے شے سے اور غیر خدا کے نہ بلائے
 اور غیر خدا کے نہ نہ اور غیر خدا کے نہ چلے کس واسطے کہ ہر حال میں ساتھ خدا کے
 ہووے اور ہمیشہ خدا کو حاضر و ناظر جانے اور اپنی بستی کو در میان میں نہ لائے ہمت
 در ہر ہر جی نگر و در نظرم صورت اوست پھر کہ او دیدہ نذر، گنہ از جانب اوست پھر واضح ہو
 کہ سلطان العارفین مقتدا و خلفا تاج الاولیا سلطان ابراہیم ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ و
 ہیں کہ علامت خلفاء صادق و واصلمان حق تعالیٰ کی وہ ہے کہ ان تین کجایں سے اونٹ
 اوّل وہ ہے کہ اگر باو شاہت و دونوں جہان کی بخشش حق تعالیٰ سے اسکو ملے خوش
 نہو اور اگر خوشی اوس مملکت کی آنے سے دل میں جامل ہووے تو حرامیں و کم ہمت ہے اور
 حرامیں و کم ہمت محروم ہے دوسری وہ ہے کہ اگر مملکت و دونوں جہان کی اسکے پار
 ہے اور خدا چھین کے تو عملیں نہو کس واسطے کہ یہ نشانی مائدہ دل کی ہے تیسری وہ
 ہے کہ او پر کسی چیز میں و نام آدمی کے فریضہ نہو اور اگر خوشی سے فریضہ ہو تو فقیر ہمت ہے
 او فقیر ہمت محبوب ہوتا ہے جبکہ خلفاء صادق ان تینوں فصاحت سے اوٹھا و شہادت
 و دونوں جہان کی اوس سے و بیغ نہوگی کس واسطے کہ خلفاء صادق و واصلمان حق تعالیٰ
 و صاحب ولایت ہجاسے نبیوں کے ہیں علامت فقرا عالی ہمت وہ ہے کہ جواہل
 قدرت قوی استقامت صاحب قناعت بغیر ضرورت کے فقر حقیقی اوپر پہنے انقیاد
 کرے اور طرف معرفت حق تعالیٰ کے استقامت رات دن کی ساتھ ریاضت و مجاہدہ
 کے حاصل کر کے صحبت تربیت مرشد کامل و دریافت معرفت بذہ اصلاح باطن مبتلاعت
 حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و ملازمت عبادت خفیات حصول قرب حضرت
 مقصود و کمالیت کو پہونچنے پس فقیر وہ ہے کہ کسی کا محتاج نہو کس واسطے الفقیر لا محتاج

۱۱۱) اللہ یعنی فقیر عالی ہمت کسی کا محتاج نہیں ہوتا ہے الا قدر تعالیٰ کا غرض کہ
اپنی خواہش سے کام نہیں کرتا ہے اور جو مشغور حق سے خیر و شرست لے اور سپر قائم رکھتا
ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اتم الفقر فهو اللہ یعنی جب وقت تمام ہو فقر
پس وہی اللہ ہے علامت درویش اہل تمکین کی وہ ہے کہ بیچ راہ حقیقت رضا و
تسلیم کے ثابت قدم ہے اور اپنی واقعات کو کسی سے نہ کہے اور جو بچہ اوسپر دوست
نہیجے اوسکا متل ہووے اور بد دوست سے چاہے اور کسی چیز کی فکر دل میں نہ لاد
اور درویش اہل تمکین دل میں کونست رکھے اور بہت قال کرے اور اعمال تخلیفات سے
طرف اتصال مع اللہ کے متحرک ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العبادات بعد
الوصل کفر دلا بھیجا بعد الفتح یعنی عبادت بعد وصل کے کفر ہے اور زمین جدائی
بعد کثود کے بیت اگر مالک محرم راز کشت پذیر بندہ بروی دربار کشت پذیر نقل ہے کہ
خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ وخواجہ معروف کرخی وخواجہ شعیق بلخی وخواجہ ابراہیم اہم
رحمۃ اللہ علیہ ایک جگہ لکھتے ہیں بحث معرفت صدق و اعتقاد میں پڑی خواجہ حسن بصری نے
کہا کہ لیس بصادق دلی من لیس بصدق مولا یعنی نہیں ہے صادق دوستی میں کہ
نہیں صبر کیا اور ضرب مولا اپنے کے جان کی بیچ اعتقاد کے وہ صادق نہیں ہے دعویٰ
عشق محبت خدا میں کہ جو اوپر زخم مولا کے صابر نہیں ہے خواجہ معروف کرخی نے کہا کہ
انس بات سے بغیر دور کی آتی ہے قولہ لیس بصادق فی دعواہ من لیس لہ تذاذ علی
ضرب مولا یعنی صادق نہیں ہے دعویٰ عشق محبت میں جہلذات نپاؤے زخم دوست
سے خواجہ شعیق بلخی نے کہا قولہ لیس بصادق فی دعواہ من لیس لہ شکر علی ضرب
مولا یعنی صادق نہیں ہے دعویٰ عشق محبت خدا میں کہ جو شکر کرے زخم خداوند پر
خواجہ ابراہیم اہم نے کہا قولہ لیس بصادق من لیس لہ ظہر لہ ضرب فی الشاہد چلیجی
صادق نہیں ہے دعویٰ عشق محبت میں جو کوئی فراش نہیں کرتا ہے زخم محبوب کو بیچ

مشاہدہ قرب محبوب کے قال البیہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من لم یہرأ فی بقیۃ کائی ومن
 لم یبصر علی ہلائی ومن لم یبصر علی النعمائی فالیطلب سرب سوائی من
 فالینجی راجع من تحت السماء لی یعنی جو شخص کہ نہیں راضی ہو ساتھ قضا میری کے اور جو
 شخص نہیں صبر کرے اور ہلا میری کے اور جو شخص کہ نہیں فکر کرے اور نہ توں پر کیے
 پس وہ طالب کرے اور رب سوا میرے پس وہ نکل جائے نیچو مان میری کے سودا صبح
 ہو کہ زمان ستورات شہر مصر نے چ مشاہدہ مہتر یوسف علیہ السلام کے ہاتھ اپنے کاسٹ
 آگاہ ہو کہ تعریف و بازی کی کہ علماء و حرفت خدا کو تعالیٰ جانتے ہیں وہ عالم بہت ہیں اور بیچ
 ہر قسم کے ایک نام کے ساتھ منسوب ہیں پس اس عالم میں جو وہ علم مشہور ہوئے ہیں آگاہ ہو
 کہ اہل معرفت مخلصان کرام نے فرمایا ہے کہ اول علم شریعت و دریافت تفسیر کلام ربانی و دوسرا
 علم فقہ ہے دریافت کرنا معانی استقامت اعمال تجلیات تیسرا علم فضل ہے دریافت کرنا
 معانی اشعار نظم جو تھا علم حکمت ہے تصنیف کیا ہوا حکماء متقدمین کا پانچواں علم یقین
 ہے دریافت کرنا اسماء صفات بکثرت و عذت چھٹا علم تحریر ہے حساب یکمنا ساتواں
 علم نجوم ہے معرفت شمار کو اکب و ستارہ آٹھواں علم مناقب ہے انبیاء اولیاء و خلفاء مقتدا
 و تفضلات نواں علم موسیقی ہے ہدایت دریافت گانا بجانا دسواں علم طب ہے مخالفت
 طبیعت و دریافت معالجہ گیارھواں علم توحید ہے دریافت وحدانیت حق تعالیٰ
 بارھواں علم طریقت ہے دریافت عالم ملکوت تیرھواں علم حقیقت ہے معرفت عالم
 جبروت چو دھواں علم لدنی ہے دریافت راہ عشق محبت حق تعالیٰ کو بچر صحبت
 تربیت مرشد کامل کے درست نہیں آگاہ ہے اور دریافت علم لدنی طرف معرفت حق تعالیٰ
 کے اہل علم حقیقت کی ہے اور نہایت پاسبانی قرب حضرت کی پس تعریف حق تعالیٰ و مدح
 دریافت اسرار حقیقت بجز یقین ارشاد مرشد کامل علم یقین و عین یقین حق یقین کی ہرگز نہ
 نہیں ہوتی ہے نقل ہے کہ ایک شخص نے خواجہ حسن بھری سے پوچھا کہ علم حقیقت کیا ہے

خواجہ نے کہا کہ راہ دل کی کھول اور کھلی راہ گمراہی نہ کہ راہ حق ہے کہ یہ بات مجھ کو معلوم نہیں ہوئی تو خواجہ نے کہا کہ پنج راہ حقیقت کے سوراخ دل کا کھول اور زبان کو بند کر واضح ہو کہ ایک روز خواجہ مدینہ منورہ گئے تھے کہ خوجا شفیق بلخی و خواجہ حسن بصری رحمہما اللہ تعالیٰ ایک باہر پنج استغراق کمال ستی کے شغول تھے کہ خواجہ معروف کرنی نے کہا کہ خدا تعالیٰ مجھ سے ایک سال بزرگ ہے شقیقت یہ ہے کہ مجھ سے ۱۰ سال بزرگ ہے خواجہ حسن بصری نے کہا کہ مجھ سے تین سال بزرگ ہے پس اب یہ باتیں روزات کی بہر تفریق شد کمال گئے کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے جہنک کہ عمل حقیقت کو نہیں پہنچتا ہے معررفت بیکسیوسین پنج شرح مناجات خواجہ عبداللہ انصاری واسطے تلقین مریدوں و نصیحت رسول مقبول بارشاد علی کرم اللہ وجہہ و شرح چار راہ باطنی کفر قنالت و بطالت و شرح صفت کمالیت گنج الاسرار و شرح خواجہ ابوسعید بلخی و شرح چہل اولیاء کی واضح ہو کہ خواجہ عبداللہ انصاری نے ہنگام مناجات کے عرض کی کہ خداوند اول کیا کام ہے اور آخر کیا ہے نہ اولیٰ کہ اول کام فنا اور آخر اسکا وفا اور ثمرہ اسکا بقا ہے پھر مناجات کی کہ الہی معنی فنا و وفا بقا کے کیا ہیں نہ اولیٰ کہ فنا خودی و خود پرستی نہ ہستی اپنی سے فارغ ہونا اور وفا احمد دوست کا دل و جان میں باندھنا اور بقا ہمیشہ دل کو ساتھ حقیقت کے ملنا ہے جبکہ وفا دوست کی دل و جان میں تو نے باندھی خودی و قستی اپنی سے نجات پائی پھر مناجات کی کہ خداوند استغنی گناہ سے ہے یا صبر سے یا کفارت سے نہ اولیٰ کہ سختی او سکھو ہے کہ فراموش کرے گناہ پہنچے کہ کفارت او سکھو ہے کہ قناعت کرے یا حقیقت تعالیٰ سے او صبر او سکھو ہے کہ توبہ نصوحا کرے پس نعمت بے شکر غرور اس جہان کا ہے و تحلیف بے صبر بلا و نون جہان کی ہے اور اطاعت اخلاص کرنا گویا زندگانی کو ضائع کرنا ہے الہی کہ تم میرا قیدیم ہے گناہ نفس اغیار سے ہے پس نفس بت پرستی سے اور قبول غلامی و بندگی سے بڑے بغیر نہ ہوتا ہے کہ سب حقیقت کھی مینے ایک بار بلا و دوست کی عطا ہے

اور عطار دوست سے روناقطاب ہے الہی تو غلام نہیں ہے کہ کہوں مجھ کو چھوڑ دے
اور نہ تجھ پر حق ہے کہ میں کہوں لا دے الہی واسطے و عار سنا جات کے تیرا حکم آج ہے
مگر قلم چلے ہوئے کا کیا علاج ہے خداوند اتو حاضر ہے میں کیا کہوں اور تو ناظر ہے اوپر کی
کہوں الہی تیرا عجب فضل ہے کہ ساتھ عاشقوں کے تو نے کیا ہے کہ جس نے تربیت
مرشد سے دوستوں کو پہچاننا کمال قرب حضرت کا پایا اور جسے تجھ کو پایا براہ حقیقت تجھ سے ملا
پس توحید وہ ہے کہ دائم الحال باہق تعالیٰ میں دل و جان کے ساتھ بیکانہ رہا اور ساتھ
ماسوائے اسکی کہ بیکانہ رہاے عزیز دل نیک بہتر ہے کاریک سے کس واسطے کہ کار
نیک مرد کے دل میں عجب لاتا ہے اور دل نیک پیشانی نہیں اور ٹھاتا ہے الہی اگر زمین
دوست ہوں حجاب درمیان دوست سے اور ٹھاتا اور اگر مہمان ہوں تو مہمان نوازی بظاہر
ملکا اگرچہ ابلیس نے مردم کو بد آموزی کی مگر آدم کو کرسی گندم کی روڑی کی الہی جہشت
گناہوں کی جرم میرا ہے تو تو بہ میری کیا ہے اور اگر قبول کرے تو بند بکا کون میرے
سوا ہے خداوند اگر عبد اللہ کو تو چاہتا ہے جلا تا تو دوسری دوزخ اسکی آلاش کو چاہی
اور اگر تو چاہتا ہے نواز تا تو دوسری بہشت اسکی آسائش کو چاہیے پس جو کچھ اعمال نفسانی
اور زبان کے آئے زبان لائے سے عزیز عادت پرستی کو چھوڑ اور تربیت جذب حق پرستی
دل کو مہوڑ الہی عشق تیرا بغیر فائدہ کامل کے خوار ہے اور بغیر مشق کے مابہ جاہل خوار ہے
خداوند اشریعت کہتی ہے کہ مجھ کو پہچانو میرے ساتھ رہو تا تم بہشت کو پہنچو اور طریقت کہتی
ہے کہ مجھ کو پہچانو میرے ساتھ رہو تا تم حقیقت کو پہنچو اور حقیقت کہتی ہے کہ مجھ کو پہچانو وہ پیش
میرے ساتھ دل و جان سے رہو تا تم حق کو پہنچو اور عاشق صادق ملقین مرشد کامل سے
راہ عشق کی ڈھونڈتا ہے اور صحبت رہنما کی چاہتا ہے سے عزیز بہشت پہنچ پانوں
عارفوں کے خار ہے واصلوں کو بہشت سے کہا سرو کا ہے جو طالع الباق عبادتی کو
اوس درگاہ میں بارہے عاشقوں کو ہمیشہ مقصوری یا رہے ایک کو خود ایک کہنا بیکار ہی ہے

وہی واحد کشکار ہے ملکِ جاہرِ قیمتِ دار ہے واصلانِ حق کو دیدار ہے پس بندہ رُخ کو
 تیر می خواہش سے کیا سرو کار ہے الٰہی عاشقوں کو بہشت ہے دوستِ پیر خانہ ہی پس
 قیدی کو قید خانہ میں بے فائدہ جا اسے خداوندِ انیسِ اعمال بندہ سے تو آگاہ ہے اور
 نہ مجھ کو اعتبار ہی پر جبہ و کلاہ ہے لے عزیز ہوشیار ہو کہ فائدہ عمر پر سر راہ ہے اور تفرقہ خطر
 غیر نشہ پشیمانی گناہ ہے آگاہ ہو کہ عاشق کو عشق سے قرب ہو اور تلقینِ راہِ عشق کو عشق
 سے قریب ہے ہر عاشق کہ ایک ہلاکت میں ہے اور دوسری دریش لے عزیز اگر ہزاروں
 عاشق میں سے ایک جو امر و کمال مالِ عشق کو پہونچے بسیار ہے لیکن تربیتِ جذبِ عشق
 کی عنایت و تلقینِ مُرشد سے پہونچے ہمارے جو امر و وہ ہے کہ پاسبانیِ جذبِ عشق کو
 دوست رکھے اور جملہ کامِ آخرت سے اعمالِ دل کو ہرگز نہ چھوٹے اور ہمیشہ دل پہنے کی
 حرمت کرے لے عزیز ہوشیار ہو اور مال سے مراد یہ کہ سچ گلہ سے لاشِ مردار کے نہ باندھو
 لے عزیز بیدار رہ اور جلوِ کشمیرین بیج و ہن مردہ دل کے نڈال کہ کچھ لذتِ نیا و بجا
 عزیز کتابِ پلاؤ کا ٹٹنے والا بہتر ہے صوفی نے اہل حقیقت پھرتے والے سے اور شفی اہلِ تقدیر
 سجادت بہتر ہے عالمِ اہلِ معرفت اور نے والے سے خداوندِ اتنے کہا کہ یہ مت کرو اور
 اور ہی پر رکھا اور تو نے فرمایا کہ یہ عمل نکرہ اور اسکو نہ چھوٹایا اے عزیز اگر شریعت تو چاہتا ہو
 تو اعمالِ ظہور کی استقامتِ شمرت ہے اور اگر تو حقیقت چاہتا ہے تو عملِ باطن کی اخلاص
 دینی ہے لے عزیز جو چیز گئی پھرنے کی کلِ انتظاری سے کب پائے پس بیجِ پاسبانی یاد
 حق کے حاضر ہو کہ وہ کیا فرماتا ہے لے عزیز گناہ گاروں کو استغفار چاہی اور بدکاروں
 کو کیا کار چاہیے ایک ظاہرِ شریعت میں مبتلا سے اعمالِ مادی نفس پرستی اور ایک پاسبان
 جذبِ عنایت کا ساتھ قطرہ کے درخی لے عزیز تو بخان کہ جذبِ عنایت سب رکھتے ہیں
 بلکہ یاد وہ یہ ہو کہ کس سے پردہ اوٹھاتے ہیں آگاہ ہو کہ ملوکِ نرین بیج گردنِ گنجلاد
 کو پھر کس کی بچا ہے ڈالنا ادھ شکیب بودار و جو برقی اور ہمارے مردانِ اہل کے سچا ہے رکھنا کعبہ

قیمت کی نہیں جانتے ہیں سوائے غریزہات، خواہشیں کے چھپا سیکھنا اور سچ بھی بچا ہو
 کہنا اگر دل میں ایک دم یا حق تعالیٰ کی حاضر ہے تو ہر ایک دم شرابی ہو
 تو مصیبت غفلت ہے اسے غریزہ نکل اعمال ریائی سے کام دل عنایت پر سبہ رفہی ہو کہ تا
 پر وہ آگے تیرے سے اونٹنے آگاہ ہو کہ اعمال تجلیات ریائی سے بچا کر کیا صنعت اور موقوف
 ازل پر ہے سعادت و شقاوت اور عارفوں کو نشہ کرنے سے کیا مسرت نہ ایک دور؟
 کتنے کے منہ سے پلٹتے ہوتا ہے اور نہ سمجھ کتنے کا ساتون دریا سے پاک نہایت اگر کہیں
 سرا سدا گیر وچ چراغ تیلہاں ہرگز نمیر وچ لے غریزہ اگر سارا جہان پانی میں غرق ہو
 مگر درویشوں کے کف پاک نہ آگاہ ہو کہ اگر پانی ساتون دریا کا جمع ہو تو مگر دل سے
 داغ مصیبت کا نہ صو سے مچھلی کو آب دریا چاہیے اور طفل کو شیر شریعت کہ استاد چاہیے
 اور طریقت کو پیر آگاہ ہو کہ دنیا دریا ہے اور شریعت ناؤ ہے تو شہ ناؤ میں بیٹھنا سراسر ڈبا
 لے غریزہ تو شہ راہ حقیقت سو سے معرفت حق تعالیٰ کی تلقین مرشد کامل و حصول جذبہ
 عنایت ہاں ہے اگر ظلم جو دین بہت دیکھے اور بہت ظلم کرے اور عرفان سے پانی پر
 چلے ایک شخص ہو دے اور اگر ہوا پر اوڑھے کس ہو دے دل اپنے کو پاک نہ کس ہو دے غریزہ
 لڑکپن میں ہی ناؤ استی اور جوانی میں مستی و بہت پرستی اور بر محلہ میں مستی تو کب کر بچا خدا
 پرستی آگاہ ہو کہ جو خدا تعالیٰ کھاتا ہے اپنے سے دور رکھتا ہے اور اعمال فضولات کا
 بیستے میں مبتلا کرتا ہے ایسے اعمال فضولات میں نفل بہت پڑھنا کار بیوہ زنان ہے
 اور ہمیشہ روزہ رکھنا عرفان ہے اور تسبیح و تلاوت کرنا کار بیکاران ہے اور سبہ تو شہ
 راہ کعبہ چلنا تماشہاں ہے لے غریزہ اپنے دل کو پانا کار رحمان ہے لے غریزہ تو شہ
 کھاتا ہے اور ہر حالی ہوتا ہے اور ہوا پرستی کرتا ہے اور دوست سے جدا رہتا ہے اور بندہ
 ہو کر خدا کھاتا ہے مجھ تو مرد ہے کہ غفلت و جمعیت رکھتا ہے الہی تو داتا ہے علم غیبی تو
 جانا ہے کمال سچان سمجھ کو مانا ہے تجھے محتاج کسی کا نہوتا ہے ملک کا تو رہیگا اور دیکھ کر کمال

تو مسکن سے ہے لاکھوں گناں تجھ کو تیری ہی پہچان کیا اچھا ہو کہ زندگی تیری ساتھ ہو یا
 دل و جان خداوند ایکبار اگر تو کہے بندہ میرا تو عرش پر پہنچے خندہ میرا لے غریز
 حصول عبادت خفیات و اعمال دل بفضل عنایت ہے ورنہ ساتھ خدا کے کیا جاے
 حکایت ہے ملکاسب لوگ تجھ سے ڈرتے ہیں اور میں از خود تجھ سے بالکل نیکی دیکھتا ہوں
 اور اپنے سے غفلت بد خداوند اطاعت کر نیکا حکم دیا تو نے اور توفیق کو باز رکھا معیت
 کو حجاب کیا اور اوپر قائم کر دیا عوض اس قرض کے عذاب مقرر کیا تو نگہنا امید بھی نہ چھوڑا
 تو نے خداوند ادا نام الحال میں تجھ کو چاہتا ہوں اور حال بے قیمتی و بے کیفیتی اپنی کا جانتا ہوں
 الہی مجرم مسلمان ہوں اگر بدی کروں پشیمان ہوں اور اگر جلائے سزاوار ہوں اور اگر نوازا
 امیدوار ہوں بلکہ نالایق تھا تو پروردہ دار ہے اور بے کیونکتا تو مددگار دنیا و آخرت جسکو چاہی
 ہے عبد اللہ کو منج پاسبانی اپنے کے لے خداوند اگر فریاد کروں تو کسکو دعوے ہو اور اگر
 خاموش ہوں تو تو کہے بے معنا ہے اگر روتا ہوں تو تو کہے گمراہ ہے اور اگر منہستا ہوں تو تو کو
 گناہ ہے الہی سب کاموں میں سے تین چیز مجھ سے دور رکھ یعنی غرور بوقت پاسبانی یا
 ورسو بوقت شمار و خجالت غفلت و معصیت بوقت دیدار خداوند جسے تجھ کو پایا
 دل جان سے پہنسا اور جو تجھ تک پہنچا حقیقت کی راہ سے پہنچا اور جسکو تو نے زندہ کیا پھر
 ہرگز نہ مرا اور جسکو تو نے مشغول کیا اسنے دوسرا شغل نہ پکڑا آگاہ ہو کہ عارفان جو انمرد
 سے بھی پس کرتا ہے کہ انہیں سے کوئی غافل نہیں مرنے لے غریز شریعت فسانہ و طریقت
 بہانہ خار خون کو دونوں عالم سے طرف حقیقت کے جاننا لے غریز اطاعت کرنا با تمہید
 ہمیشہ و خور و قصور کے مزدوری ہے اور مزدوری کرنا اس جہان میں دوست سے
 دوری ہو گا گاہ ہو کہ سالکان صادق کو یہ بات چرائے ہے اور خوشبو ہند بے عنایت کی او کو باغ
 سے اگر چاہتا ہے تو کہ ساتھ دوست کے پہنچے جذبہ حقیقت کو یقین مرشد کامل سے مضبوط
 کیونکہ لے لے غریز ظاہر ساتھ خلالت کے رہنا بھید ہے اور اعمال بیانی سے بصیرت خدا کا

کھتا ہے لیکن اہمیت سے معرفت کی میں نہیں رکھتا ہوں کہ خالق ہے بیچ زبان کشائی کر
اور بھید ہے بیچ خاموشی کے آگاہ ہو کہ مرشد نیک ہمراہ ہو سنے ساتھ دل و جان کے
کردار چاہیے تاکہ نیک آدمی کے غریزہ اختلاط ساتھ خالق کے فکر اگر اسید دیدار کی
رکھتا ہے اور دائم الحال ساتھ دوست رہو کہ تا وہ بچہ کو دوست نہ کرے اور اگر ایک
گھڑی بے دوست کے دیار بگناہ ہے مجھت وہ ہے کہ دوست کو مہمان رکھے اور سخی وہ ہے
کہ مہمان کی مہمانی چاہے اور جس جاکہ سب ساتھ خدا کے ہے کہ تا وہ دوستی کرے ہمیشہ دوست
کو پہچانے اور دائم الحال ساتھ دوست کے ہو اور دوست سے تہا نہ ہو بیچ گفتگو کے پہچان
اور بیچ جتنی دوست کے ہو باتیں کرنا زبان سے دل کے کام کا زبان سجاوہ ہمیشہ ہر دم بیچ
خاموشی کے گوشہ نشین کر، اور کتنے سننے لگانی سے کچھ جو کچھ کہ اعمال دل میں نیک ہے
اعتقاد کر و اور یاد حق تھا۔ لے اسے گھما سہ تازہ دل میں تہذیب یافتہانی سے نہ کام دنیا کا
لا لٹنی ہے اور ہو اسے دنیا میں ہمیشہ پریشانی ہے اور کل کے روز قیامت میں گناہوں
سے پریشانی ہے اور اعمال نیک دل سے چاہو کتنے تہذیب یافتہانی سے لے غریب تراشید
تا آمدی میں اور نور سچیدی میں اور سیاہی کفر کی ظلمانی میں اور حضور صوری دور کریں
وہو شہید ہی ہستی میں واسطہ حق دل کی ہستی میں ہمیشہ وہو حق پرستی میں جس کسی نے
کہ نیالی ہستی اسے نہ نیالی ہستی اسو لے کہ ہستی ہستی میں اور ہستی ہستی میں اور ہستی
ہستی میں اور ہول ہے جدالی میں بہت باتیں کر و اور کسی کے کہے ہو سنے کو نہ پہنچو
وہ کچھ نہ زبان رو کہو کہ مقام عالی رکھتا ہے ہمیشہ بیچ سخاوت کے اہل ہشت رہو اور ہشت
نصیحت مرشد ہے نہنو اور اعمال سعادت کے دل مردم سے دھونڈ دوا اور حاضر غائب
انجام دے اور مرشد پہلے مقصد کو پہنچو نقل ہے کہ مزموسے علیہ السلام نے عبادت کی کہ
یارب کیونکر جانوں میں اوس شخص کو کہ تو دوست رکھتا ہو اور کہے پہچانوں اہل کو کہ تہذیب
رکھتا ہو نہ آئی کہ لے موسیٰ جن کی کو میں دوست رکھتا ہوں وہ میں دینا نہیں چاہتا ہوں

الہام دیتا ہوں ذکر قلبی کرنے سے یعنی اول وہ دل میں مجھ کو یاد کرتا ہے بعد کا میں قبول
کو کرتا ہوں کہ تم بوسکو یاد کرو آسمانوں میں اور میں اوسکو نگاہ رکھتا ہوں جملہ حراموں پر جو
کہ سختی گناہ و غصہ میرا جسم میں پوشیدہ ہوتا کہ غصہ و عذاب میرا اوپر نازل نہ ہو
دوسری اوسکو اپنی پناہ میں رکھتا ہوں اور جسکو اپنا دشمن رکھتا ہوں اس میں بھی دو مثل
ظاہر کرتا ہوں اتوں وہ ہے کہ ذکر اپنا اوسکے دل میں بکھڑا دیتا ہوں دوسری اوسکو اوی
چھوڑ دیتا ہوں کہ تابدی و حرام میں پڑے اور عذاب میرا اوپر نازل ہو گا اور عاجز رہی اوی ہر پرہ
رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے
آسمانوں کو اہل زمین کے گھر چکے دلوں میں ذکر خدا جاری ہو مانند بڑے ستاروں کے روشن
دیکھتے ہیں جیسے کہ مردم اہل زمین ستاروں کو منور دیکھتے ہیں میں پسے امیر المؤمنین
علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو بندہ مومن وضو کرے تو چاہیو کہ پانچ اعضاء وضو کا اتوں
دل کو دھو دے علیاق عجب و کذب و غضب و غیبت و غفلت و خیانت و حرص و حسد
حق و اہل و کبر و کفر و ربا و نفاق و کار دنیا سے جیسا کہ دنیا بک فلتہ ہو اے قلبک کا صلہ
یعنی کپڑے اپنے پاک کئے دل اپنے کو صلاحیت دے دوسری زبان کو دھو دے برا کہنے
و سخن چینی کرنے و لایینی بکے و ذکر خدا میں بکھل ہو نیسے قولہ تعالیٰ لَا تَقْفُ الْيَسْرَاءُ
عَلَيْكُمْ یعنی مت کہو تم وہ بات جو نہیں ہو دے واسطے تمہارے ساتھ اوس بات کے علم
تیسری شکم کو دھو دے لقمہ شبہ و حرام کھانے سے قولہ تعالیٰ لَكُمْ مِّنْ حَلٰلٍ مَّا رَزَقَكُمْ
یعنی کھاؤ تم پاک چیزوں سے وہ جو بخشیں ہیں میں نے واسطے تمہارے چوتھی پشت کو دھو دے
لباس و جبہ حرام و شبہ پہنے سے بد رستی و رستی کہ طاعت قبول نہو کی مگر لباس حلال ہے
قولہ تعالیٰ وَرَبِّشَہَا وَاَلْبَاسُ السَّوْیَ یعنی اور پہناؤ ازینت کا اور لباس تقویٰ کا پانچویں علم
پاؤں کو دھو دے ہر جگہ جاسے و خیرات لینے سے کہ اوس میں شر قابل ہو دے اور مصیبت
دل میں زیادہ کرے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تو وضو کرنا

مگر اسکی زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہو وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ تعالیٰ اسلک تھا
 الصلوٰۃ وتمام وضو آنکھ و مغفراتک یعنی یہ زکوٰۃ وضو کی پڑھ کر تا وضو کامل و تمام ہو حضرت
 رسالت پناہ نے علی رضی اللہ عنہ کو ازراہ نصیحت کے فرمایا یا علی علم الظاہر من
 عالم الملكوت و علم الباطن من عالم المجدوت و هو خزینۃ عن خزائن
 اللہ تعالیٰ علم الباطن حقیقتہ و نور حکمتہ و رحمۃ من نیکن الحق یعنی اے علی ظاہر
 علم عالم ملکوت سے ہے اور علم باطن عالم جبروت سے ہے اور وہ ایک خزانہ ہے خزانہ اللہ تعالیٰ
 کے سے علم باطن کا حقیقت ہے اور نور ہے اور حکمت ہے اور رحمت ہے نیاز حق سے اسے
 علی جس کسی نے کتبہت دل کی باگل ساتھ خدا کے باندی تو بہت ذکر دل و پاسانی حفظ
 قلوب سے قرب قدرت خدا تک پہنچائے علی خدا کو واسطے خدا ہی کے یاد کر و اور انہیا
 کو دوست رکھو اور وقت مشغولی کے دل میں یاد کر و اور ملاکون کو بھی ساتھ تعظیم کے
 دوست رکھو اور اپنے پیروں کے اعتقاد میں سالفہ کر و اور مذہب سنت جماعت پرستقیم
 رہو اور فرضوں کو جماعت کے ساتھ پڑھا کر و اور وضو کی عادت پکڑو اور حکم خدا کے مطیع رہو
 اور تو یہ نصو جا کو قائم رکھو اور ایک لحظہ خدا کی یاد سے غافل نہ ہو اور دل آلودی سے پرہیز کر و
 اور اپنی قسمت پر قناعت رکھو اور زیادہ قسمت سے سچا ہو اور بقدر مقدور سخاوت کیا کر و
 اور اپنے فقر فاقہ کو پوشیدہ رکھو اور شکر نعمت کو سبب زیادتی رزق کا جانو اور دل کی
 راہ میں صدق کے ساتھ ثابت قدم رہو اور خدا کی عبادت سے اخلاص چاہو اور دل کو
 نور مراقبہ سے روشن کر و اور درویشان و صالحان سالک مجذوب کی صحبت رکھو اور
 عزیز و اقارب و اولاد و احفاد و خدام و غلام سے مغرور نہ ہو اور صحبت عورتوں و درملکون و
 غوام مسلمانوں و غیرہ کو نہر قائل جانو اور اپنے ماتحتوں پر رحم کرو اور خطا انکی بخشوا اور
 عیب عالموں و زابدوں کا چھپاؤ اور علم شریعت سے بقدر ضرورت تحصیل کرو اور عبادت
 خدا بہت کر و کہ اس سے حاجت رکھتے ہو اور تربیت راہ حقیقت کی تعلیم خدا کامل کی پڑھ کر تا

خدا تک پہنچا اور عزت و غلوت گم نامی کا پیشہ کر و اور کسی وقت دل کو یاد خدا سے غافل نہ رکھو اور ایک لحظہ ولحہ اپنے کو نہ بھولو اور دل کو ذکر خفی یا دحق تعالیٰ سے معمور رکھو اور بیخ طاب ظہور کے بہت مبالغہ رکھو اور علم ظاہری میں مبالغہ نہ کرو اور جو کچھ کہتے ہو بارگاہ کو اور جو کچھ ڈھونڈتے ہو دل سے ڈھونڈو اصولے علی محبت اوس سے کرو کہ جس کا دل محبت خدا سے منور ہو اور دل کو نور خدا سے روشن کرو اور دنیا میں مانند مسافروں کو رہو اور سوت کو اپنی بہت یاد کرو اور عبادت و ایمان کی وجہ حلال سے پاؤ اور ہمیشہ علم کو کو پرکار کرو اور علم علوم ملا کر می کو بیفائدہ جانو اور بیٹھنے و باتیں کر نیسے زبان کو رو کو کس واسطے کہ ذکر دل کے لیے چار حجاب ہیں اول تداوت کرنا دوسری نماز پڑھنا تیسرے زبانی ذکر کرنا چوتھے باتیں کرنا اے علی صلحاء حقیقی سے حصول سعادت غنیمت جانو اور محبت علماء لدنی و علماء سنی کو نعمت سمجھو اور مال و جاہ کے ساتھ اونکی مدد کرو اور مجلس پیران طریقت و امیران حقیقت کی دولت جانو اور دولت دنیا کو کھاؤ اور دلو اور جمع نہ کرو اور دنیا کو چھوڑو و عقبے کو حاصل کرو اور امانت کیسی نہ رکھو اور یہ ضمانت کیسی دو اور نہ گواہی اپنی کا غدر لکھو اور نہ مجلس میں بغیر ضرورت کے حاضر ہو اور ساتھ علماء عارف و سالک مجذوب کے ہم کلام ہو اور سالک متقی کے ساتھ رہو اور کھم جذبہ عنایت کو زمین شور میں نہ ڈالو اور خدا کی اطاعت میں کابل نہو اور راست گوئی کرو اور ترش زبانی و تلخ گوئی کو چھوڑو اور خوش گوئی اور شیرین کلامی خدا کو کام میں کرو اور امید حیات کی لکڑی سے زیادہ نہ رکھو اور دنیا میں مانند غریبوں و شکستوں کے رہو اور تنہائی میں یاد حق تعالیٰ کی ایکسا لکھ کر داور اپنے کو مانند مردہ درگور سمجھو اور باتیں خدا کے ساتھ کر نیسے نہ داور صبح شکستہ پہلے اٹھو اور مجمع و تنہائی میں ذکر دل بہت کرو اور خدا کے ڈر سے روؤ اور کثرت سے استغفار پڑھنے میں تقصیر نہ کرو اور عطر سے اپنے کو معطر رکھو اور محبت عطر کی سنت جاؤ اور عطر کو سبب زیادتی عقل کا بچاؤ اور بعد اکرائے خیرت الوضو کو خدا جانت

چاہو اور تازہ دماغ پڑھو اور عوام لوگوں کی سماع میں حاضر نہو کس واسطے کہ سماع ساتھ
 اس سماع کے نتائج ہے اور نڈا لہذا بقیہ تشریح کرو اور تلاوت باطن میں دل کو حاضر کیا اور
 جو چھو کر و تو خدا کی رضا کے ساتھ کرو اور لوگوں کی تعظیم و بحکم سے خوش و فریفتہ نہو اور بڑائی
 کر نیت تمکین نہ ہو اور عمل ظاہری پر غور نہ کرو اور کثرت اہل و عیال کو بلا جانو اور جماعت
 عورتوں میں کم فائدہ تصور کر کے غلی اور اطاعت ظاہری کے اعتماد نہ رکھو اور ریا
 و نفاق سے دور رہو اور دشمن کے مرنے پر خوش نہ ہو اور مرے ہوؤں کو گالیان نہ دو
 اور حاکم وقت کو برا نہ کہو اور غیر کے مال کو سوراگوشٹ جانو اور رشوت لوگوں سے بچاؤ اور
 مزدوری مفت نہ لو اور داغی کو سیاہ نہ کرو اور اپنے کو کسی طاعت و محبت کی ساتھ شہور
 نہ کرو اور طاعت اپنی و محبت دوسروں کی چھپاؤ اور بغیر طاعت و محبت کے تربیت جذبہ اصلاح
 باطن کی نہ کرو یعنی مادی مردار پر کوسور کی گردن میں نہ باندھو اور دل میں استعدا و آخرت
 کی کرو اور خدا کے خوف سے تمکین نہ ہو اور فرصت حیات کو غنیمت جانو پس اللہ توفیق دے
 والا ہی نقل ہے کہ حضرت سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ نے شب معراج میں ہامہ خلافت باقی
 و خرقہ و کلاہ پہنا کر بکھول حضرت رب العزت سے جو پایا تو حکم ہوا کہ اے محمد ایک مدت کے بعد
 اپنے یاروں سے پوچھنا جو میرے بندوں کی عیب پوشی کو اختیار کرے اس کو یہ حوالہ کرنا
 بعد اس کے جو جو ہو گا یہ اوکو پہنچے گا جبکہ حضرت رسالت پناہ معراج سے تشریف نہا میں لئے
 تو بعد ایک مدت کے اول امیر المؤمنین ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ
 ابی بکر اگر جامہ خلافت و خرقہ و کلاہ و کجکول تمہیں دون تو تم کیا کرو ابی بکر نے کہا کہ یا
 رسول اللہ خدا کی بندگی میں عبادت و تقویٰ بہت کروں اور صلاحیت اطاعت ظاہر
 و باطن متابعت نبوت کو مقدم رکھوں بعدہ عمر خطاب سے پوچھا کہ اگر تم کو دون تو تم کیا
 کرو امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ خدا کی رضا کیو ہو و عدل انصاف
 کروں اور تمہارے رکھوں اور حق حقدار کو پہنچاؤں یعنی ظالم پر عدل کروں اور مظلوم کا انصاف

دون کہ تاسی پر ظلم نہو بعد اُمیر المومنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے
عثمان اگر تم کو دون تو تم کیا کرو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ
واسطے رضا مندی خدا کے غریبوں و محتاجوں و ضعیفوں کو براہ سخاوت کھانا کھلاؤں اور پرسان
حال عاجزون و بیوہ عورتوں و وریشوں و فقیروں و ضعیفوں کا رہوں بعد اُمیر المومنین
علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کہ اے علی اگر تم کو دون تو تم کیا کرو علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ یا
رسول اللہ عجب خلق اللہ کی پردہ پوشی کروں اور گناہ انسانوں کے چھپاؤں رسول اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ کو یہی حکم ہوا تھا کہ تیرے یاروں میں سے جو یہ جواب دے اس کو خرقہ
خلافت ربانی عطا کرنا پس اے علی بن ابی طالب کو نصیحت کرتا ہوں کہ عام مردم جو ہر دو طالب
صادق کو کہ صحبت تربیت و پسند پذیری سے لایق بیعت و خرقہ ارادت کی ہو گیا ہو تلقین ارشاد
معانی جذبہ صلاح باطن و خلافت ربانی اس کو عطا کر دو اور نصیحت کیجو اور پاسبانی یاد حق تعالیٰ
و تلقین تلاوت حفظ قلوب سے ادھور دل و جان میں استقامت کیجو اور دست بیعت پکڑ کے
ارادت و خرقہ کلاہ پہنچاؤ تا کہ تلقین و ارشاد سے مردمان طالب صادق امت میری کہ معرفت
حق تعالیٰ کی تربیت جذبہ صلاح باطن سے دل میں استقامت پاویں اور بیچ پاسبانی قرب
حضرت کے خدا تک پہنچیں نقل ہے کہ ایک روز خواجہ ہبیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے مفتاح
الخلافت تاج الاولیاء سلطان ابراہیم ادہم رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ معرفت اربعین اولیاء
کس کو کہتے ہیں سلطان ابراہیم ادہم نے فرمایا کہ اہل معرفت مخلصان کرام کہتے ہیں
کہ اربعین اولیاء انسان کامل و اصلان حق تعالیٰ چالیس اولیاء ابدال ہیں کس کو سہو کہ وہ
دائم الحال فرمانبرداری و اطاعت باطن و یاد حق تعالیٰ دل و جان میں رات دن کیجئے و سنو
سے استقامت کمالیت کی رکھتے ہیں اور ساتھ کسی غلام و غلامک و غیرہ الگ کو مشغول نہیں
ہو تو ہیں اور نہ بسبب خود پرستی و خود بینی و ہستی اپنی کے ایک لمحہ یاد حق تعالیٰ سے غافل
ہوتے ہیں بلکہ کمال استغراق عالم سیر و طیر و تجرید محمود اہم الحال عند الوصال دنیا زسندی یاد

عقد تھا کہ وہ باہمی قرب حضرت مع القدرت ہمیشہ ساتھ رہا لیکن جسے جو تہنیں اور اطاعت اولیٰ
مثل متابعت حضرت رسالت و انبیاء و اولیاء و خلفاء کی سب پر واجب ہے اقل ہے
جبکہ حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ و الشبہ معراج بن لایا تو حکم پوچھا کہ اے محمد بن رسول
ملاقات اربعین اولیاء بدل کے تم جاؤ اور ملاقات کرو کہ مقام اونکا بہشت میں تہنیں پانچ
رسول مقبول ملوں بہشت کے تشریف لگے ایک حجرہ دروازہ بن و یکھا کہ سب ہمیں شرف
بحق تھے سید المرسلین نے سلام علیک کی جواب علیک کا حجرہ سے آیا اور ایک شخص نے
پوچھا کہ تم کون ہو حضرت نے فرمایا کہ میں محمد بن عبد اللہ ہوں حجرہ سے آواز آئی کہ یمان
میں و تو نہیں سنا ہے حضرت نے فرمایا انا سید القوم و رخصا تملوا دنیا و تب حجرہ کھلا اور
ملاقات اہل سے ہوئی اور اونہوں نے بائیں کین اور تربیت یاقین فرمائی بعد نماز حضرت
لگے بیٹھے اور یاقین ارشاد حضرت رب العالمین کی سنی اقل ہے کہ ابراہیم و ہم رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہیں کہ اہل معرفت مخلصان کرام نے فرمایا ہے کہ اولیاء سالک و خلفاء صادق
بیچ استقامت عمارت و تصرف آخرت و عبادت لہجے جنت و اطاعت شریعت امر ظاہر و فرما
خداے تعالیٰ و ملت سوادت و عبادت تصرف ملکیت کے کبھی ساتھ فلاں کے رہتے ہیں
اور کبھی بیچ اطاعت حقیقت و فرمانبرداری یا بحق تعالیٰ بدل و جان و ملازمت عبادت
خفیات متابعت رب و حضرت رسالت گھڑی بگھڑی دیکھنے و سننے و کھانے پینے و مبالغہ حفظ و
متابعت اربعین اولیاء و استقامت قرب حضرت کی ساتھ فلاں کے رہتے ہیں اور کبھی
بادشاہان ناقص بیچ تفرقہ خطرات خود دینی و خود ہی و خود رستی و تہمتی خود و تصرف ہر ملک
و صبح کرنے مال و خزانہ وغیرہ کے مغرور ہوتے ہیں اور سبب کمالیت چشم ولایت و طاعت فلاں
و استقامت قرب حضرت کی کمالیت کشف کراست کو نہیں پہنچ سکتے ہیں قال النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ و سلم لا تقرب من عمل المحسنین یعنی نہ مغرور کرو تم عمل محسنین سے اقل ہے
خدا ابراہیم و ہم سے ہمیر و ہمیری رحمۃ اللہ علیہم نے سوال کیا کہ سب سے بزرگوار

اربعین اولیا کمان بن ابراہیم اودھم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے روز
یثاق کے کل ارواح مخلوقات و موجودات اٹھارہ ہزار عالم یعنی ارواح ملائک و جن و انس
و چرند و پرند، شیاطین کو پیدا کیا جبکہ فرق ارواحوں میں رکھا تو ارواح ملائک روئی لگین اور
ارواح شیاطین ہنسنے لگین حکم پہنچا کہ سب ارواح ملائک تم کو واسطے روئے ہو عرض کی کہ
خداوند اہم اس واسطے روئے ہیں کہ تو ارواح و جنین جو آدمی اہل معصیت گنہگار بدکار بہت دنیا باز
پیدا کریگا اور وہ بیچ اطاعت و تابعت اعمال نفسانی شیطانی کے گرفتار ہونگے اور قیامت کو
روز تو ان سے حساب لیا اور کوئی عمل اونکا قبول نہ کریگا اور شیطان ملعون کے ساتھ اونکو
دوزخ میں بھیجیگا اور عذاب کریگا بعد ازاں ارواح شیطان کو حکم ہوا کہ تم کو واسطے ہنسنے ہو عرض
کی کہ خدا ہم اس واسطے ہنسنے ہیں کہ ارواح آدمیوں میں سے بعضے مردم بدکار گنہگار پیشا
بت پرست تو پیدا کریگا اور وہ اطاعت و تابعت ہماری پر عمل کریں گے اور قیامت کے دن
بعد حساب کے دوزخ میں ہمارے ساتھی ہوں گے عرض کیا یہ باتیں جو ارواح آدمیوں نے سنیں
اولین دن و چالیس ارواح ایک وجود ہو کر بیچ دوستی حق تعالیٰ و استقامت حق پرستی کو علیحدہ
ہوئیں اور ارواح انبیاء و اولیاء و خلفاء و صلیٰ بھی علیحدہ ہوئیں حکم ہوا کہ تم سب آدمیوں سے
کیون علیحدہ ہوئیں عرض کی کہ خداوند اہم چالیس ارواح ایک وجود ہو کر اس واسطے جدا
ہوئیں کہ اطاعت و فرمانبرداری سے رات دن بیچ بندگی و دائم الحال بادگیری کے ثابت قدم
رہیں اور تجھی کو جانیں اور تجھی کو پھیں اور جو کچھ کہیں تجھی سے کہیں اور تیرے ہی ساتھ رہیں
بعد ازاں ارواح انبیاء و اولیاء و خلفاء و متکلی سے پوچھا کہ تم کیون علیحدہ ہوئیں عرض کی کہ خدا
ہم اس واسطے علیحدہ ہوئے کہ تیری رضامین رہیں یعنی جو کچھ کہ حکم ہوئے خیر و شر سے ہم
ادھر راضی رہیں اور جس کام کے واسطے حکم ہوئے ہم فرمانبرداری میں پہنچتے ہیں مگر یہ بعض
رات دن اطاعت ظاہرہ باطن رضا تیری میں رہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ اسی عہد قدیم پر سچا
کو پہنچاتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے مہتر آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور بعد چار روز عالم کو

چالیس اولیا ابدال کو پیدا کیا اسی روز سے وہ ساتھ کسی غلام و غلام و غلام کے
 اختیار میں رکھتے ہیں اور ہمیشہ دایم الحال عند الہصال پیچ یا دحق کے سبب ہیں اور جو
 بلقا سالک و سلاطین صادق پیچ اطاعت جذبہ صلاح باطن متابعت حضرت رسالت
 و تربیت تلقین اولیا کامل و فرما تیر داری پاسانی یا دحق تعالیٰ و اطاعت باطن بل و جان
 رات دن دایم الحال کیوں و مقام دیکھنے سننے دکھانے پینے کو ساتھ ملازمہ حفظ قلوب
 کی بالائے کرین تو کمالیت کشف کرامت و متابعت اربعین اولیا کو پہنچین سلطان کمال
 اوہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے پیر مرشد خواجہ فتیح عیاض رحمہم اللہ سے
 پہنچا کہ چالیس اولیا ابدال کمان سبب ہیں فرمایا کہ وہ پیچ استغراق کمال تجربہ بعد عالم غیب دایم الحال
 سیر و طیر کے بمقام بہشت سبب ہیں چنانچہ حکایت فرمائی کہ میں ایک مدت تک انکی ملاقات
 کی تلاش میں تھا کہ یک ایک روز طرف جنگل کے اتفاق جائیگا ہوا داسن کوہ میں چالیس
 تن حلقہ کیے بیٹھے ہوئے دیکھے کہ منہ پر برقعہ ڈالے ہوئے ہیں دلیں سوچا کہ شاید چالیس اولیا
 ابدال ہی ہیں جبکہ دور سے چالیس سرگنتی میں آئے تو یقین دل میں ہوا آگے بڑھا اور قریب
 حلقہ کے گیا مگر کسی شخص نے اون میں سے میری طرف متوجہ نہ کیا اور نہ دیکھا اور نہ برقعہ منہ پر
 سواٹھا یا اور نہ بات کی پس میں حیران ہوا کہ کسکو سلام کروں تھوڑی دیر تک کھڑا رہا اور
 بعد ازاں انکی حلقہ میں بیٹھ گیا ہر ایک اون سے از خود غافل و بخت شافل تھا کہ یک ایک جہاں
 تجارت کا کسی جگہ دریا میں غرق ہونے لگا اور اون لوگوں نے فریاد کی اور کہا کہ لے اولیا
 چالیس ابدال اس وقت میں تم ہماری دستگیری کرو مگر کسی نے اون میں سے دستگیری نہ کی
 دوبارہ پھر ایک شخص کی فریاد سنی مگر کوئی بھی اون میں سے نہ نکلتا میری بار بار فریاد کی آئی
 سینے جانا کہ ان میں سے کوئی دستگیری نہیں کرتا ہے پس سینے ہاتھ بڑھایا حق تعالیٰ نے جہان کو دیا
 سے سلامت نکالا مگر تھوڑی سیستیں میری پانی سے تر ہو گئی اس تعجب میں تھا کہ کھڑی سحر
 بعد ایک شخص نے اون میں سے برقعہ اوٹھا یا اور اوٹھا اوٹھا دیکھا کہ کھڑکی کی آئی ہو و حیر

شخص نے بھی برقع اوٹھا کر ادھر ادھر دیکھ کر کہا کہ سچ ہے ہو دنیا کی آتی ہے غرض کہ اول
چالیسویں نے ہی طرح برقع اوٹھا اوٹھا کر کہا کہ ہو دنیا کی آتی ہے بعد اوس مرد کو کہ جس نے
اول برقع اوٹھایا تھا کہا کہ سب یہ کہتے ہیں کہ ہو دنیا کی آتی ہے یہ نہیں کہتے ہیں کہ کھانسی
آتی ہے بعد اُس کے کہ ہو دنیا کی ہمارے میں نہیں ہے بعد اوس مرد کو کہ تم
سب کہتے ہو کہ ہم میں نہیں ہے تو پھر کسی جگہ تو ہے ایک مرد نے اونہیں سے اشارہ میرٹھ
کیا اور کہا کہ یہ مرد ہم میں بیگانہ ہے شاید اس میں ہو دوسرے مرد نے میرٹھ دیکھا تو
پوچھا کہ ہو دنیا کی تم میں ہے میں نے کہا کہ مجھ میں نہیں ہے تیسرے مرد نے کہا کہ عالم اہل
معرفت و صلاحیت جھوٹے نہیں کہتے ہیں چوتھے مرد نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ ہو دنیا مجھ میں
نہیں ہے آستین اپنی کو تو دیکھو جبکہ اپنی آستین کو دیکھا تو دریا کی بانی سے پرپا پس اونہیں سے
بر ایک نے ہاتھ پکڑ کے آستین دیکھی پانچویں مرد نے کہا کہ تم کہتے ہو کہ ہو دنیا مجھ میں
نہیں ہے پھر یہ کہاں سے آئی بیٹہ کہا کہ تم کو خوب روشن ہے کہ جہاز دریا میں غرق ہوتا تھا
تین بار اونہوں نے فریاد کی اور چالیس اول بار ابدال سے مدد چاہی مگر کوئی شخص نہ تھا
بچ سے نہیں اوٹھا اور نہ اونکی دستگیری کی اس واسطے تھا کہ روبرو مجھ کو کشتی ہوئی
کہ جہاز کو دریا سے نکالا اوس مرد صاحب ولایت نے فرمایا کہ اے عزیز دریا و بلاد دریا اور
سے ہے اور اسباب و جہاز بھی اوسکی ملک ہے اور آپ وہ چلا تباہ اور آپ نگاہ رکھتا ہے اور
آپ ڈوبتا ہے پس آپ وہ نکال نہیں سکتا ہے کہ یہ تمہارا ہیات کی پس مردم کامل اہل
صلاحیت نفی پرست وہ ہیں کہ استقامت معرفت جذبہ صلاح باطن بدل جان یا حقیقت
رات دن و ملازمت حفظ قلوب و دایم انحال عند الوصال و پاسانی قرب حضرت مسافر
خلایق کے رہتے ہیں اور اختلاط ساتھ خلایق وغیرہ کے نہیں رکھتے ہیں یہ بات کئی اور سب
طرف کسمان کے عالم سیر و طیر میں اوٹے غرض کہ جو طالب صادق ایک مدت طاعت اپنی
مستانت حضرت رسالت و استقامت تربیت جذبہ صلاح باطن یقین عالم جہود و رات دن

تلاوت حفظ قلب کی محبت تربیت مرشد کامل سے بدل و جان استعداد کامل سے تھوٹے
 دونوں میں اتصال مع اللہ و پاسبانی قرب حضرت کمالیت کہ پہنچنے والی ہو کہ چاہا و غلام
 طالب الاولیا خواجہ شبلی علیہ الرحمۃ کے روایت لکھا ہے کہ ایک روز حضرت رسول قبول صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وآلہ وسلم تکلیف میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبریل امینؑ گاہ سبیا العالمینؑ
 یہ وحی لائے کہ تو تعالیٰ نے تجھے مقرر کیا کہ تجھ کو جبریل اللہ تعالیٰ نے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
 میں مومن کے دل میں ایسا نزدیک تر ہوں جیسا کہ رگ گردن نزدیک ہے بندہ عیسیٰ
 علما زاہد و سالک غیر مجذوب و مختصر بہت وقاصد و دیدار مستحقین کے دل میں جانتے ہیں کہ خدا
 تعالیٰ ہمیں دور ہے اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت خدا تک خدین پہنچ سکتے ہیں اور
 زاہدان سالک غیر مجذوب و مختصر بہت معرفت میری دلین نہیں فہم و مستحقین اور قاصد و دیدار
 وودین مجھ کو درمیان میں نہیں دیکھتے ہیں اور تلقین ارشاد مرشد کامل و استقامت حفظ قلب
 سے پاسبانی قرب حضرت کو نہیں پہنچتے ہیں پس جان لو کہ وہ ستر تر از تجاہ نورانی و
 غلامانی کے دل میں مجھ سے دور ہیں نقل ہے کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ تعالیٰ اللہ انسان سترائی صفتی و انسان ستر کا
 یعنی انسان بھید میرا ہے اور صفت میری ہے اور میں بھید اوں کا ہوں آگاہ ہو خدا کا
 فرماتا ہے کہ اٹھا رہا ہزار مخلوق پہنچے پیدا کیے لیکن بھید میرا انسان میں ہے اور انسان کامل
 انبیاء و اولیاء و خلفاء و صلحا معرفت میری دل میں ڈھونڈتے ہیں اور مجھ کو دل میں پہنچا تو ہیں
 اور استقامت تربیت و دریافت عبادت خفیات و تلقین تلاوت حفظ قلب محبت مرشد
 کامل سالک مجذوب و پاسبانی قرب حضرت سے حاصل کیے مجھ تک پہنچ تو ہیں غرض کہ تربیت
 تلقین جذبہ صلاح باطن کی واسطے عوام غلام و علما زاہد غیر مجذوب و مختصر بہت کی حضرت
 رسالت پناہ نے منع فرمائی ہے کس واسطے کہ علما عوام غلام و علما ہان دنیا و آخرت
 دایم الحال تفرقہ خطرات غیر انسانی انسانی سے دل مردہ کو حاضر نہیں پاتے ہیں اور بیچ

استقامت قرب حضرت کمالیت و متفرق مقام محو کے نہیں پہنچتے ہیں اور تربیت استقامت سے معرفت جذبہ اصلاح باطن کی سمجھ اور کونہیں ہے مخلصان کرام و اصالان حق احوال سے منقول ہے کہ تشریف نواز پر دے راہ نورانی و ظلمانی درمیان بندہ و خدا کے ہیں سالک مبتدی کو صحبت تربیت مرشد کامل سے ہر حجاب بین معرفت اور ہی عالم کی پیدا ہوتی ہے لیکن طالب صادق سالک راہ عشق مرد چاہیے کہ تاحق تعالیٰ استقامت راہ حقیقت کمالیت عشق محبت کی دل میں کھولے واضح ہو کہ دریافت حجاب ظلمانی معرفت اقبال عالم ناسوت و ملکوت سے بیچ استقامت عبادت تجلیات اعمال ربانی کے کہ انواع تفرقہ خطرات خودی خود بینی و خود نمائی و خود پرستی و ظاہر آرائی سے رات دن اہم الحال عبادت و استقامت عبادت اعمال انسانی نفسانی و نفس پرستی شیطانی غرور علم و عمل و پندار منصب جاہ و عقلیت معصیت میں مردم گرفتار ہیں بیچ ظلمات کے مشہور ہونا چاہیے ہیں وہ بہت قسم پر ہیں اور سالکان غیر مجذوب مختصر بہت و قاصر دیدیکر صحبت تربیت متابعت رابطہ مرشد کامل کی ہرگز اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت خدا کو نہیں پہنچ سکتے ہیں لیکن دریافت کرنے حجاب نورانی معرفت عالم ناسوت و ملکوت انسانی نفسانی سے بیچ استقامت عبادت تجلیات عبادت تحکیمات و پیوستن تملوٹ تسبیحات و عبادت عقلی و اعمال فضولات و استقامت عبادت رسمی تجلیات استعداد و طائف و اوپر اور کمالیت اعمال ظہور کی انواع تفرقہ خطرات زمین آسمان و خواہش حورو قصور عقبی و طلب نجات آخرت و امید حشر میں گرفتار ہیں اور بغیر استقامت تربیت علم کی دائم الحال عبادت علم اہل اتصال عبارت انسانی نفسانی سے عند اللہ بیدار ہیں و غیر مجذوب مشہور بیچ جہان کے انواع ہیں واضح ہو کہ عوام علماء زہاد و سالکان غیر مجذوب سب تربیت مرشد کامل و بغیر استعداد عبادت خفیات کی علم حال عند الوصال رات دن کانہیں پاتے ہیں اور طالبان دنیا و آخرت راہوں ظاہری اس جہان سے ایک راہ پر پہنچے غم ہیں اور بیشہ تفرقہ خطرات اعمال مذموم غفلت و معصیت ہو و دنیا و آخرت سے بچنا

قرب حضرت و بغیر اتصال مع اللہ کی دنیا میں بدار دارست بن اور بوسے معرفت کی نہیں
رکت ہیں چنانچہ انواع غلیظ سالکان غیر مجرب بہل صلاحیت بے مرشد اور درایت اہل
اہل خلوت ظاہر پرست اور متقی حقیقہ ہمت اور صوفی اہل ریاضت سبے تربیت مرشداں کو چہ کر
بے نصیب تربیت مرشد کامل اور نارسیدہ طمع دار فتوحات دلکش اور انواع طالب حق پتھر
ہست اور خلفا اہل غفلت تفرقہ خطرات اور پیشوا راہ حق و عقلا و حکما و صاحب کتاب رشوت
ستان و زہاد اہل شہرت ہدف شوش و صامح ذکر زبان کو عالم خود بین و مفسر شکبر و اہل قدرت مفسر
پرست و مدرس علم ناقص و ظاہر گویان و مکران طالب جاہ و مجلس گویان و حافظان دور
بینان و خطیبان بے علم و عمل و جاہلان و تبارک صلوة بے معرفت و نااہلان و خواجگان اہل
غفلت و دنیا داران انواع و حاجیان بے توشہ راہ و گدایان طمع و داران غازیان کم ہمت مردان
بے تازہ و مفلسان عوام و مسلمان شکم پرست و انواع تجاران محبوب و ایم الحال خاطر پریشان و متعلم
غفلت محصیت و بے شفق و گروہ مغلان و سندیان و چشتیان بے معرفت حق تعالیٰ و انواع
وروشان و مجذوبان و مولائیان و حمیدریان ابر و تراشان و چرم پوشان بدذبیان انواع
طالبان غیر معرفت و تربیت مرشد کامل و گروہ جوگیان منار داران و بت پرستان و گمراہان
مشرق سے مغرب تک ہر ایک اور ایک راستہ کے پیغم ہے اور سچے تلقین ارشاد و صحبت تربیت
متابعت ربط مرشد کامل کی ہر ایک رات دن و ایم الحال طالب دنیا و آخرت بجز ہمتقامت
قرب حضرت کی دنیا میں بدار دار اور سالکان غیر مجذوب بجز معرفت محبوب کی عند اللہ علیہ
اسچھان میں بہت ہیں اور راہین دریافت استقامت دل و جان کی باطن میں پانچ مہینے اور مہینے
سے ایک راہ طریق معرفت حقیقہ و دریافت تربیت جذبہ اصل و باطن و تلقین عبادت خفیات
متابعت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے کہ خدا کی عنایت سے تھوڑے دنوں میں
طالبان صادق و سالکان مجذوب اوس راہ کی استقامت پاسبانی قرب حضرت و
دائم الحال عند الوصال و انظار کشف کراستے کمالیت مطلوب و مقصود کو پہنچنے ہیں باقی کہیں

باطن کی بجز معرفت حق تعالیٰ و بغیر اتصال مع اللہ کے خدا سے دور اور کفر ضلالت و بطالت میں ڈالتی ہیں پس سالکان غیر مجذوب و طالبانِ غیر صافی ہرگز اتصال مع اللہ نہ ہوتا۔
 قرب حضرت کی کمالیت نہیں پائیگے اس بات میں سالکان غیر مجذوب کو کچھ شک نہ ہو اور
 بغیر دریافت فرق بیچ راہ باطنی کے ساتھ ہستقامت دل و جان کے کوئی نہیں سمجھ سکتا ہے
 اور ہر ایک شخص دریافت کرنا و کمال نہ نہیں سکتا ہے کس واسطے کہ بغیر صحبت تربیت مرشد
 کامل کے ہر عاقل و زاہد نہیں سمجھتا ہے اور ہر ایک سالک کب فرق کر سکتا ہے ہزار سالکوں میں
 سے ایک اور بہت بہت صوفیوں میں سے کوئی اور جو ہانتا ہے تو ان میں سے وہ سالک جانتا ہے
 کہ ایک مدت تربیت مرشد کامل و تلقین سالک مجذوب دریافت معرفت جذبہ صلاح باطن
 عالم جبروت و ملازمت عبادت خفیات و تلاوت و رات دن پاسبانی حق تعالیٰ و متابعت
 حضرت رسالت و ہستقامت بدل و جان و مبالغہ عبودیت و دائم الحال یکوح و مقام دیکھنے
 فہمنے و کھانے پینے و اتصال مع اللہ و ہستقامت پاسبانی قرب حضرت سے کمالیت پائی
 ہوا ورنہ بیچ راہ عشق محبت سو آحق تعالیٰ کو راہ اہلی کافرق کرنا اور تعریف عالم جبروت و
 کمالیت علم حقیقت و غمان معانی رموزات کی مرید و تلو و شہام کرنا اور سالکان صفاق کر
 ہستقامت قرب حضرت کمالیت کو پہنچا سکتا ہو پس پہچانتا و فرق کرنا اون چاہ و نہ ہائی
 کہ انول سالک غیر مجذوب و بطرف حق تعالیٰ کو دریافت عبادت خفیات و اطاعت باطن
 بدل و جان ہستقامت قرب حضرت سے کمالیت کو نہیں پہنچ سکتی ہے کون سی ہیں اول و اول
 کہ لے غریزہ مخلصان کرام و عاشقان حضرت و وصلان حق تعالیٰ سے منقول ہو کہ انواع علمائے
 زاہد ہیں صلاحیت و مختصر مدت ہے مرشد و مردم اہل غفلت معصیت کردار ناقص و قاصر دید
 مانند قوم و گروہ ہر قسم بعضے مسلمان و بدویان و غیرہ و دائم الحال عمل گناہ و بدکردار
 ازراہ جمال بجز تلقین ارشاد و محبت تربیت مرشد کامل کی یقین جانتے ہیں کہ حق سبحانہ تعالیٰ
 نے مہتر آدم علیہ السلام کو بے مان باپ کے انسان کامل خاک پاک سے اور حوّا

کو پہلو سے بکمال حکمت و قدرت واسطے شہرت کے ظاہر کیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنی خدائی کو
ظہور دیا اور کل ارواح فرشتوں سے بیچ اطاعت ظاہر کے آدم کو سجدہ کرایا اور کل
ارواح انسان و ذریت و فرزند ان آدم کو اول بہشت میں جادی اور انکو سب پیغمبر و نبی
مہتر کیا کس واسطے کہ کل آدمی بطریقِ جہتِ آدم کے اس جہان میں آئے ہیں اور انواع
علماء و اہل وقاص و مدید بے مرشد و مروم ناقص اہل غفلت و جاہلان نے دل میں جانا
ہو کہ یہ حصولِ اتصال مع اللہ و تقاضا قرب حضرت کمالیت و بالیقین متابعت مہتر
آدم کی خدا تک راہ نہیں ہے اور یہ متابعت خطراتِ اعمال انسانی طرفِ معرفتِ خدا تعالیٰ
و اطاعتِ باطن کی استعداد کمالیت کی نہیں رکھتے ہیں واسطے کہ مہتر آدم انسانِ کامل نے
طرفِ معرفتِ حق تعالیٰ کی اطاعت ظاہر و باطن و استعداد کمالیت و تربیت ربیہ امرِ مرشد کی
پجائی مگر مہتر آدم نے تلقینِ ارشاد و پیوستن تربیتِ حق تعالیٰ و متابعت کلمہ نورِ حجتی نہ سوسا
اللہ سے استقامت پاسبانی قرب حضرت و اتصال مع اللہ کی کمالیت پائی اور بیچِ ملازمت
حق و قلوب و دایم الحال عند الوصال کے ساتھ نور اللہ کے ملا اور اگر متابعت کلمہ نورِ حجتی
سراسر رسول اللہ کے و ربانِ نبوی کوئی انبیاء و اولیاء و خلفاء طالبِ صادق و سالکانِ مجدد
بیچِ اتصال مع اللہ و تقاضا قرب حضرت کی خدا تک نہ پہنچا پس یقین ہے کہ بجز ہر
صحبت تربیتِ مرشدِ کامل کے ساتھ خدا کے راہ نہیں ہے یعنی استقامتِ تربطِ حقیقی و
متابعتِ حضرت رسالت سے سالک صادق کو طرفِ حق تعالیٰ کو راہ ہے نظم و عشقِ حدیث
آدم و حواء نیست و ہر کہ متابعتِ آدم است از نیست و مارا گویند این سخن زیبا نیست و غیر از
صحبت تربیتِ مرشدِ رہنمائیست و معرفتِ راہ دوسری وہ ہے کہ مردمانِ اہل علم بدرِ دار
و حقیر بہت و بے مرشد و دایم الحال اہل غفلت و جاہلان و جوگیان و ملحدان و
نااہلان نے بالیقین دل میں جانا کہ خواجہ خضر علیہ السلام اہل علم و انسانِ کامل زندہ خدا
سے ملے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے کل مخلوقات و موجودات اشخاص و نہر عالم کو واسطے سرنے

معرفت بحسب ہر مرتبہ ہے مگر خضر علیہ السلام انسان کامل کو ابتدا سے انتہا تک دنیا میں زندہ رکھا اور خدا تعالیٰ ہیچ عبادت خفیات کے زندہ کو دوست رکھتا ہے اور کل انبیاء و اولیاء و خلفاء ہر مخلوق کو زندہ کرتا ہے و مارتا ہے لیکن خواجہ خضر انسان کامل کو زندہ اپنے سے ملنا پس متابعت خواجہ خضر کو باعث حصول استقامت قرب حضرت کمالیت اپنی کا جانا ہے غریبہ متابعت خطرات طبع نفسانی کے ساکان بتدی غیر مجذوب کو ازراہ کفر ضلالت و بطالت کے بر غلط ہے کس واسطے کہ سچ متابعت حضرت رسالت و پیوستن سچو حقائق کی خدا تک راہنہین ہے یعنی کمالیت اسلام کی متابعت کلمہ نور محمدؐ سے ہے پس ساکان صادق کو ہیچ استقامت کمالیت اسلام و ربط حقیقی و متابعت حضرت رسالت کی تلقین ارشاد صحبت تربیت مرشد کامل کی شرط ہے یعنی واسطے استقامت حصول قرب حضرت کے یہ راہ مستقیم ہے نظم جو رویت دید مخفی مصطفیٰ را بہ دل عاشق زحق غافل نباشد معرفت راہ تیسری وہ ہے کہ انواع علماء و زاہدان علم اہل صلاحیت و مرشدان صحبت تربیت مرشد کامل و غیر مجذوب ظاہر پرستان و اہل غفلت بدر و دار و خور و بین البیقین دل میں جانتے ہیں کہ حق سبحانہ تعالیٰ فی جمیع مخلوقات و بندگان اپنے کو اس جہان میں ایک مالک ہے پیدا کیا اور اطاعت بندگی اپنی کی کمالیت علم شریعت سے اس جہان میں کر نیکی و فراموشی ہے ایک نے خدا کی بندگی و اطاعت ظاہر و باطن کی کی ہے اور کرتا ہے پس ہم بھی خدا کے بند ہیں بندگی او کی معرفت معانی کتاب و قرآن و حدیث و علم سلوک پڑھنے سے ازراہ عقل کے کرین تاکہ حاصل کرنے والے استقامت قرب حضرت کمالیت کی رہیں یعنی خدا تعالیٰ سب جگہ اور ہر جگہ موجود ہے جو کچھ چاہا کیا اور جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے اور جو کچھ ہم رکھتے ہیں ساتھ خدا کے رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم چاہتے ہیں خدا سے چاہتے ہیں اور جو کچھ ہم کہتے ہیں خدا سے کہتے ہیں اور جو کچھ ہم ڈھونڈتے ہیں خدا سے ڈھونڈتے ہیں اور جو کچھ ہم خدا سے ہم بجا لاتے ہیں اور سوال کے صحبت تربیت مرشد کامل و حصول استقامت

رابطہ حقیقی متابعت حضرت رسالت و تلقین ارشاد و مرشد کامل سے ہم سر و کار نہیں رکھتے ہیں
 خداوندہ کرنے والا و مارنے والا کل مخلوقات کا ہے اور کبھی رزق فقیر و امیر کی ایسے کا تقہ
 میں ہے اور بعد مرنے کے قیامت کے روز حساب بندوں سے لیکر کاسپس کل لایا
 و اویا و خافا و بندہ خدا کے بن اور اطاعت و بندگی حق تعالیٰ کی علم طریقت سے
 ازراہ عقل کے ظاہر و باطن کرتے ہیں ہم بھی بندگی خدا کی بجز تلقین ارشاد و مرشد کامل کے
 مسرفت دریافت راہ سلوک ظاہر و باطن سے کرین تاکہ استقامت قرب و شرف خدا تک
 پہنچیں اسے غریبہ خطرات انسانی غرور علم و عمل و خود پرستی شیطانی سے راہ کفر و نوم
 کی ہے پس سالکان غیر مجذوب معرفت حق تعالیٰ سے محروم رہتے ہیں اور ہم بحال
 بدر و اندر سے دوتے ہیں اور ہرگز اتصال مع اللہ و استقامت قرب حضرت کی
 کمالیت نہیں پاتے ہیں چاہیے کہ سالکان غیر مجذوب کو اس بات میں کچھ شک نہو اسے غریبہ
 کوئی سالک معرفت علم سلوک سے براہ عقل خودی و خود پرستی سے خود ساتھ خدا کے نہیں
 مل سکتا ہے کس واسطے کہ مردم ناقص اہل علم بسبب عمل خود دین کے ہرگز خدا میں نہیں
 ہوتے تلقین ہاں کہ رات دن سالکان صادق کو اطاعت باطن متابعت حضرت رسالت
 کی ایک مدت صحبت تربیت مرشد کامل سے چاہیے کہ ناحق تعالیٰ استقامت راہ حقیقت و
 عشق محبت کی دین کھوسے نظم طبعی ہنوز زراہد بگوارہ قنایہ مردان زمان شوی کہ تو از خود
 جدا شوی و ازراہ عقل بگذرے زراہد یابی و نہ کوئے عشق نشین گر طالب خدا فی سعادۃ ہو
 ز مرشد بچوہ صحبت توان برد میدان زگوہ معرفت راہ چو سخی وہ ہو کہ بعضے علما
 ناقص و مردمان اہل غفلت معصیت باطن و باطن و بے مرشدان و انواع گروہ جوگیان
 وغیرہ نااہل بغیر تلقین ارشاد و مرشد کامل کے دل میں جانتے ہیں کہ من عرف نفسه فقد
 عرف ربه یعنی جس نے اپنے کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا اور جس نے اپنے کو نہیں پہچانا اللہ نے کب خدا
 کو پہچانا پس خود شناسوں نے دل میں یہ جانا کہ من پہچانہ تعالیٰ نے رات دن

چوبیس گھنٹی دم شماری کے مقرر کی ہے اور ہر گھنٹی میں ہزار دم شماری آدمی کے آتے جاتے ہیں کہ عمر آدمی کی دم کے شمار پر ہے پس رات دن میں چوبیس ہزار دم آدمی لیتا ہے بعض علماء جاہل بدکردار و اہل غفلت معصیت و مے مرشدان بغیر صحبت تربیت مرشد کامل کے عمر زیادہ ہونیکے واسطے عبادت شہرت متابعت جوگیان و مقام خلوت و عزلت کی اختیار کرتے ہیں اور دایم الحال خود پرستی و اعمال مذموم انسانی نفسانی شیطانی کو ساتھ اس دہلے شماری کے رات دن خلاف اعمال حقیقی کی نگاہ رکھتے ہیں اور بغیر یا دہمتعالیٰ کے جس دی کرتے ہیں استقام وہ ہے کہ دس دم سے ایک دم کرتے ہیں پس اس جس کرنے و دم بھرنے سے کچھ عبادت خفیات و حق پرستی عمارات دل و جان میں معرفت اعمال رحمانی سے حاصل نہیں ہوتی ہے کسو اسطے کہ خواجہ خضر بھی اسی قسم سے عمل رکھتے تھے کہ اس سے عمر زیادہ ہوتی ہے اکثر مردم سالک و غیر مجذوب متابعت اعمال خود پرستی راہ جوگیان کہ محض غلط ہے و غفلت معصیت و بدکرداری کے دایم الحال غیر مدحق تعالیٰ کی رہتے ہیں بیچ جہان کو کفر مذموم ہو یعنی اتدن غفلت متابعت راہ جوگیان جو خود کوئی ہے اور بیچ اہتمام و طلب ریاضات کی غفلت معصیت منع کرنیوالی اعمال حقیقی رحمانی اور دایم الحال اعمال نفسانی شیطانی کی بڑا گاہ ہو کہ حقیقت کی راہ سے خدا سے ملنے کا مقصود وہ ہے کہ رات دن گھڑی گھڑی اس دم شماری کے ساتھ مدحق تعالیٰ میں رہنا اور دایم الحال استغراق کمال مقام محو و طاعت باطن متابعت حضرت رسالت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پس و جان اعمال رحمانی حق پرستی میں کرنا چاہیے کسو اسطے کہ نفس پرستی و خود پرستی و اعمال نفسانی و شیطانی کو ساتھ خدا کے راہ نہیں ہے نظم راہ سلامت بکوئی طاعت مرویہ کبر و سرور و رکن محرم اسرار باش و انچہ گنہ گرد و بہر خدا کو بہ کن پیش گناہ و کن شہنشاہان مباحش و جو موسیقی طالب صادق صحبت تربیت یافتہ مرشد کامل بیچ مطالعہ ملفوظات

کنج الاسرار کی مداومت و ملازمت کرے دریافت ہتھام معانی رموزات و یقین ہے کہ طرف معرفت حق تعالیٰ کے طالب صادق ہو وراور یقین ارشاد صحبت تربیت مرشد کامل و دریافت معرفت جذیہ صلاح باطن و ہتھامست عالم جبروت و دایم الحال عبادت خفیات و ملازمت حفظ قلوب کھڑی کھڑی و یکھنے و شننے و کھانے پینے و سنانے عبودیت رات دن و پاسبانی یا و حق تعالیٰ بدل و جان متابعت حضرت رسالت و حصول کمالیت ربط حقیقی و ہتھامست قرب حضرت یمنایت خدا سالکان صادق تھوٹے روزوں میں ساتھ کشف کراست و اتصال مع اللہ کے مطلوب تقصود و کمالات کو پہنچین گے بکرہ و فضلہ بھرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ جمعین فقط آمین

خاتمہ مترجم

بعونہ تعالیٰ کہ یہ نسخہ فخرن الانوار ترجمہ کنج الاسرار نے بافضل الہی و عنایت مرشدی و مولائی حضرت خواجہ بزرگ و عرصہ تین ماہ میں لہاسن جمع کیا ہوتا فذیل نقل سے آراستہ ہوا اسید رکھتا ہوں کہ جو شایق اس نسخہ کو ملاحظہ و مطالعہ فرمائیں یقین جانیں کہ ترجمہ بینی و کیم الکام ہر مہربان کم و کاست کیا ہے اور جبکہ قریب اختتام کے پہنچا ہے تو وقتاً شب شش خواجہ بزرگ کے اجیر شریف کو روانہ ہوا اور جس روز کہ اجیر شریف میں پہنچا یہ نام شتم ہوا اور اس سہ کو مرقہ نور نام میں لکھا اور آثار قبولیت کو یاداد فیض باطنی پائے یقین ہے کہ جو صاحب است صحبت مطالعہ کی رکھنے فیض تاب ہوئے اس وقت اس فقیر کو بھی ساتھ دعا کو یاد کریں کہ کہ ستم کرمیت گناہگار اندہ آمین یا رب العالمین

اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم و لا تحجب عباد حق

عبارت اختتام سابق معہ تاریخ طبع ریختہ خامہ ناشر کتا خواجہ محمد تاج علی
آحیا خلف مستند الشعر خواجہ محمد تفسی خان بقا بن

حضرت حضرت الہی وہ گنج اسرار ہے کہ کاید خامہ سے افتتاح جسکا دشوار ہے اور نہ
رسالت پناہی وہ مخزن الانوار ہے کہ جسکے ذرہ ذرہ پر خورشید فلک نثار ہے صلی اللہ
علیہ خیر خلق محمد وآلہ و صحبہ اجمعین الیوم الدین بعد اسکے پوشیدہ نہیں ہے کہ عمدہ ترجمہ کتاب
مستطاب ہمہ انوار کج الاسرار موقوفات طلیات سلطان العاشقین فاقان الصاوقین
قبلہ دین ایمان والی ولایت ہندوستان خواجہ خواجگان چشت زہدہ زہدگان بوشت
حضرت نصیر الملتہ خواجہ معین الحق والدین حسن سنجری چشتی قدس سرہ و رضی اللہ
لہ کاسمی رہ مخزن الانوار اردو و گفتار مولفہ و مرتبہ جناب ہدایت آب سرمد اہل اللہ
محمد یوسف علی شاہ نامی جہان ثقب بریا نخر میان چشتی نظامی گلشن آبادی تربیت
یافتہ سراج الادبیا مروج آفاق مولانا محمد ولد ار علی مذاق نے نہایت مشقت سے
بتوضیح تمام و تنقیح مالا کلام اردو و سلیس گفتگو میں لکھا اور شواہد فوائد سرائر قدسی شمار کو با حسن
درجہ جلوة و بالا در مجموع حقائق پنج برکات سعید زمان ڈاکٹر محمد یار خان کہ اولیا اللہ کے
دلی دوستدار اور انکے کلام سراسر الہام کے بجان خوش نگار ہیں اس رسالہ فیض اشمال
کی چھپوایا کی سبب ہو خداوند تعالیٰ مترجم کو خیر کی جزا دے اور اشاعت و نیواسے کو کامیابی
سدا مہرے تاریخ طبع سابق ہرید اہل نظر ہے

خامہ آحیا نے یہ تاریخ اس جابیت کی
قطعہ تاریخات طبع سابق نتیجہ طبع مؤلف و مصنف کتاب لاجواب ادھ
مسبق البیان

فصل حق کا شکر کب ہوے ادا	ترجمہ یہ میرا کیا اچھا چھپا
مخزن الانوار اسکا نام ہے	معرفت کی شرح اس میں تمام ہے

معدن تحقیق کا گوہر یہ ہے	شاہد تدقیق کا زیور یہ ہے
حق تعالیٰ اسکو نے حسن قبول	بہر ختم المسلمین بہر قبول
یوسف اسکے چھپنے کی تاریخ کو	مخزن الانوار سیر گل کھو
بلاغت گستر محمد یار خان ڈاکٹر	
نسخہ مطبوعہ یوسف علی	غیرت افسانے چراغ ملور لکھ
اسکے چھپنے پر محمد یار سن	مخزن الانوار جان نور لکھ
عزیز مرصحن بیان عزیز الرحمن متخلص بغیر سئلہ التعزیر	
یہ رسالہ معرفت میں حق کی وہ نادر چھپیا	ایک نظامیے جسکے عاقبت پانچ
لے عزیز اسکی تمہین تاریخ اگر مطلوب ہے	مخزن الانوار راز باطنی یہ ہے رکھ

خاتمہ طبع

لندراحمد والہ المنقہ کہ یہ کتاب لا جواب مخزن الانوار ترجمہ گنج الاسرار کہ اسرار معنوی
میں بے نظیر ہے مطبع فیض مرجع عالی جناب معملہ انقاب سر آمد
منشان روزگار منشی نولکشور صاحب سی۔ آئی۔ ای۔
مالک مطبع اودھ اخبار واقع کان پور رام پور برہمنہ
میں اہتمام منصرم باکمال منشی بیگم انبیا
صاحب سئلہ الواہب سے
دوسرے مرتبہ
چھپ کر ملتا رہے
ہوئی فقط